

























شمس فیض - قصائد ولید بہادر والی سورٹھ  
افسانہ خیالی منظوم از منشی غلام محمد خان مخلص خیر  
گلشن فیض - کتب المرحومہ از شیخ بہادر الدین  
خریدہ سرور - تہنیت نامہ لکھنؤی نواب  
بہادر خان ولید ریاست سورٹھ

### کلیات و دواوین فارسی

کلیات حزین - یہ مجموعہ نوادر روزگار ہے  
جس میں چند رسا کی ہیں -  
۱ - سوانح عمری حضرت مصنف - ۲ - تواریخ سلطین  
۳ - قصائد نقیہ - ۴ - ایامہ المہار علیہم السلام -  
۵ - دیوان مصنف - ۶ - مثنویات صفیہ دل  
۷ - چین چین - ۸ - مثنویات خرابات - ۹ -  
فرہنگ نامہ - ۱۰ - تذکرۃ العاشقین -  
مصنفہ شاعر عظیم الذقیر وحید العصر شیخ محمد علی حزیں  
کلیات خاقانی - جس میں قصائد عمری فارسی  
وغیر کلیات و رباعیات کا پورا ذخیرہ ہو ایسا کلیتہً  
اس جامعیت کے ساتھ کیا ہے جو اس مطلعین  
محشی ہو کر مع حل معانی شعاعری کے دو جلد میں  
چھپا ہے -

کلیات مرزا بیدل - اس کلیات میں چار کتابیں ہیں  
۱ - دیوان بیدل - غزلین سب ردیفون کی -  
۲ - عنایہ بیدل - ۳ - رقعات بیدل -  
۴ - نکات بیدل - نتیجہ طبع شاعر نازک خیال  
مرزا عبدالقادر بیدل مخلص -  
دیوان بیدل - فقط نقل اس خطہ علمی محرمہ ولایت  
کلیات سعدی شیرازی - جس میں رسا کی ہیں  
۱ - دیوانہ کلیات - ۲ - کربا محشی ۳ - گلستان ہم بوی  
۵ - قصائد سید فارسیہ - ۶ - معانی و مرثیہ طبع و بیروت

خواتم وغیرہ کلیات قدیمہ و مقطعات و صاحبات  
و مثنویات و قطعات و رباعیات و مفردات  
و ہزلیات - از نتائج مع حضرت مصلح الدین  
سعدی شیرازی -

کلیات نظم غالب - اسد اللہ خان  
غالب دہلوی -

انتخاب کلیات عنانہ خسرو - اسمین چار  
دیوان ہیں -

۱ - دیوان تحفۃ الصغر - صغر سن کا کلام ہے -

۲ - دیوان وسطا حیات - عنوان شباب کا کلام

۳ - دیوان عزت الکمال جو کمال عمر چالیس برس  
میں تالیف فرمایا -

۴ - دیوان بقیہ نقیہ - کلام ہنگام پیری -

یہ کلیات ایک انتخاب پر چار دیوانہ روشن طبع  
سخنور صاحب کمال ملقب بہ طوطی ہند حضرت  
امیر خسرو دہلوی ہے

کلیات جامی - تصنیف ملا عبدالرحمن جامی -

کلیات نظیری نیشاپوری - از خوش فکری  
ملا نظیری نیشاپوری -

کلیات نظم فاریابی - تصنیف صدر الملک  
ابو نصر فاریابی -

دیوان ظہیر فاریابی - تصنیف ایضاً -

دیوان صائب کامل - از عزام علی صائب بڑی

ایضاً - انتخاب دیوان ایضاً -

دیوان حافظ - محشی آخرت خط از انکشاف طبع مدون  
صاحب باطن ملقب بلسان الغیب حضرت

خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی -

ایضاً - مطبوعہ جدید بہت خوشخط -

شرح دیوان حافظ - با حل معانی و مصطلحات

صوفیہ از تصنیفات مولوی سید محمد صادق علی از جانب طبع



دیوان فدا - مجموعہ نثری طبع وقاد مولوی  
فدا حسین و کیں عدالت دیوانی

دیوان غافل - کلام مختصر و مبالغہ آمیز و ناسخ  
منور خان غافل

دیوان ذوق - کلام مختصر و مبالغہ آمیز  
سید ابراہیم علی

دیوان بہار عرب - درمجاہ خاتم الرسالت  
مولفہ حاجی محمد نیر مصطفی آبادی

دیوان لطیف - پاکیزہ دیوان غزلیات مع مزاج نامہ  
حماد سہروردی کائنات مصنفہ محققہ محمد لطف علی خان  
بریلوی

ایضاً نعت سروری - غزلیات تمام دیوانی  
حماد خاتم المسلمین مین از بہار نامہ طبع لکھنؤ  
غلام سہروردی

دیوان ہجرت اسماء - کلام از ہجرت اسماء بیگم  
دیوان نیاز - از روشنی صافی طبع نازک پسند  
شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز تخلص

دیوان شہسبازی - مصنفہ کرامت علی شاہ شہسبازی  
دیوان امیر بیسم میراۃ الغیب از امیر احمد تخلص میر

دیوان غالب بلوچی - کئی مرتبہ یہ دیوان  
مختلف مقامات میں چھپا اور بڑی خواہش سے  
بکا اور بنوڑ خواہش خریداران و مطبعہ کیوں ہو

عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان و بلوچی کا کلام ہے  
جکا مثل و نظیر ہندوستان میں نہیں ہے یہ مطبوعہ  
مطبع نظامی سے نقل ہو کر طبع ہوا

دیوان نشاط الاحباب - مصنفہ بابو بہر گوہر  
دیوان حیران - مصنفہ مرزا حسین بیگ تخلص حیران  
دیوان احمر - سر و خط امیر الدین امیر

دیوان قلیق - مسہر طبع عشق کلام استاد کامل  
آفتاب لدولہ خواجہ اسد تخلص قلیق

دیوان واسطی - نادر کلام مولوی سید حسن علی  
تعلقہ دار سندیلہ

دیوان عاشق - کلام لطیف از نیر کمال تخلص عاشق  
دیوان بحر انوار حقیقت - در نعت سید مجتبیٰ

مصنفہ قاضی علی احمد تخلص صل علی  
دیوان ہشیار مصنفہ کنول رام

دیوان صبا - غنچہ آرزو از میر وزیر علی صبا  
دیوان ضامن - از سید ضامن شاہ

دیوان نواب علاء الدولہ - اسید محمد الدین خان  
بہادر تخلص فقیر عرف نواب بو دھن صاحب  
دیوان محرم شوق - غزلیات جمیع حضرت

ذوق و بلوچی مصنفہ منشی بہر چنار سے مر دھنی تخلص  
ہر چند ایک کلام میں کلام ذوق و دوسرے  
کلام میں کلام ہر چند

ایضاً شالیستہ یا نسخ بقباغ غزلیات منشی بہر چنار  
دیوان ولی - یہ دیوان قدیم زبان ریختہ موجود  
شعر گوئی زبان ریختہ شاہ ولی اللہ گجراتی کا کلام ہے

اول زبان ریختہ میں اسی شاعر عالی نے شعر کہا جو  
بڑی تلاش سے دستیاب ہوا  
چمنستان جوش - دیوان نواب احمد حسن خان

جوش از فرزندان نواب حافظ رحمت خان  
جمع الاشعار - غزلہا سے اردو و فارسی اساتذہ  
چمن بے نظیر - اشعار اردو و فارسی اساتذہ

فراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین  
گلستانہ امانت - جس میں چیدہ چیدہ غزلیات  
اساتذہ کی ہیں

گلستانہ نعت - اشعار فارسی وار و مولفہ  
محمد جمیل الدین احمد  
گلستانہ خندان - کلام موزون منشی

منور علی تخلص خندان



صد اسرار  
 شاد بخت  
 لطیف نکت  
 خاتم

خدا کی دیوانہ

شکر خدا که دیوان اول دوم شاعر  
 جادو زبان شیوا بیان شیخ امام بخش  
 ناسخ نسخ طبع بدست آدم زید که دود  
 جناب عشق نول شکر اول صاحب

دیوان خانم جلوه

فصل في علاج الكدمات والجلطات  
والتي هي من أضراب الكدمات والجلطات  
والتي هي من أضراب الكدمات والجلطات

بعضی تمام  
لاشعشع  
خاص و عام  
م

卷之四

## This image shows a blank, aged, light brown page, likely an endpaper or flyleaf of a book. The paper has a textured, slightly mottled appearance with some creases and discoloration. A dark, curved object, possibly a binding element or a piece of tape, is visible along the right edge.

اوٹھار گنا نسخ کا غل جاپر سے  
 کیا لطف تحقیق کا گفتگو سے  
 ہمارا شکستہ صبح سال رحلت  
 دلا شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے  
 تاریخ وفات شیخ نسخ چکیدہ قلم شیخ کرامت علی شاہ  
 ۱۲۵۲















[illegible]



تاریخ وفات شاه جهان در سال ۱۰۳۸  
 تاریخ وفات شاه جهان در سال ۱۰۳۸  
 تاریخ وفات شاه جهان در سال ۱۰۳۸

تاریخ وفات نواب آصف اول بهادر

افسوس که نواب حسین بهادر بر سینه و سر دست زمان میفتد	بحق نایب نواب و مغفور بود باحمید در کار محشور ۱۲۱۲
---	--

تاریخ وفات نواب سعادت علی خان بهادر

افسوس که نواب حسین بهادر بر سینه و سر دست زمان میفتد	السلک فنارفت بحکم تقیر پیش تابوت او چه بر ناو چه پیر نواب وزیر های نواب وزیر زاغ و نوکران و روبر و شیر افسوس زیر بود آصف تدبیر ۱۲۲۹
---	--

تاریخ وفات والد مصنف

والد من زین جهان رحلت نمود گشت ناسخ سال تاریخ وفات	یا الله العالمین مغفور باد بارسول هاشمی تشویر باد ۱۲۱۴
---	--

تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد

تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد  
 تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد  
 تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد

تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد  
 تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد  
 تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد

تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد  
 تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد  
 تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سواد



گفت سال عروسیش ناسخ  
 مونس دلپذیر من امروز  
 شد نوشته وزیر من امروز  
 ناسخ خطاب مهر نواب محسن الدوله بهادر



شاه شاهی خست  
شود و در کون خست  
سال تاراج شفا شین  
روست تپ نغمه

الهی یاد داتم شد رستی

پاک دین و دل پاکیزه سرشت  
که خدا شد مرزا ایم بنوشت

لدخدا شد چو بر روز مسعود  
سبال تار پنج عروسی تاب

ایضاً

چو گردید مرزای من که خدا  
دلا سال تارچ محبتش بگو

بیا لید جنیم دگم گشت شاد  
که این که خدائی بهایوان شود

کهن طول عمرش عطا یا آئی  
به ثروت بود و آتیا یا آئی

شد امروز مولود مرزا محمد  
۵ سال مولود او گفت

سایخ خسته

اسیدم هست که فضل تو باشد  
رقم کردیم ناسخ سال تاریخ

خدا یا خشنه مهدی همایون  
که باد خشنه مهدی همایون

تاریخ

[illegible]

*[Faint handwritten Persian script visible through the paper from the reverse side.]*



[illegible]

نشد بادشاهی باین عدل بخشش  
بسان خلیل است برخوان نعمت  
نصیب بر حسان بادیارب  
سوی ابو الفتح سلطان غازی  
سلای ابو الفتح سلطان غازی  
بلای ابو الفتح سلطان غازی

تاج جلوس مینست یانوس ابوالمظفر مغرالدین  
غازی الدین حیدر شاه زن پادشاه غازی

عجمه اند که با اقبال و دولت  
زمین و آسمان یک بزم عیش است  
مبارکباد ای آفاق عالم  
ندا آید بگو شمع زود یارب

تخت زرجلیوس شاه گردید  
زهای خرم تا ماه گردید  
طلوع آفتاب جاہ گردید  
که شاه احمد و شاهنشاہ گردید

پے سال ہایون جلو کش  
بگونامح کہ نقل اللہ مرید

سایح جلوس نمودن شاه ز منضمیر الین حیدر  
پاوشاه و وزیر اعظم شدن معتمد الدوله بهادر

چون شاه ز من صاحب بود و انصاف  
شد بر مرا و رنگ مرطع جایش

دلد ار علی مجتهد  
کامل اندر اجتهاد و ادراک  
ساخت چون مسجد شریف و اوقاف  
مسجد اقصای ثانی شریف  
شاه رخ غسل صحت و صفا  
بسیار عمر نافع و سلامت و جلال  
و کرامت و شهنشاد باد و شرف  
و کرامت



دعا دہاؤ سکے لیو گنتا ہو کعبین  
بسمان و ننبہ قربان سبحان ابراہیم

جو سوے بختن پاک دل سوا مل ہے  
اسی کی تیغ سے اسکا حسود سنبھل ہے

سایخ خرمج

عرش برین سے بھی کمبل علی مقام ہے  
بار باریہ جو صریح مقدس کہ قصر نور  
امجد امام باڑہ ہے مانند آسمان  
عنعمین امام باڑہ سیہ پوش گیل  
روانہ تمام کعبہ پرستوں کو پائی  
نہر مرغ عنعمین این ہوتا ہوا چشم تر  
پانی ہوا اس طرح مقدس کا وہ جنت  
فوشیر وان عدل بوالفتح قعیاب  
دیدار امام عصر کا اسکو ضعیب ہو  
تاریخ اس طرح کی مطلوب جب جونی

یہ روضۂ حسین علیہ السلام ہے  
یہ امام باڑہ کہ بیت الحرام ہے  
اوس میں طرح غیرت مانتا ہے  
یہ جہاں اشکباری خیر الانام ہے  
روتیا یہاں غلیل ہی یہ وہ مقام ہے  
پر آب چشم چشمہ کوثر دام ہے  
جو تاجدار ہند شہ خاں عام ہے  
دریاے فیض ابر کرم الکلام ہے  
موسن جو یہی پور داوس صبح شام ہے  
بولے ملک خرچ قبول امام ہے

ح

و رای ابو الفتح سلطان غازی

فدای ابو الفتح سلطان غازی

5

5



بسم الله الرحمن الرحيم

مساکین و

جشن شای صدوی سال مبارک باشد  
 یک کله ای صدوی سال مبارک باشد  
 تخت و دهم الواع معین الدین باشد  
 یانی مسدوسی سال مبارک باشد  
 چرتاد و رفلک یاد بلاگر باشد  
 باد شای صدوی سال مبارک باشد  
 حکم او شریعی که در سال مبارک باشد  
 دین پشای صدوی سال مبارک باشد  
 داری دادگری تابه ابد باشد  
 باج خدای صدوی سال مبارک باشد  
 دیوان خلیفه  
 ۲۱۰  
 جلوس نشین از ساجی

تفتیش

صدوی جشن جلوس شده از نایب  
تا بای صدوی سال مبارک باشد  
زنده است از انقضی بکاش  
خوش بکاش صدوی سال مبارک باشد  
قطعه دعا تمییم  
عادل

یہ بادشاہ  
آفتاب درویشان  
اسی ہے اور رسول کریم ہے  
جانب خدا کا یہ بادشاہ ہے  
جہان فوار چاندرا ہے  
عذر غدار شہنشاہ  
اب اس جہن میں کی سدا ہو بہار  
جی ہے قید بیان ہی غمغنا دل ہے  
اسی کے بغیر سے آبا دنا دل ہے  
یاد شہر صدوی سال نذرست ہے  
کر فکرم کشور دنیا دین میں کمال ہے  
مہمتر تاج پر فرم اسے یہ قید بغیر  
خدا سے بس کی کعبہ عجی آج سماں ہے



سوار بی عجب نشان شکوه  
 کعبه جو د او گوهر افشان  
 جهان کرد آباد از عدل و داد  
 گد ار اغنی می کند بے سوال  
 بجو د از سوا بق سبع برده است  
 حکومت کند تا مد و ست سال  
 تن و جان او باد یارب صحیح  
 گد اخلعت فاخره یافته  
 ز بس عزت خویش انگاشته  
 شده سال افحام خلعت چنان

نهد اراد سرور او صیاست  
 رخ روشنش غیرت آفتاب  
 بنای جفا و ستم شد بیاد  
 کند خار رازا بسیاری نهال  
 دل حاتم طائی آشنه ده است  
 زیاده شود عز و جاه و جلال  
 بود عمر او همچو خنجر و مسیح  
 بدستار پشیمینه زریافته  
 علم از نقشاخر بر افراشته  
 ملامت انوشیروان مان

مددگار او سید انبیاست  
 کعبه جو د او گوهر افشان  
 جهان کرد آباد از عدل و داد  
 گد ار اغنی می کند بے سوال  
 بجو د از سوا بق سبع برده است  
 حکومت کند تا مد و ست سال  
 تن و جان او باد یارب صحیح  
 گد اخلعت فاخره یافته  
 ز بس عزت خویش انگاشته  
 شده سال افحام خلعت چنان

قطعه دعائی

بادشاه بادشاهان جهان  
 خوان نعمت عام مانند خلیل  
 باد پر تخت سلیمان جس طرح  
 راکب افراس سب افرا سیاب  
 یاسبانی کے لیے فوج ملک

ظل سبحان غیرت نوشیرون  
 حسن مین یوسف یو سلطان چین  
 بی سوار بی کا هوادار اس طرح  
 مثل رستم مین پیاد و جیاب  
 بی عمارت مین عیان اوج فلک

۲۰۹  
 اسکا خامی سے عرصہ مصطفیٰ  
 حضرت اسکا حسن یاد و حسین  
 شہر اسلام کے فوجین  
 تاج دین بادشاہ سے جلال  
 تاج دین بادشاہ سے جلال  
 تاج دین بادشاہ سے جلال

بادشاه بادشاهان جهان  
 خوان نعمت عام مانند خلیل  
 باد پر تخت سلیمان جس طرح  
 راکب افراس سب افرا سیاب  
 یاسبانی کے لیے فوج ملک  
 بادشاه بادشاهان جهان  
 خوان نعمت عام مانند خلیل  
 باد پر تخت سلیمان جس طرح  
 راکب افراس سب افرا سیاب  
 یاسبانی کے لیے فوج ملک











تاریخ سبیل و واقع حسین آباد  
 این کتاب در سال ۱۲۵۳  
 در شهر کابل  
 در روز ۱۲  
 در ماه ۱۲  
 در سال ۱۲۵۳  
 در شهر کابل  
 در روز ۱۲  
 در ماه ۱۲  
 در سال ۱۲۵۳

یہی تاریخ مسعود بناسی

جلیل پاک ہے شہید خانہ  
 ۱۲۵۳

تاریخ سبیل واقع حسین آباد  
 مقبول بارگاہ شہ شہر قہر ہے  
 آب سبیل نذر جناب حسین ہے  
 ۱۲۵۳

ایضاً

این سبیل شاہ شہادت آب حیات  
 شہد اوصاف این دل جهان گشتو  
 بر طرف غلظت و صومانی کولاب جناب  
 من کیم وصف سبیل خسرو دشتی شان کیم  
 هست این تاریخ جاری بر لب این غلظت  
 شہ ویدار این پیوستہ جوی سبیل  
 کس نہ یابند جانب تنیم موسوی سبیل  
 جلد آب ظرف آب کوی سبیل  
 وصف این تنیم گوید و بروی سبیل  
 این سبیل مست آب روی سبیل  
 ۱۲۵۳

تاریخ چاہ

آب این چاہ شیرینی خود  
 راست تر مصرع تاریخ رسید  
 شربت قند و نبات پاک است  
 چشمه آب حیات پاک است  
 ۱۲۵۳

ایضاً

سلطان جهان خدیو بازل  
 کسر اس زمانہ شاہ عادل

ایضاً

ملک علی بادشاہ زمانہ  
 پونہ پاسبان و فلک آستانہ  
 دریا گویا و این دست در عدل آستانہ  
 در جگر فیض است دیوان آفاق  
 منت اسرار دو بہان حاصل آفاق

دیوان خجندیہ  
 ۲۰۶

مرد و بیست سالش بود حکمرانی  
 بصفت چشند لذت او را خدایا  
 قوی کن تن و جان او را خدایا  
 جنت جناب او را خدایا  
 بنیادش بر فراز ان افلاک خدایا  
 شہین تر از ایوان او را خدایا  
 شدہ اسرار او را خدایا

تاریخ چاہ  
 اس جوش فیض کیمین طالع رغب  
 اب آب عبادت کیمین دامن رغب  
 چشمت فیض او کیمین دامن رغب  
 کوثرین اوراد زمین آج احتیاج رغب  
 حاضر ہے جو جوش اوراد رغب  
 اس



ایضاً

مجمعین الدین لقب  
اولاد شمسیدان عرب  
شاه سوار

تاسیخ امام باڑہ شاد حجابہ

جناب محمد علی بادشاہ  
بصدق و صفات غریبہ خانہ ساخت  
جناب ابوالفتح نوشیروان  
جلیب حدایا و رویا راوت  
باقبال باشند اجائے او  
و عما ہائے او جملہ مقبول باد  
حسہ و سال جای غراحمین

پسندیده بارگاه آله  
بلند از ساقزنی خانه ساخت  
بود در رکاب امام زمان  
علی شاه مردان مددگار است  
باد بار رفتند اعدای او  
پے عمر او چون خضر طول باد  
بگفت مزار شه مشرقین  
۱۳۵۳

ایضاً

خدا یو عصی محمد علی شهنشاه والا  
بر زیر سایه لطف نبی بے سایه  
بود جناب ابوالفتح فتح باب دمام  
معین بن حبیب خدا معین الدین  
بعدل و حکم چو نوشیروان دامن کند  
اگر چه هست لفظی شهنشاه دامن

که ذات او از ازل قابل جهان بینی  
همیشه حضرت سلطان ظل سبحانی  
که در حمایت عون علی عمرانی است  
به امر و نهی خدا حکمران الانانی است  
عیان رجبه او مصلحت سلیمانی  
نگر باطن او بودری و سلیمانی است

ساخت سلطان جهان خواجه شمس خلیل  
که کند از او ملک ذکر خداوند خلیل  
شاه حجه ابوالفتح معین الدین مست  
که بطاعت خدا کیست و راهش و خلیل  
یا الهی صدوی سال مبارک باشد  
حق گفته در طراب و مقام و خلیل  
باد مقبول بدرگاه عجیب الدین  
حق احمد و زین العابدین و خلیل  
حق امیرش یکن معنی و خلیل  
حق ملک باد مقام و خلیل  
حق احمد و زین العابدین و خلیل

بعض

[illegible]

5



محمد علی شاه  
شاه جهان

سال مسعود گفت پیر خرد | صحت نو چشتم سعد بود  
۱۴۴۴

قطعه تاسخ

علامه عمر زین جهان رفت  
مرزا کاظم علی ست آسمش  
او عاشق آنک مصطفی ابو و  
جان از تن او بطوس رفت  
علم فقه و حدیث و قرآن  
تاریخ و فاضل آن محقق  
آواز آمد ز چرخ اطلس

قطعه تاریخ

ساقیا باده کشم و جگهان  
 رخت از خانه میخانه کشم  
 ز باده صدق و صفا یافت شفا  
 یا آتشی به شبه عری به  
 شادمان با حسام الدوله

عید من آمده پیش رمضان  
 حسام لبریز چو میانه کشم  
 قدوه ارباب وفا یافت شفا  
 به عجبان حبیبان بنی  
 حکمران با حسام الدوله

به هم میزند و سید فضل بهار  
 غلامی را گرفت ازین گلزار  
 عمدت و سیرت آن تاج بهشت  
 موقوف عدل و حکم را می هست  
 دل او هر دو دایه او ماه بهشت

بسمه شاکر ان خراج و باج و بنده  
غایت بیایک او بادا  
شیرین و شیر او بادا  
شیرین و شیر او بادا  
شیرین و شیر او بادا  
شیرین و شیر او بادا  
شیرین و شیر او بادا  
شیرین و شیر او بادا

[illegible]



کز صفا صاحب کوس درایت خفا  
 شمع فروغ بهر سوره اده  
 عقد تکلیف  
 قطعه تاریخی  
 شمع ای سید علی ضامن مبارک  
 بفضیل تقدیر این دل خواه خفته  
 کمال یون باد یا اشد خفته او خفته

سید علی ضامن کز لطف مجید  
 کز جود او داد و داد و داد  
 خدا ایس و مسعود او داد و داد  
 شمع و یک سال شود والد تو  
 بعد و بیست سال شود والد تو  
 زود خلع نور اخی شود والد تو  
 چنانچه محاسبه او خسته برین  
 سنی استیک یوقید برین

۲۰۶۳  
 دیوان تاریخ جدید  
 عد و ساه و اقبال هر روز بادا  
 خدا و بی با و در شادان و روز بادا  
 اشم و بعین و در و گاه باشد  
 سال کردیم بدست حسانی  
 کمال یون و مسعود شد که خدائی  
 قطعه تاریخی مبارک

آن شبی کاندرا ان امام زمان لیله الاربعه و پانزدهم به شب پنجشنبه محمود صدوسی سال هر و پیش کنند دهد او لاد نیک بخت خدا باد فرخنده و الیش را	مستور شده به لطف حمید صیفه خوانند عالمسان رسید نوع و سش بخانه اش رسید هر دم اقبال و باده باد مزید هر آل و رسول پاک مجید این عروسی و این خوشی این حمید
--	--

گفت تاریخین فرخ ناسخ  
 جشن عیش و نشاط باد سعید

قطعه تاریخی

بفرودس اعلی زرنج و بانی خرید گفت سال سنین و فاش	شده ۱۰۰۰ مرزا علیخان بهادر که ای واسه مرزا علیخان بهادر
--	--

قطعه تاریخی

شود و سعد عتد نکاح سعید بروے زمین حکم رانی کند به هر نیم و هر روزم و هر روز و شب	در خشان بود و وی چون ماه او کند آسمان در دل خواه او بود حامی و ناصر او شد به او
--	---

گفت در ای سید علی ضامن مبارک  
 کز جود او داد و داد و داد  
 خدا ایس و مسعود او داد و داد  
 شمع و یک سال شود والد تو  
 بعد و بیست سال شود والد تو  
 زود خلع نور اخی شود والد تو  
 چنانچه محاسبه او خسته برین  
 سنی استیک یوقید برین  
 سال



بمقتضای سال و قوتش  
معین در باب بی دای افروزی  
الفضل

از این سال که در قمر  
عالم خدای اوست  
مجلس از سال و قوتش  
مجلس از سال و قوتش

در این سال که در قمر  
عالم خدای اوست  
مجلس از سال و قوتش  
مجلس از سال و قوتش

باد یارب مدد ثروت او	هست بجز کرم تنور جنگ
هم شکوه و جلال و شوکت او	جاء و اقبال او فروز باشد
شاه مردان کند حمایت او	دوست دارد و راجب خدا
شاخ پر سیوه دست بهمت او	حسن خلقش کلی همیشه بهار
سے برد بهر غسل صحت او	زنده چون خضر باد آب بقا
موجب و تسلیم شجاعت او	بهر اعدای دین است سیل فنا
دروع و طاعت و عبادت او	مرغی بارگاه معبود دست
فرض شد بر همه محبت او	چون محبت نبی و آل نبی است
عمر و اقبال و زور و طاقت او	یا اکی فروز بود و هر دم

گفت تاریخ نخستش ناسخ  
صد و سی ساله باد عشرت او  
۱۲۵۰

قطعه تاریخ

جهان را قبله بر حق وای افسوس	جناب میرزا کاظم علی خان
ز تعقیدات مطلق وای افسوس	مجرد از تعلق بای صغیف
زمین را سینه شوق وای افسوس	گو چاک بخت در نظرش
شده مشکلی ز ابلق وای افسوس	سیست در درگاه اندر غم او

دوران تاریخ  
۲۰۲

گفت تاریخ سال و قوتش  
دست و پا کنی دین سول باشد  
قطعه تاریخ

برو که بام باب در اثره  
برو که بام باب در اثره  
برو که بام باب در اثره  
برو که بام باب در اثره

مجلس از سال و قوتش  
مجلس از سال و قوتش  
مجلس از سال و قوتش  
مجلس از سال و قوتش



ایضاً

فروع بنوع و سبب  
قطره در جگر و فست آن  
سبب سال و فست آن  
موقوفه بنوع و سبب  
۱۲۴۹

ایضاً

۱۰۰  
 دیوان خانج جلد دوم

الحمد لله رب العالمين

پہلے ہندوؤں کے خلاف

حضرت امیر خسرو

برادر من در ریاضی و حساب

مجلس اول در بیان احوال و حال  
و در بیان احوال و حال







قطعه تاریخ

قطعه تاریخ

قطعه تاریخ

از دنیا به ذیقعد رجعت نمود  
خبر و بهر سال وفاتش گفت

ششم جمعه شد آه سوی جهان

قطعه تاریخ

به ریاض عدم ذباغ وجود  
حیف ذبحه نجشینه بود

رفت مرزا محمدی ناگاه  
گفت سال وفات او ناخ

قطعه تاریخ

شده باه مرزا علی خان بهادر  
کرایه دای مرزا علی خان بهادر

ازین دار نصف صغر نجشینه  
خبر و گفت سال سنین فاش

قطعه تاریخ

قره العین امیر الامرا عادل  
شنبه و هفت دوم بود در سبیل اول

زین جهان رفت بایام ضاع ایل  
بافت مصرع تاریخ وفاتش ناخ

قطعه تاریخ

گوئی عا لسه هلاک شده  
به بهشت آن جناب پاک شده  
سینه با آه دردناک شده  
جیب صبر و شکیب چاک شده  
اے بسا آرزو که خاک شده

از وفات جناب شاه زمن  
او هر گردید بهر ماد و نرخ  
دید باشد به تمش نمناک  
رفت دامن صبر از دستم  
گشت تاریخ مصرع استاد

قطعه تاریخ

گفت از لازم نبود فو دگر فو نه لازم  
گفت از لازم نبود فو دگر فو نه لازم

گفت از لازم نبود فو دگر فو نه لازم  
گفت از لازم نبود فو دگر فو نه لازم

قطعه تاریخ

قطعه تاریخ



دینان بن خلدوم  
۱۹۶

خداوند را در سال  
شش شعله درخت  
بگفتند که این  
تاریخ را در سال  
مسیحی سال  
خنده زن باد آن  
سال تاریخ  
زور و شتم  
قطعه تمام  
درینجا زین دار  
و کتب و کتب

قطعه شایع

نوشتم مصرع تا سنج فوتش  
ز چپک دختر مرزاے ذیقدر

درین چهار ساله رفت حدیث  
از دنیا چهار ساله رفت حدیث  
۱۲۴۴

قطعه تاج

نمود غضب خطوط مرا هزاران قسوت  
نوشت کاتب اعمال او پی تا ریج

سیاچمچو قلم باد روی آن خاتن  
سبادروز خبر آن جاشعار ایمن

قطعه تاج

فرسود بگفت هزار خامه ای که  
مشتند چو خط تلف بگفت تاریخ

ہم ریخت پر وبال حمامہ و دالے  
صد حیف تلف چہار نامہ و دالے

قطر تاج

داود حق پور سے حصہ خرم الدہ لے کر  
گفت ناسخ سال تاریخ سعید

کرد و همارا بعشرت باقرین  
 هست و بعید سعادت مند این  
 ۱۲۴۵

5

في ١٠ و ١١ و ١٢ من شهر ربيع الثاني ١٣٠٢

سید علی حسینی

نام او بود محمد با علی

بعد ازین میداشت افیونی لقب

است  
نیست و طریقت  
است سال وفاتش بن  
و طریقت  
بن ختم محمد شریف

و در دنیا



خدا داد است او را پادشاه  
 زنده شد خردی مایه تابش  
 ببار شد و با خشمش و اقبال  
 قطعه تاریخ

جناب خجاست علی خان بهادر  
 در درویشان حبیب کوه و چکمن  
 زبان داشت حق کو و چشم حق  
 زبانه زد و بزیاد و حق  
 کله زد و قشنگ و قشنگ  
 عواجم و قشنگ و قشنگ  
 کشف آمد و داشت قشنگ  
 کشف از قشنگ و قشنگ  
 شد آنگون قشنگ  
 شد به ابرار قشنگ  
 آنگون قشنگ و قشنگ  
 بهار در قشنگ آن یک  
 شد سال قشنگ با و قشنگ  
 بهشت برین با و قشنگ

معظم باد اندر ملک عالم برای سال سعور خطایش	عقبر جنگ آن عالی جناب است خرد گفته که اعلی این خطاب است
---	--

قطعه تاریخ آصف جاه والی دکن

دلا نواب آصف جاه مغفور	ازین دار فنا شد های افسوس
ندا آمد پی تاریخ از غیب	دکن تاریک شد ای دلی افسوس

قطعه تاریخ

شد محبوب چون در خانه خوش	خلاصم داد یک مرد بزرگی
چنین تاریخ خوانم در حضورش	رمانیدی مرا از دست گریسم

قطعه تاریخ

جان بلب آمد از غفلت طباح آه	می پزد و خاکینه با مار گریه زهرین
چون دگر باره خطا بنمود سال عیسوی	گفت دل ما سیه بخت این سینه زهرین

قطعه تاریخ

دزد در خانه ناسخ چو زده نقب امشب	نه زرو و سیم و نه نخل آمد بیرون
بهر تاریخ مسیحی چو بریدم سر و زد	دزد از خانه غلس نخل آمد بیرون

قطعه تاریخ

ز به نواب فیاض زمانه	که شد شایسته عالم نیاپی
----------------------	-------------------------

دلا نواب آصف جاه  
 ۱۹۶

دلا نواب آصف جاه  
 ۱۹۶

قطعه تاریخ  
 ۱۱۶۰



[illegible]



رباعی

رباعی

پاتا ہے جو گوشمال کوئی انسان	ہو جاتی ہے ہندو شرم ہو سکی زبان
اگر سے بھی آواز ہوئی او سکی زیاد	طنبو رکھیں طرح کیا دیشے گھر کان

رباعی

ہر پچ میں گھر چار طرف ہے سحر	دالان اوجاڑ ہے سڑا ہے چھیرا
دروازہ میں زنجیر کی جبار سیاہ	کھیریل میں کھیرا جو ہو سو میں کھیرا

رباعی

شہیندہ شاہ کر بلا ہے پانی	کیا فیض سے محروم رہا ہے پانی
گرتے ہیں جو اشک چشم ثابت ہوا	گو یا نظرون سے گر گیا ہے پانی

رباعی

اے ابن علی امام عالم ہے تو	اے شیر جبری امام عالم ہے تو
ماتم ہو ترا تمام عالم میں کیوں	اے سبط نبی امام عالم ہے تو

رباعی

تھم جائیں غم شاہ میں کیونکر آنسو	جاری ہی رہیں گے زندگی بھر آنسو
پیتا ہوں جو یاد عطش شاہ میں آب	بہتا ہے وہ چشم تر میں کرا آنسو

رباعی

تقریب کروں کیا میں شہ والا کی	سو سی کی ہو کچھ قدر دنیا جیسی کی
شہیر کا جو ہو بسا ہے شیفق	ادنیٰ ہے دلیل رتبہ اعلیٰ کی

رباعی  
مکمل دنیا میں ہو کوئی چمک نہیں  
اعضا میں نہ کچھ بین و مجید  
ہوں نہ کچھ بین و مجید  
رباعی  
بہو جاؤں نہ کچھ بین و مجید  
رباعی  
بہو جاؤں نہ کچھ بین و مجید

رباعی  
وہ سو میں افصال آجی ہے بین  
خوش رات دن افصال آجی ہے بین  
وہ سو میں افصال آجی ہے بین  
رباعی  
وہ سو میں افصال آجی ہے بین

۱۹۵  
شہنشاہ گریہ افزا ہے اعام  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام  
وہ شہنشاہ گریہ افزا ہے اعام  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام  
رباعی  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام

رباعی  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام  
رباعی  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام

رباعی  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام  
رباعی  
یاد کر کے نہیں غور خواص اور عوام



اس جمن کو لازم ہے بڑی رات کین  
سہ رات بڑی تمام راتوں سے

رباعی

موتنا نہیں یاں جسبہم مہمستین  
موتنا نہیں یاں جسبہم مہمستین  
موتنا نہیں یاں جسبہم مہمستین  
موتنا نہیں یاں جسبہم مہمستین

رباعی

یاد ایک باری سے وصل تھا کچھ پہر  
یاد ایک باری سے وصل تھا کچھ پہر  
یاد ایک باری سے وصل تھا کچھ پہر  
یاد ایک باری سے وصل تھا کچھ پہر

رباعی

تا لو نکا نہیں حضور کچھ اودم سہارا  
تا لو نکا نہیں حضور کچھ اودم سہارا  
تا لو نکا نہیں حضور کچھ اودم سہارا  
تا لو نکا نہیں حضور کچھ اودم سہارا

رباعی

گرتا ہوں میں وحشت میں گریبا کچھ چاک  
گرتا ہوں میں وحشت میں گریبا کچھ چاک  
گرتا ہوں میں وحشت میں گریبا کچھ چاک  
گرتا ہوں میں وحشت میں گریبا کچھ چاک

رباعی

کس ضعف میں خط لکھا ہوا یاد مراد  
کس ضعف میں خط لکھا ہوا یاد مراد  
کس ضعف میں خط لکھا ہوا یاد مراد  
کس ضعف میں خط لکھا ہوا یاد مراد

رباعی

ہو جسم مرا اور نہ جان ہے باقی  
ہو جسم مرا اور نہ جان ہے باقی  
ہو جسم مرا اور نہ جان ہے باقی  
ہو جسم مرا اور نہ جان ہے باقی

رباعی

یوسف کی طرح جدا ہو یہ محبوب  
یوسف کی طرح جدا ہو یہ محبوب  
یوسف کی طرح جدا ہو یہ محبوب  
یوسف کی طرح جدا ہو یہ محبوب

رباعی

مشہور بڑا دن ہو یہ کیوں نہ نیامین  
مشہور بڑا دن ہو یہ کیوں نہ نیامین  
مشہور بڑا دن ہو یہ کیوں نہ نیامین  
مشہور بڑا دن ہو یہ کیوں نہ نیامین

رباعی

اوس رشک بڑی کو چہرین ایدار  
اوس رشک بڑی کو چہرین ایدار  
اوس رشک بڑی کو چہرین ایدار  
اوس رشک بڑی کو چہرین ایدار

دیوانہ خیلہ دم ۱۹۴

رباعی

کیا اوج دو روزہ ہے تو کیا کاہا ہے  
کیا اوج دو روزہ ہے تو کیا کاہا ہے  
کیا اوج دو روزہ ہے تو کیا کاہا ہے  
کیا اوج دو روزہ ہے تو کیا کاہا ہے

رباعی

برخیزد ہر اک امیر حسن کے چہرے  
برخیزد ہر اک امیر حسن کے چہرے  
برخیزد ہر اک امیر حسن کے چہرے  
برخیزد ہر اک امیر حسن کے چہرے

رباعی

جو یاد دل کا شہر ہے شہر کا شہر  
جو یاد دل کا شہر ہے شہر کا شہر  
جو یاد دل کا شہر ہے شہر کا شہر  
جو یاد دل کا شہر ہے شہر کا شہر

رباعی

پانچ



خونخواری جو ہے یہ چال مرا  
سب جسم ہوا ہے زرد و سر سے تاج  
نیکین بھی ایک رفتہ آجائے  
لائے خط یا رط سے تر رنگ حسا

غیر سے میں ہوں خون آہ سنا پاشک  
سب سے زرد و زون سے خون توامیر  
سیلاب وان میں خیم می خشک بین ہو شد  
جس طور سے رہے میں لب دریا خشک

ہے خال رخ یار مجھے لفظ سہو	اور ابرو و خد ابرھان لسیان
رباعی	
کیا پرے میں اشک نامہ کوانشاں	یہ جوش نہ نگہ گامین نہ ہے جنماں
یوں قازم اشک میں ہر سیرا نامہ	دیتے ہیں عریفہ جس طرح دریا میں
رباعی	
لیکھ جو گیا نامہ ہمارا قاصد	کیا ذکر جو اب خود نہ آیا قاصد
مدت ہوئی انتظار کرتے کرتے	تھا عمر گذشتہ شاید اپنا قاصد
رباعی	
اے ناکہ شبگیر نہیں ہوتی صبح	اے اشک کی تاثیر نہیں ہوتی صبح
گذری اک عمر بھر شب تار فراق	مثل شب تصویر نہیں ہوتی صبح
رباعی	
اے نامہ برو و حسین پیر کی قسم	یجا و شتاب خط مرا پیش صنم
دو پانوں میں اور استعدا ہستی	اک پانوں سے چل رہی کیا سیر قلہ
رباعی	
کیا نامہ لکھوں گراں ہر بار خامہ	کچھ حرف دوات سے نہ کا خامہ
کیا دور اگر سپید ہو چشم دوات	مدت سے ہی اوسکو انتظار خامہ
رباعی	

مٹا ہے نہ قاصد نہ کبوتر اسے واسے  
محبوب کو ناکوئی مرا خط ہو گیا ہے  
مرجاؤں اگر میں تو بجائے کتب  
یار ب کوئی استخوان ہوا ہی لیجائے

رباعی

کرتے ہیں خراب دیدہ تر نامہ  
کود و خون ہے نامہ تار نامہ

۱۹۳

مضمون غم جو ہے جاری ہے کو  
بے صفت بریدہ کبوتر نامہ

رباعی

تازہ یہ نہ لکھتا تو ہو کیوں دل تنگی  
بے نیکی کی تہ میں نہ رہی

اب اسے قلم کو بھی ہے عذر لگتی

رباعی

جہیز کہ خدا نہیں سے دل کو دیا ہوا آرام  
فراق سے تیرا میری حالت رہا

رباعی

دل غم سے ایو عدو و غم اندیم  
نہا دق ہو اسے زندگان سے ہم

رباعی

دل نالان میں ہر جہیز عید  
دل نالان میں ہر جہیز عید







رباعی

یہ حال ہے دم بھر نہیں امید حیات  
گو یا کہ یہ نامہ ہے وصیت نامہ

رباعی

رہے کہ عجب مکان ملا ہے ایسا  
کرتا ہوں کسی خط میں میں نامہ تحریر

رباعی

ہوتا ہے خطر و اندھ سوچ جانان  
ہو قی مری جان بھی ہر ساتھ اوسکو روان

رابعی

تصویر صنم مین کمر اے کلک لزل  
جزہ عالم غیب کون جانے پیراز

رباعی

خونتاب سول سنین ہر دم بخوابی  
اسے ساتھی ہے وفا تری فرقت میں

ہیں مضبوط سے لیک دیدہ تر خالی  
لہر زبے شدہ اور رساخہ خالی

رباعی

اول عدم آخر عدم ای عرش خباب      کیا دو عدیون میں زندگی کا جو حساب

باب

الحبيب

۱۲۵

باق

بابی

191

میں ان کا صحیح جلد دوم

بابی

سفرین دیکھ لو

الذی منہن ثوابا و اضرار

اعلیٰ  
بازوون کا اعزاز  
ہے بازو

چ

...

7.

پیش از این



کی چو خط از لک سے تری پو شکال در کس  
 بو گیا ایک سے چو ل کار و ہیکل  
 کر دیا ایک سے تری پو شکال در کس

اسرار و نیت مشابہ ہو تری سادوں کی  
 ادوی محبوب سے کیا لکھ لکھ سادوں کی

کیون دلا فکر سے اس ان خدا حافظ سے  
 کوئی ہم لکھ نہیں نقصان خدا حافظ سے  
 در نہ واعظ ہو واعظ بتون سے  
 جا بجا دین در ایمان خدا حافظ سے  
 دخل ہو گا نہی دسرف خدا حافظ سے  
 کلمہ ہو گا نہی دسرف خدا حافظ سے  
 بھی اور دشت دل میں نہیں خدا حافظ سے  
 ہے ہو پر ہول سے ایمان خدا حافظ سے  
 ای تو تم تو دسرف لکھ لکھ لکھ لکھ  
 شکوہ ہر دم سے ایمان خدا حافظ سے

دلہ

کمال او غیرت گل پو تری نازک کمر چلی  
 کہیں جگہ کسی جو شاید تیری تروانتوں کی

دلہ

باغ میں آج جو اوس گل کی سواری کی  
 مشورہ دیکھنے کیا باد بہاری آئی

دلہ

ہو شب وصل جو ایما چین تھوڑی سی  
 چھہ ہم ابرسیہ سے نکل آیتا راز  
 وسعت آباد جہان تنگ ہوا زیر فلک  
 کیا لبالب ہو تر کو تنگ دہن میں شکر  
 تیرے ہی نام کی ایجاں ہو پس گنجائش  
 کیا پہونچ ہے تری دلیہ نکل ہو ناہ چین  
 سنگ اسود کی طرح سبب خزاہ ہو سیاہ  
 میں تو کرتا ہوں بہت سی تری طواری  
 غرہ ناہ مبارک ہو یہ دینداروں کا  
 ہر دم سے جسم میں بھی جان خیرین تھوڑی سی  
 کھل گئی بالو نسو جو تیری حسین تھوڑی سی  
 چلی یہ جگہ جگہ زیر زمین تھوڑی سی  
 دیکھو ہو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی  
 وسعت دل بھی ہو مانند گلین تھوڑی سی  
 چاند کی روز جو گھستی ہو چین تھوڑی سی  
 کیا جو بھی ہو تری تیر چین تھوڑی سی  
 مری نہ طرحی تو ہو ادب چین تھوڑی سی  
 پی شراب آج تو ای دشمنی میں تھوڑی سی

دلہ

تیج ابرو سے ہوا بار فطر و ٹکڑے  
 حد قدہ چشم کی ہے بلکہ سپر و ٹکڑے

دیوان جلد دوم ۱۹۰

یہ خدا عالم بالاست مجھ آتی  
 لے سکے کون تری جان خدا حافظ سے  
 تا بہ دیوان قیامت سے ایمان خدا حافظ سے  
 ہر دم سے ایمان خدا حافظ سے

رباعیات

رباعی  
 رباعی  
 رباعی

رباعی  
 رباعی  
 رباعی



وہ  
اسکے جاننے والی زلف گر گئی نہیں ہے  
وہ راست سے رہتی ہے جدا هیچ نہیں ہے  
غلطی کی ہر صوف کی جبار زلف مسلسل کا کوئی پان  
نہرو اور صوف کی چاک سنہا پیر نہیں ہے  
مینہ بھی ہے ساف سے شراب بھی ہے  
اور انقباض بھی ہے  
بادہ فنا بھی ہے

کجیا مناسبت یہ کہ میں قبر میں مارا غائب  
 خاک چھو پایا نہ ہنوا گوہر خستہ کی طرح  
 و جھجیا کہ کجیہ و کجین در چہ برگ و دان بنا

اہل دولت بھی خزانوں کی طرح کار کو  
 زندگی بھر کو حیوانات میں قدم گاڑی گئے  
 اچھو کہ کجیہ و کجین در چہ برگ و دان بنا

2

ہم حسین اور بھی شخصیں ہو رہا ہوں  
خط فورستہ نہ قرآن کو کر رہا ہوں

دھجی وضع نئی گات نئی بات نئی  
لوح محفوظ سے اوتری سپر آیت نئی

و

نہ تیری گات بُری ہن تیری بات بُری  
گرچہ اوجاں نہیں تیری کوئی بات بُری  
چاہیے یہ کہ نہ میری بُری بات بُری  
چوم لون کیوں نہ بھلا تجھے لپٹ کر ہر دم  
بات کی غیر سے تو ذمہ کی کیا بات بُری  
نظر آئی نہ تجھے تیری کوئی بات بُری  
پر میری بات نہ مانی جو یہی بات بُری  
اے تو جانتے ہیں میری بھلی بات بُری  
واہ کیا مسخہ ہو کہ نہ کہی بات بُری  
ہو گئی تجھے یہ اور رشک پر بات بُری

19

ہجرین بارہ مہینے اپنی اک اوقات ہو

59

سر کا وز فرمے کوئی پیمانہ چاہیے  
 اسے عند المیہ شوخ تورہ آشنا کرلے

کعبہ کو کیا کروں مجھے تجمانہ چاہیے  
 مجھ کو چین سے سبزه بیگانہ چاہیے

[illegible]

سچا ہے وہ خفا نہیں  
 سچا ہے وہ خفا نہیں  
 سچا ہے وہ خفا نہیں

۱۸۹  
 دیوانہ خانہ  
 دیوانہ خانہ

شکوہ اس کے بارے میں

این کتاب است که در  
تألیف آن بهین نور  
نویس است که در  
جلد است که در

[illegible]

بها زمین تا پستان تو بال بهار که خوش است  
فک بهر کشته سبزه باد بهار که خوش است  
کین دوزخ من خدا نکو کار که خوش است  
راست دن یکباری عداوت بود رفیق که خوش است  
بهرین من به نعمت مری که خوش است  
عقل که خوش است

39



ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے

شاہ مروان کو زمین مٹھی کوئی راز جان بادشاہان جہان میں نہ تیرے پیراوستے	دین ملک ہر کار و ادنیٰ طرف کو ڈاک ہے وہ وزیر بادشاہ کشور و لوگ ہے
عالم ارواح سے ناسخ قدم کے ساتھ ہے روح پہلے بادشاہ اولیٰ کی خاک ہے	
تو چاند ہے سایہ چاندنی ہے ہے یاد معشوقہ شہرہ جودل میں مارا ابرو سے سیکڑوں کو کاغذ خط استوا بدن کا عاشق میں جو سوزن شہرہ کے دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق کیونکر پی جاؤں دیکھا عصبیت ابراہیم مرے کفن کے لائق وہ ماہ ہے تو کہ چاندنی سے جلتے ہیں داغ غیاں دل میں اوس پر دہشتیں ہو گیا ہر شبیت پھٹتی یہ نئی ہے ماہ نو پر سورج تو بت سحری او کی	کو سون تک بلکہ روشنی ہے گویا پلٹن کی چھاؤنی ہے متاقل تلوار کا دھنی ہے تیری سونے کی کر دھنی ہے اپنی چپکے بھی سوزنی ہے تیری آنکھوں میں سوہنی ہے جو اشک ہے ہیر کی گہنی ہے تیری مغل کی چاندنی ہے تیرے گھوڑے کی گردنی ہے ہر شب اس گھر میں روشنی ہے زہرہ تو ایک کچنی ہے گویا ترے جوئے کی انی ہے سورج کی کرن کرن بنی ہے

ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے

ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے  
 ہر ایک کو اپنے فتنے میں بہا کر دینا ہے



7



لفظون کو ایک ہی سیاق میں لکھا ہے  
 یہاں سے لے کر آخر تک  
 یہاں سے لے کر آخر تک  
 یہاں سے لے کر آخر تک

رحمت غفر شہد ہوا فی حق کی اعجاز سے

لحمیہ من جبارت الیہم علی وس مجبور

کتاب رقیب اردو سیرت و تاریخ کے حصہ

دوب گوی آواز شرکی شمع کی آواز نہیں ہے

[illegible]

آج کہنا انداز میں افطار بنائیں  
 کیا اثر ہے ایسی شیریں خضار کا  
 تجھے کیا نسبت اند شیریں کچی و شیریں باد  
 کیا فقط طالع ہنر کہ عشق کو تیاڑ بیست  
 فصل گل کا دیتی ہو خردہ صبا : افسانین  
 کہ نہیں دیر یا نظر نہیں جا کر سبیل شک  
 لی سے بیاران قدم کو مسائل کی اطلاع  
 خیر جارتا ختم ہے ای میکشواریر  
 ای بری تو نے تو لیلی کو بھی مجنون کہو یا  
 پچھو پچھیں یا پر یہ کچھ پچھو یہ افزین  
 ہو چکا آخر سحر جیسا پتھر باہر ہوئے  
 کوئی خبر شوق عاشق کے تصور نہیں  
 حال جانان کو تصور میں غصہ و تاب نہیں  
 کل کو بدلے میری آنکھوں میں خضار کون

۱۸۶  
 کیکیا یا سارو ویدو کران نویدو  
 اس کرے ہزار سفینے کا  
 جو چارو سے باروناس  
 شوق سے گذرے  
 کھانا قریب  
 و کھانا  
 امون و سوار و کھانا  
 زن و کھانا  
 نفس

دیوان خواجه جلد دوم  
۱۸۶

کیا کیا ہوا ہے  
 اس آہ سے ہزار  
 ہو چکا جو روسے یار  
 ہنس کر مار قیب شقی سے گذر  
 و کس کو کس کو  
 اے مون دو دراز  
 زن و کس کو  
 نفس

[illegible]







چو بی چوئی از شکاف  
 ترسے پر تو سے بی چوئی سے  
 ترسے جوش جنون کی بجائے جزر و مد سے  
 ترسے جو شمع کا تیل ہے اگر شمع کے بیچ سے  
 ترسے دین ہو سونا کچی کو کی طرح ایسا رسوئے  
 ترسے زنجیر اور سنگ واسطے تیار رسوئے  
 ترسے زرد زرد از بنو تا زمین تلوار رسوئے  
 ترسے بہار آبی حسینیوں کو بجی سودا رسوئے  
 ترسے بیابان و غلطی سے بچد رسوئے  
 ترسے ایسی کیکیشی کو یا ہے چار رسوئے  
 ترسے کوئی زرد از بنو اسے اگر تلوار رسوئے  
 ہواری











ساخته میری آه کے زنجیر آواز سے  
راگ سے آواز بجانی ہے جیسے ساز سے  
جسکو تانکا گچ گیا جو ہے نئی انداز سے  
مجدد میری آواز کی ہے دروازے پر آواز سے  
تیری رفتوں کی طرح ہونے لگا دونوں کو طول  
داستان اپنی شب فرقت میں جو آواز کی  
ساختہ میری آہ کے زنجیر آواز سے  
راگ سے آواز بجانی ہے جیسے ساز سے  
جسکو تانکا گچ گیا جو ہے نئی انداز سے  
مجدد میری آواز کی ہے دروازے پر آواز سے  
تیری رفتوں کی طرح ہونے لگا دونوں کو طول  
داستان اپنی شب فرقت میں جو آواز کی

چشم سطرانی سے جھپکے اوجاڑنے  
آتش چمک چکا میں یہ جھپکے اوجاڑنے  
سجیلا بیضا میں کوزہ سرور اوجاڑنے  
جس طرح مردوں کو زندہ کر دیا اوجاڑنے  
نیر سے دم سے زندہ کر کے پوچھو اوجاڑنے  
یار اگر تجھ کو بلائے اور کس شہر پر اوجاڑنے  
آستینوں میں ہو حالت شہر پر اوجاڑنے  
کھاؤ تیری پڑ میں جی میری شہر پر اوجاڑنے  
کسی شکایت آسمان تفرقہ بردار اوجاڑنے

دورانِ خجلت

میں کیونکہ نسل رشک سے ہو گیا  
جنت لب کی طرف اٹھ گیا ہستی بازی  
کار کو کھڑا کروں کیونکہ ہستی بازی  
چپ ہو کر تپ سے بیٹھا تو تصور بازی  
اوسطوف عباتوں صورت و کھنکھار بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی

کب یہ آواز خوش آئند خرامین ہے  
شکل گوہر کی یہ ہر جو ہر شیرین ہے  
کب بھلا حسن قبول اس قدر کسیرین ہے  
زاہد اقد جو تو سلسلہ سیرین ہے  
چشم مینا ہی جو حلقہ مری زنجیرین ہے  
ایسی کاہیکو صلاوت شکر شیرین ہے  
اشک پیکان تھارے مژدہ تیرین ہے  
شعلہ شمع ہی جراح کی گلگیرین ہے  
برق اسبواسطے یان ناکہ شیکیرین ہے  
ورنہ آخر یہ غلام آپکی تاخیرین ہے  
دخل گل آپکو تو دفتر تقدیرین ہے  
رات دن لشکر اعادری تدیرین ہے  
چشمے ہی تیر دعا تو دہ تاثیرین ہے  
اور جینے کا مراستیہ کسیرین ہے  
نزدہ تقریرین ہواور نہ تحریرین ہے

لاکھ نعمتوں سے زیادہ ہے قلم کی ہر ہیر  
عرف آئندہ نہیں ابرو رخسار ترے  
حسن کی لاف زنی کرتے ہیں چٹا کونک  
کیونکہ میں حلقہ لکھیں جو انہیں ہوں آسیر  
محو نظارہ جانان میں کچھ داغ جنوں  
کیا ہی شیرین ہر بیان عالم ہی میں کلام  
قتل عالم کو کیا روکے مری لاشے پر  
نہیں مقرر اص میں ہرگز مری داغ کو کھنڈ  
غم نہیں سحر کی شب کا ہوا اگر رنگ سیاہ  
یا رسول عربی جسد کرو میری مدد  
گر بُری ہے مری قسمت تو بھلی ہو جھاک  
تن واحد ہو نہیں ای میرے خدای واحد  
عفو ہوں میرے گنہ عفو ہو تو میرے گناہ  
لطیف مرنیکا یہی ہو کہ ملے باع بہشت  
تو ہی دی دونوں کو ہر کون بھلا تیر سو

مطمئن رکھ دل ناسخ کو خاوند اب  
محو اس وقت یہ دل سے تری نگیرین ہے

اصل صورت کے لئے حاجت نہیں بردار  
سجیلا بیضا میں کوزہ سرور اوجاڑنے  
جس طرح مردوں کو زندہ کر دیا اوجاڑنے  
نیر سے دم سے زندہ کر کے پوچھو اوجاڑنے  
یار اگر تجھ کو بلائے اور کس شہر پر اوجاڑنے  
آستینوں میں ہو حالت شہر پر اوجاڑنے  
کھاؤ تیری پڑ میں جی میری شہر پر اوجاڑنے  
کسی شکایت آسمان تفرقہ بردار اوجاڑنے  
میں کیونکہ نسل رشک سے ہو گیا  
جنت لب کی طرف اٹھ گیا ہستی بازی  
کار کو کھڑا کروں کیونکہ ہستی بازی  
چپ ہو کر تپ سے بیٹھا تو تصور بازی  
اوسطوف عباتوں صورت و کھنکھار بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی  
لوگین کو اب تو میں اسطوف عبات بازی







g.



ہاں میں کرتا ہوں  
 خون کے بدلے بنا لادوں  
 ہے فخر کیا کہیں الفست قد آرد  
 بیاہری خان کو پوچھ جان کی جانب کی ہوا  
 راہ میں نشیں قدم وضو میں آئے ہیں فخر کیا کہیں  
 یہ زاد دہ کے کچھ کی شہر میں آبا و  
 شہر سے نار ہے جو کچھ بھی برقعہ پرند کسی  
 حکم زدگی ہر سائے کے نائید میرے جلاوی  
 عشق کی گیسو میں سب حادثات فتنی ہوا دی



۱۶۱  
 دیوان خان خانان جلد دوم

یاد اوس دم ایگے کہ وزن تری پندہ دلی خودگی  
دور تا ہوں نا تو ان ہم گر پہونج سکتا نہن  
کون نمون آفسو ستار سے ہم کو انتظار  
ماہ قبا بان کا ہے ہم کو انتظار

کیمی

[illegible]



بو کی کیون اس قدر بیجا سے ماہ عقیبت  
 عین افاد خطیر سے  
 م نظر افاد سے کیس کو تادہ سے  
 کی تو یوین عین نکالو غم نہیں  
 آفرق کی عین در تارون نادشاہ سے  
 آنکھ اگر عین علان او سکا پورگی گاہ سے  
 جاکر اٹھا اک شریز باغی گاہ سے  
 دین غم کیون کیونکر منقش کتاب  
 کر دیا دے فلک تو فید اوں ماہ سے  
 دیوان  
 ۱۷۶  
 جلد دوم

کیا نہیں ڈرتا ہمارے نالہ  
 دہ  
 شعلے اوتھتے ہیں بجویرے اور کوشاک  
 ام و اجرامِ بغض و خفاک  
 آتشنا  
 آدرک سے

<p>وادی غربت میں ناسخ ہو وطن میر و حضور خود فراموشی میں بھی ہو جگہ یاد احباب کی</p>	<p>قاصد اکہ دیجیو اتا ہی اوس گمراہ سے تا تو افی سہ کسان چلے کی طاقت کیا کروں</p>
<p>کیا کہے پیغام ناسخ کب ہو فرت آہ سے جاننا ہوں آپ چھپکے جاؤ ہیں جس آہ سے</p>	<p>دھوپ میں ہر چند بھی تیر بنیں ایسی گمراہ یوں ہی اوس محبوب کو بھی ہستی بوجھ سے گریز</p>
<p>پھر ہ میل ہو گیا ہو گا غبار راہ سے جھاگتی ہو جس طرح تاثیر میری آہ سے</p>	<p></p>

[illegible]



سب کو اس کی طرف سے اور اس پر کونو خاصہ  
 سب کو اس کی طرف سے اور اس پر کونو خاصہ  
 سب کو اس کی طرف سے اور اس پر کونو خاصہ  
 سب کو اس کی طرف سے اور اس پر کونو خاصہ

یا علی نوح اندھیری گورین گھبر گیا  
 خلدین دروازہ مثل باب خیر توڑیے

دیکھنا شعلے ہمارے نالہ شکیہ کے  
 پانوں پر سر آرہا ہوتا توانی سے خون  
 خوف تیری تیغ ابرو کا ہونہ زور و کجی  
 چشم کم سے خاکساری کو یہ مضمون کچھ  
 کرتے ہوا ہل میں پر ظلم مثل آسمان  
 کسکو کہتے ہیں خدا جانے تجلی کا کیم  
 سب سجدہ کیوں نہوا انسان صورت کچھ  
 میکش کی کچھ حسرت کیا جوانی میں  
 ہو چکی جب وصل کی شب میری حیات ہوتی  
 میں وہ ملا ترہوں لگا میری ہر جوتیر  
 ایجنوں سب جیوتی کیوں ہو کا کون ہے  
 فضل کی ہر قدر تقدیر کی دیوان میں  
 دیکھنا قاتل نچھوڑو گا کبھی میرا کو  
 رٹ لگی رہتی ہو تیرے نام کی حشمت میں  
 اس قدر تو میں عشق توں کی کو عشق میں

پر بن میں صورت تیر شہاں میں تیرے  
 پڑ گئے حلقے مری آنکھوں میں اب خیر کے  
 حلقہ جوش ہوئے جو ہر ہر اک شمشیر کے  
 یہ نہیں اشعار میری سنسے میں کسیر کے  
 فوج انو ہو گئے ہو کیا مریداں اس پیر کے  
 صاعقے کرتے ہیں مجھ پر آہ بے تاثیر کے  
 بین ملا نک پوجنے والی تری تصویر کے  
 اتسو پی جاتو تھے ہم طفلی میں بڑشیر کے  
 صبح بھی دوڑی گریبان مہووری چیر کے  
 جاسی یہ کیا کین پر خانی کے اگو تیر کے  
 مجھ میں جب تک دم رہنا لوری پر خیر کے  
 کاتب تقدیر قاتل میں مری تحریر کے  
 حلقہ زنجیر میں جو ہر مری شمشیر کے  
 واہ بستیج میں انے نہیں زنجیر کے  
 حلقہ گیسو میں حلقے دام باری گیر کے

۱۶۵  
 دوسری اور تری پونی پوشاک کی پیوید  
 ساقیا جام کا بیاسا یوں مینا بھر کا  
 کین شوال نہایت جھکو غم ہو جاس  
 پویش تارین بے پردہ ہو ہو زور فلک  
 کاش وہ دے سوئی زرا غم ہو جاس  
 دل مضطرب کو توں کیوں کوئی دے دے  
 میکش میں جو ترا کعبہ ابرو دیا دے  
 اسے صف سانسے جنت زور ہو جاس

دیکھنا قاتل نچھوڑو گا کبھی میرا کو  
 رٹ لگی رہتی ہو تیرے نام کی حشمت میں  
 اس قدر تو میں عشق توں کی کو عشق میں  
 پر بن میں صورت تیر شہاں میں تیرے  
 پڑ گئے حلقے مری آنکھوں میں اب خیر کے  
 حلقہ جوش ہوئے جو ہر ہر اک شمشیر کے  
 یہ نہیں اشعار میری سنسے میں کسیر کے  
 فوج انو ہو گئے ہو کیا مریداں اس پیر کے  
 صاعقے کرتے ہیں مجھ پر آہ بے تاثیر کے  
 بین ملا نک پوجنے والی تری تصویر کے  
 اتسو پی جاتو تھے ہم طفلی میں بڑشیر کے  
 صبح بھی دوڑی گریبان مہووری چیر کے  
 جاسی یہ کیا کین پر خانی کے اگو تیر کے  
 مجھ میں جب تک دم رہنا لوری پر خیر کے  
 کاتب تقدیر قاتل میں مری تحریر کے  
 حلقہ زنجیر میں جو ہر مری شمشیر کے  
 واہ بستیج میں انے نہیں زنجیر کے  
 حلقہ گیسو میں حلقے دام باری گیر کے



باغ عالمین زمین گلهای معنی خنده زبان  
کاغذ دیوان نلخ مرغ خفا نی چای سی

پور جو اونگلی کی جو دیشکری پورے  
جس جگہ تھا مار لگا رہا جو مورے  
جو مری ہڈی ہے دندانِ اِن گورے  
ہم زمینِ شعر کو سمجھے زمینِ شور ہے  
جو سبب جراحِ میرِ خرم کیوں چر ہے  
رشتہ شمعِ آتشِ نیکِ حسا و دور ہے  
سیری میں دنا جو انی سو جنو کا زور ہے  
شب پر ہوا انگوٹیا جو دلو کوور ہے  
آئی گرا سیہِ معجینِ قطار سور ہے  
دو سن عمرِ روان بھی کس قدر شہ زور ہے  
کچھ نہ کچھ میری طرف سے اوکو لیون پیا  
جانتا ہوں اوس پر کی یا کی کی تورا  
سیح کہہ اے ہرام کچھ تھک بخیال گوڑ  
کبک کہ رشتا میں تو ناچنے میں مورے  
خوش سارا ایک دن نرق دہان مورے

یار کی شیریں ادائی کا جہان میں شہر ہے  
زلزلتِ رخسار ہو گئی آیا ہو خطِ خواہار  
بد مرد دل بھی پہنچا جاؤں جو با تو کجا جو غیر  
خاک بھی حاصل نہیں خبر سچ او دہقان  
میں کو کب شمشیر قاتل ہو چور یا تھکان  
مثلی پروانہ عجب کیا گر جلاؤں کھانک  
شب ہو دنگو ہوتی ہو گری غراؤں میں  
نور باطلت جو جو حکمت سودہ خالی نہیں  
دیکھو والو بدین کسکی کمال پہچان کے ہم  
سچ میں کتنا نہیں ہمارا خبر دشتِ عدم  
بوسببِ مجسرت نہیں انکھیں خراؤں میں  
چرخِ تیرا ریو فطر آتے ہیں جب جھپکی ہو  
محو ایسا ہو رہا ہے جو شکارِ گورین  
طوطی ہو گفتار میں کافی میں دستِ قمار  
را تملن تن یہ دوری ماتِ سخنِ شہرِ روی

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



گر نہیں شادی تو دل میں غم ہے

غالی رہیں گھر کا ہوتا ہے برا

9

دہن بھی نہان ہی یہی گفتگو ہے  
 کمر کا ترے جسم میں ایک مو ہے  
 جو آنکھیں ہوں دشمن تو پھر تو ہی ہے  
 مے ناب ز ابد میری آرزو ہے  
 فطر سے نہان رنگ بھی مثل بو ہے  
 کہ سر و لب آسجواب جو ہے  
 وہی مین وہی تو نہیں ہوں تو ہے  
 یہ نیت العجب بھی بڑی تندر خو ہے  
 نظر باز وہ ماہ آئینہ رو ہے  
 کہ ناصح کو درکار تارِ رنو ہے  
 ترا مانتھ تو مثل دستِ سیو ہے  
 دلا دلا غ الفت کی شیشٹ ششٹ  
 بلا سے اگر خشک میرا گلو ہے  
 جو میٹھا ہے گھر میں وہی کو کبو ہے  
 جو کیسوی سب سو وہی چار سو ہے

کم تیری کم ہے مجھے جستجو ہے  
 جو میں موشگاف اونکی گفتگو ہے  
 یہ اندو میں جو کہتے ہیں ہم ہی ہم ہیں  
 گر انا نہ ہرگز نہیں جان دوں گا  
 مرا گل ہے ایسا کہ او عندلیبو  
 کیا پانی پانی ترے قدر ایسا  
 نہ میں ہوں مخاطب تو ہی مخاطب  
 مجھے ہوش آیا تو کیا جوش آیا  
 صنوراو سکے کرتے ہو اپنا نطفہ  
 جنون تار تار اب کروں میں گریبا  
 ویسی جام دیتا ہے ساقی کہاں تو  
 بہاتا ہوں آنسو جو آنکھوں پریم  
 سب جام تر ہو یہ ہے فکر ساقی  
 عبث خانہ برباد ہو ہرزہ گردو  
 عجب ہے بہت ہی وحشی شش بہت میں

وہ

مشق کو بہت زیادہ کرنا  
 چار یا پانچ سو بار اب از نو  
 فصل گل آبی شہید آسمانی یار ہے  
 رنج اور صاف ہے دو شہید آسمانی چاہے  
 میرے سر کو بھی بلا کے پیکار چھوٹ  
 شہادت اپنی تو اسے آتش کے ترانی چاہے  
 بندہ عاجز ہے خد کو کھینچا کھینچ رہا  
 گھبراہٹ و حیران گلوں کا کھینچا کھینچ رہا  
 جس کو گھبراہٹ میں سرگرائی چاہے  
 خد کو

دیوان ناسخ جلد دوم

۱۳۰  
باج

گزینین باریان رحمت اشک حشر می  
 نامم گیم این انتظار  
 کشت از دوزخ کواکب یانی غلبه  
 نامم گیم این انتظار

ایں جوایتی اسرار  
تجربین جہان ایں  
اسرار عالم اسرار  
دیگر اسرار



دہ

بہترین بھی امی چوت گین منظر یابین  
کئی امی بیری من بھی از ناز نہ چوئی  
سائے کی طبع یاد کی دلور  
ہون گاہ ادھ لگا لگا اودم اظہار  
ماڑھ فانی اسے اسے اسے اسے  
نہاڑی کی عادت ہوئی ہوا ہوا ہوا  
دل و دل میں بھی ہوا ہوا ہوا ہوا

دہ

حسن کا اب جاسا عالم اسے  
تیرا دیدار نہ دے جاسا عالم اسے  
کیا ہے ہوا دے جاسا عالم اسے  
وہ ہے جاسا عالم اسے  
دوسل کس کا وہ قوسے اسے  
منش کیسے اسے اسے اسے  
دیوان جلد دوم ۱۷۲

دہ

شہید شمع جفا میں جاری روئے پر  
وہ صفت ہوں می ٹھوکر لگا جو اساقی  
دکھائیں یار تو نکھن چپا کو چھاتی کو  
جو ہو سوار فرس وہ کریم ابن کریم  
ہماری نرم میں آزا بغیریت خوان  
مریض ہوتے ہی کیوں مگر نہ ہم افسوس

اتنی جاتی ہے جا بجا بدلی  
آگے تھی گرد آب ہے بوجھ میں  
برگ تر آئے برگ خشک گرد  
رنگ چہرے کو یان بدلنے لگو  
ان چھوٹوں میں جمع ہاچھوٹوں  
نارہ آتشیں جو کرتی ہے  
ہے دھوان میری تش ہے کا  
سٹھ نہ کیوں سپہ ظالم کا  
اشرہ دست یا رسے برسوں  
دھوب کی میکشی میں لطف نہیں  
رند میخوار جب پکارا رتے میں

جس جلد اے جلد اے جلد اے جلد اے  
دور سے دیتی ہے صدا بدلی  
بج میں روک دے سوا بدلی  
تیرے رنگت نہ اے حفا بدلی  
جس جلد اے جلد اے جلد اے جلد اے  
دور سے دیتی ہے صدا بدلی  
جس جلد اے جلد اے جلد اے جلد اے  
دور سے دیتی ہے صدا بدلی



ایمان بجا آید  
وہ  
اہل ایمان آئے گئیں جس کی بارگاہ میں  
ہو اختصار ہے  
محل روئے بارگاہ میں  
برگاہ میں  
زبانین کی زبان  
شہید



[illegible]



ہر چند کہ ممکن ہی نہیں کان کو موتی  
 کیا آج چمکتے ہیں جنوں آبلتہ یا  
 دنیا میں نہ کچھ قدر رہی در عدل کی  
 ملتے ہیں مقدار سے لائی مضامین  
 بزم غمہ شیریں گرتے ہیں جو خوشو

دیکھتے ہیں مگر ہنہ تری کان کو موتی  
 دریا کے نہیں ہیں یہ بیابان کو موتی  
 اشعار ثمر بار میں ایران کے موتی  
 نادان یہ نہیں ہیں کسی کان کو موتی  
 زیبا میں کہیں ہم انھیں ایمان کو موتی

دولہ

وہ کہہ گئے تھو کہ آئین ہم چراغ جلے  
 یہ چمک رہا ہے مرا جسم حیرانی میں  
 نیا طلسم دکھایا فراق ساقی نے  
 فراق یار میں فصل بہار آتی ہے  
 جلا جو صبح شب وصل مثل ہا حبیب

ہوا ہوں میں شب تار فراق میں ناخ  
 یقین ہے نہ مری قبر ہر چراغ جلے

پھر بہار آتی ہر ساقی گل میں خندان جام ہو  
 باعث گردش ہو اید و شست آباد جو  
 کہتے ہیں کوہ بخت کو کعبہ مقصود ہم  
 رونو جب فرقت میں کتنی بام پانی چھلکا

ہر چند کہ ممکن ہی نہیں کان کو موتی  
 کیا آج چمکتے ہیں جنوں آبلتہ یا  
 دنیا میں نہ کچھ قدر رہی در عدل کی  
 ملتے ہیں مقدار سے لائی مضامین  
 بزم غمہ شیریں گرتے ہیں جو خوشو  
 دیکھتے ہیں مگر ہنہ تری کان کو موتی  
 دریا کے نہیں ہیں یہ بیابان کو موتی  
 اشعار ثمر بار میں ایران کے موتی  
 نادان یہ نہیں ہیں کسی کان کو موتی  
 زیبا میں کہیں ہم انھیں ایمان کو موتی  
 وہ کہہ گئے تھو کہ آئین ہم چراغ جلے  
 یہ چمک رہا ہے مرا جسم حیرانی میں  
 نیا طلسم دکھایا فراق ساقی نے  
 فراق یار میں فصل بہار آتی ہے  
 جلا جو صبح شب وصل مثل ہا حبیب  
 ہوا ہوں میں شب تار فراق میں ناخ  
 یقین ہے نہ مری قبر ہر چراغ جلے  
 پھر بہار آتی ہر ساقی گل میں خندان جام ہو  
 باعث گردش ہو اید و شست آباد جو  
 کہتے ہیں کوہ بخت کو کعبہ مقصود ہم  
 رونو جب فرقت میں کتنی بام پانی چھلکا

۱۶۹  
 دوان ناسخ جلد ۱۶۹

دولہ

دولہ

لیکن میں جو اس گل کی سوار ہوئی  
 بلکہ مغان چمن باد ساری آتی  
 ہوا ہوں میں شب تار فراق میں ناخ  
 یقین ہے نہ مری قبر ہر چراغ جلے



[illegible]



سایه کو اندوختی صندلی بدو از



[illegible]

پل مار توں کچھ دین جل تھل بھر دے ہوئے  
 رہتو تھے خم شراب کو اول بھر دے ہوئے  
 اٹھیں ابھی شراب سے بادل بھر دے ہوئے  
 ہر چند آہو و نسے میں منگل بھر دے ہوئے  
 پہونچا ہوا بلوکی میں چھا گل بھر دے ہوئے  
 خالی وہ گھر میں آن جو تھو گل بھر دے ہوئے  
 اشعار اس غزل میں ہیں جل تھل بھر دے ہوئے

147

خالی مجھے رقیب کو سامنے بھر دے  
 مینا و آسمان میں ہیں اختر بھر دے  
 بیٹھا ہوں مثل چشم میں ساغر بھر دے  
 لازم ہے نقل ان میں انگڑ بھر دے  
 چاہو دق میں دیکھے میں آذر بھر دے  
 مانی میں میں شراروں سے تھر بھر دے  
 طرف سے وضو میں برابر بھر دے  
 گویا حربہ لو سے میں خنجر بھر دے

۱۴۶  
 دل ہو بیخون نہ گشتہ پیشہ بود و عجب  
 اشک آکھوین جگر نیروغا غرضی  
 بجھی ہو یا نہیں ابیرہ شہرہ ششانی  
 کشتہ چرخ سے ہو جاوے غرضی  
 نظر آتا ہے جو ساتھی مجھے ساروغرضی  
 روح سے جسم بھی ہوتا ہے ساروغرضی  
 رشتہ ششانی کے مانند نہیں اگر ششانی  
 رشتہ میں با تھو جو آخر وہ کشتہ ششانی  
 رشتہ کیون آباد ہو جو جاکے دیہ ششانی  
 رشتہ کیون آباد ہو جو جاکے دیہ ششانی  
 رشتہ کیون آباد ہو جو جاکے دیہ ششانی

2



دیوانی خجند

140

29

یہ ضعف ہے کہ در بدن کمزور کیست  
 اچان میں جو حال  
 یاد رہی ہے گیسو و خوار کیست  
 میں بھی غیب ہوں گویا ہمارے کیست  
 روزنامہ ہوں ہمارے کیست  
 شعلہ ہوئے ہمارے کیست  
 داری جنون کا تہ خانہ نقش کیا  
 یہ ضعف ہے یوں جس طرح  
 اس کی زار کیست  
 یاد رہی ہے خوار کیست

کیوں نہ ہو مہربان احسان یار کا  
عے نسخ خود بخود گرویدہ ہے

لے مبارک ہو دلا نور و زہے  
 بان چراغ داغ بزم افروز ہے  
 مدتوں سے ایک بوسہ روز ہے  
 دل مراد ن رات غم اندوز ہے  
 آپ کا یہ مہرِ غ دست آموز ہے  
 اپنی نظروں میں چراغِ روز ہے  
 راگ مجھ کو مرثیے کا سوز ہے  
 جو فستیلہ سوز ہی جان ہوز ہے  
 سوزِ نثرِ گان فقط دلہ روز ہے  
 فوجِ غم پر آج دل فیروز ہے  
 آج کہتے ہیں جنوں نور و زہے

آج سے دھشت فزون ہر روز ہے  
ہے جو دہشع شبستان مجھ سے دور  
اوسکے ہم نوکرین کچھ عاشق بنیں  
دیکھیے قسمت ہے کس غمخوار کی  
طاثر رنگِ حنا اور تانا نہیں  
آفتاب اوس تمہ جبین کو سامنے  
نورِ خوان ہے سازِ مطربِ بحرین  
چاہیے تار یک ہی فرقت کی رات  
کیا ہمارے زخم کو تائے نگین  
خط مجھے لشکرِ سیمینیا نے  
داعِ کہنہ پھر نیا ہو جائے گا

فکر کیا شے ہو کوئی کیا جانے  
کہیں ہو گا مری بلا جانے  
راہ چلتوں کو آشنا جانے

کون اے بت ہی تو خدا جانے  
دل کو پوچھا جو میں وہ ہو لے  
مجھ کو بیگانہ سمجھے سے ظالم

نقش قدیم زمین سیدم یار کشته  
نقش جبین سیدان طاعت گزینان  
نقش بر دهن کاظمین سوار کشته  
نقش بر رخسار دیگوب جان وار کشته  
نقش بر پیشانی پیر و شهباز کشته  
نقش بر پیشانی هم دره روشن کشته  
نقش بر پیشانی بی توئی یادگار کشته  
نقش بر پیشانی بختیاری یادگار کشته  
نقش بر پیشانی خاندان حسن کشته  
نقش بر پیشانی خان قاضی کشته  
نقش بر پیشانی خان بازرگان کشته

وله

5



دل بہار انہیں یہ کیش ہے  
 اس خرابی میں جو کہ سرکش ہے  
 آدمی کیا کہ بت بھی میکیش ہے  
 میں ہوں دیوانہ تو پری ویش ہے  
 خاندہ دل مرا منقش ہے  
 اندون دل مرا شوش ہے

متصل تیرا آہ جلتے ہیں  
 بنتی ہے گرد باد خاک و سکی  
 اتنی فصل بہار اے ساقی  
 دوستی کا سبب ہو جنسیت  
 بہر غم داغ ہمارے حسرت سے  
 دیکھیے کیا ہو عشق میں ناسخ  
 اندون دل مرا شوش ہے

داغ سودا بھی چسپاں مرد ہے  
 چاند تو ہے ابر تیرہ پردہ ہے  
 رنج و غم جو ہے ترا آوردہ ہے  
 خاطر تر بہت آزدہ ہے  
 دہر گویا بزم برہم خوردہ ہے  
 کیا مری تصور کیا یہ گردہ ہے  
 دل بہار آتش افسردہ ہے  
 شمع پیش روی جانان مردہ ہے  
 وہ مرے آغوش کا پروردہ ہے  
 سر و گلشن کاہ دریا بردہ ہے

دل بہار انہیں یہ کیش ہے  
 اس خرابی میں جو کہ سرکش ہے  
 آدمی کیا کہ بت بھی میکیش ہے  
 میں ہوں دیوانہ تو پری ویش ہے  
 خاندہ دل مرا منقش ہے  
 اندون دل مرا شوش ہے

سو زخم بین میرا بدن کا میدہ ہے  
 پھر دہا ہے دیوے اس دیکھ ہے  
 کیا وہ بت نام حسنہ دیکھ ہے  
 رات دن نام حسنہ دیکھ ہے  
 بلکہ نظر سے یہ دیکھ ہے  
 گور اس کے دیکھ ہے  
 ایک ستم کو جو دیکھ ہے  
 داسا ستم کو جو دیکھ ہے  
 مشتاق کو جو دیکھ ہے  
 دیکھ ہے

دل بہار انہیں یہ کیش ہے  
 اس خرابی میں جو کہ سرکش ہے  
 آدمی کیا کہ بت بھی میکیش ہے  
 میں ہوں دیوانہ تو پری ویش ہے  
 خاندہ دل مرا منقش ہے  
 اندون دل مرا شوش ہے





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

یا فزون کے بدلوا تھہ سوزا خدا چلے  
 یا مرسل الریاح ابالیسی ہوا چلے  
 اس طور ہی کبھی نہ کوئی راز ہوا چلے  
 تادمہ ہمارا ایکے جو بادِ صبا چلے  
 ہم آگے آگے مثل صدایِ دریا چلے  
 نہ خیر میرے ساتھ ہی شکرِ خدا چلے  
 طے ہونے ایک گام چلا کہ آسما چلے  
 کیونکر قضا نہ آئے جو تیغ ادا چلے  
 یار و جو کوئی سوئے عدم قافلا چلے

و سے کے کسیکو قابو جو انسان کا چلے  
میرا غبار کیو و عنعم کو اوڑا چلے  
وہ ماہ زلف و جو زمین سے جدا چلے  
پانی سے مستحیل کرے سخت و ہر گونہ  
جب کوئی قافلہ سو و ملک عدم چلے  
دشت عدم سے بھاگوں زندہ کو کھینچیں  
یا بند آب دانہ ہو سا لک محال ہے  
قتل و سکو دیکھ کر مین ہوا ایک آتشیں  
غرم سفر ہے او سکو مجھے بھی خبر کرو

نماح بهاری شیشی بہت کو دیکھنا

فوق السماوات ثم تحت السموات

کیا ہے باد فتنائے عیبتِ عبدالرحیم  
 قوشاخ تر ہوئی شمشیر آبدار مجھے  
 کمرنگ زرد بدن ہو رہا سو بار مجھے  
 سوا ہے جہز نہیں خاک اختیار مجھے  
 ہنوز یک صبا کا ہوا انتظار مجھے  
 سحر کی چپ کو کرنا تو تار مجھے

کبھی ملائندہ محبوب شہسوار مجھے  
چمن میں یاد جو آیا وہ گلستا رنج  
لایا ہے فرقت محبوب فیہ زار مجھے  
نکر سکا میں کوئی کام حسبِ اہل  
ہوا ہی خط میں ہوا ہو گئی ہر جانِ مگر  
شبِ تنہا جدائی میں جو شہسوار

و

انسان جلد دوم

۱۶۲

بی اسے جان راں کھدی  
کے لئے نہ دیکھے کہ  
نہیں فرما ہوا ہے  
سینے میں بڑی پیوستہ  
جگہ زلفوں میں یون کی پیر  
دونوں زلفوں اور دم کے  
پاؤں اور ارادے کی  
چاہتیں ہیں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

✓



2

خطا جسے کہتے ہیں وہ شیرازہ ہے  
ساربان ہے قیس پر ہجومازہ ہے  
پیر وطن کا شوق بے اندازہ ہے  
جاننا ہوں اگر ہی دروازہ ہے

حیرۃ جانان ہے قرآن مجید  
لیون نہ چلاے جس لیلیٰ نہیں  
مر گیا ہوں اوی غربت میں  
دیکھتا ہوں جب در فردوس کو

کھینچ رہا ہوں میں تو ہے وہ گردِ آب  
سنیواے ناسخ یہ مضمون تازہ ہے

یاس آہو نیچا ہی رہنزل ورنزل دور ہے  
 وہ دقن بھی مجھے مثلِ جاہِ بابل دور ہے  
 سینہ سے سینہ ملا دل تو دل دور ہے  
 گوش گل سیور نہ کب باگِ عناد دور ہے  
 باو ایتک مجھ سے دور شام دور ہے  
 لیون تیرا اس قدر قاتل سے گھائل دور ہے  
 تجھ سے نزدیک ہو تو اس سے غافل دور ہے  
 ساتھ ہی بانگِ جرس شورِ سلاسل دور ہے  
 مجھ سے وہ محبوب مثلِ یاموکاں دور ہے  
 چلنے کی طاقت نہیں لیل کا محل دور ہے  
 غم نہیں آگ اگر امانِ سلاسل دور ہے

موت ہنزدیک مجھ کو قاتل دوسرے  
سید جانان سے دیکھ کر طرح شفق  
صاف اگر ہو کر گئے لگتو تو پیارے لطف  
سننے دیتی ہو کہانِ بواقتنائی باری  
مر گیا میں گلشنِ جنت میں بھی داخل ہوا  
اضطرابِ وری محبوب میں خدو و زہن  
ایک جانزدیک ہو دوسری نہیں ہوتی دے  
فقیں خلیلی کو کس دستِ سر بھیجا یہ پیام  
جان دنی کی وضع ہو کیونکر نہ اوٹوں خاک پر  
دشتِ وحشت میں نہ کیوں شل جبرائیل  
چیب گردابِ بلا میں ہاتھ اسیا و دل سے

کین ہم از نہ ہوں پر یہ کہو ہو چکی زانم زار  
 اسکان نشہ طوطے کو بھی یاد دیت ہے  
 ذکر اس کی تو حق سے نہ ہٹا ہے  
 دل سے اس جان ہے کیارت زودیت ہے  
 اندر عالم بالائی کی جس قدر بالا کا  
 زینست آیت جگر کی مرئی تربت ہے  
 یاد جس مست کو خدا یاد دے  
 طلاق ز

[illegible]

وہ کہ بائیں جسکو دلا چاہتا ہے  
مراٹھا اور سکے بیٹوں کا چاہتا ہے  
جنوں سے محبت نہیں جبکہ اور  
کہہ رہا ہے وہ جو خدا چاہتا ہے

[illegible]

۱۰



ان دنوں کی

شہادت گوئیاریں تمجید تو کردیا محکو  
محکم ہو وچنانہیں طرح حسن نہیں

کہ زینہ نش حبس ہوئی ہو اگر کل کی سزا ہو  
سنہرا رنگ پھر کچھ کا چھکا وٹھا ہو گیسو سے  
امید آتی نہ اونا زک بدن تھی تیر مازو سے

بدن پر جان دنی جب پڑ گئی سمجھا جس ناسخ  
بلا میں یومین سب سامان عشرت ہجر مہر و سے

طمع نہیں مجھے ہرگز کہ سپہ درخشاں  
 مری نظر سے ہو تیری بھی نظر بجا  
 نکل چلا ہوں کہ اوس کی کہیں خبر بجا  
 بلا و جان ہے نظر سے اگر نظر بجا  
 دل اپنا ہو ابھی دریا جو ہے گہر بجا  
 بھی میں آتا ہوں اس بحر میں ہوں پھر غصا  
 طوہر جسے یہ امکان کیا کہ نہو لال  
 ہزاروں چاک گریبان چاکل تو دے  
 مری طرح پھر کو تک خراب شدت  
 جبریم تیغ جدائی ہوں یا تھمیں یا نہوں  
 ہم ایسے گم شدہ دشت و دشانی میں  
 مرنے راز دل نہیں لکھتا کچھ انعام میں

کسی طرح سوا کسی وہ سیم بر لبائے  
 نوجوان بن سول دل و سیم بر لبائے  
 خدا کر و مجھے رستی میں نامہ بر لبائے  
 اگر ہو لطف بڑا دل سول اگر لبائے  
 دماغ پہونچے فلک پر جو وہ قمر لبائے  
 کہ شاید اب کوئی قصوں کا گھر لبائے  
 یہ مشت خاک مری خاک میں اگر لبائے  
 فلک چھو کوئی اب او سکا چاک لبائے  
 کہیں آئی حری آہ کو اثر لبائے  
 مجھے کوئی کسی سرخاب کاجو پر لبائے  
 کہ مغنم گئے جو نیدہ اگر خبر لبائے  
 یہ خوف نہ نہ قصوں میں نامہ بر لبائے

ان دونوں سے غضب جنوں ناسخ ہے  
پہلے کو غیر ان سے چشم بکریا ہے  
ولہ  
پہلے چشمے نوجب امخالی ہے  
مرد چشم اسماں نزاری ہے  
آج دالان کے جلوے سے  
آسمان







[illegible]

دو خوشی دارد و نکو اگر در دین عین عبادت  
و حشیدون کو ماورای عرش عظمی است  
هوشیار آدم زاد کجی تقلید آدم جانیست  
مجلو آب مر نیکی خاطر چاه رستم جانیست  
جو غنی بالذات بود کیا او سکو خاتم سلطنت

کبھی بھلا ہے باب بہت تیرے اندر میں دندو مار رہا ہے  
 آدم فرما کر زمین کیسا مال بیش از غنیا  
 قدر دوسے کی بھلا ہو خاک زر کو کہ سانس  
 کبھی بھلا ہے باب بہت تیرے اندر میں دندو مار رہا ہے  
 آدم فرما کر زمین کیسا مال بیش از غنیا  
 قدر دوسے کی بھلا ہو خاک زر کو کہ سانس



یادداشت پرمنا و دلاک اور وطن  
 کیونکہ حضرت پرمنا و دلاک اور وطن  
 کیونکہ حضرت پرمنا و دلاک اور وطن  
 کیونکہ حضرت پرمنا و دلاک اور وطن

میل دلا آب یار پیر قربان ہوں	کہتے ہیں سب عید قربان کج ہے
حرف باطل کہو کراڑی کلمہ سنون	
کان مین یان پنہ حلاج ہے	
وہ عمل جانان سے جو جھکویاں ہے	ہجر میں جینے سوجھی بے آس ہے
گھر سے پٹری سے مشابہ ہو تو کیا	یا سمن میں کب تری بو باس ہے
موت سے فرقت میں کیا پانی ہوں	قطرہ جو ہے ریزہ الماس ہے
دور ہے وہ لالہ رو ایدل تو کیا	دل غصہ تو ہمارے پاس ہے
دشت غربت میں ہوا غریب مہن	بس ہمارے پاتوں پر آس ہے
ہوں ملک کی حور ترے عشق میں	بھوک لگتی ہے نہ جھکویاں ہے

عشق تو دت سے ایسا کلمہ سن	
جھکوا اپنی بات کا آب پاس ہے	
ماہ ہر پیر داغ کیا نسبت ہو سکر گال سے	ہر زل محسوس کیا لگا ہوا سکر گال سے
ایک بار سوچیں پھر تیرے آئین مرغ و ج	بال کے پھندے کو کیا نسبت کر دیاں سے
طائر دل ہی بزرگ طاہر نہکت اسیر	کیا رہائی پاتے تیرے گیسو و نکو جال سے
چلتے چلتے کیوں نہ کر جاہ فسیم ہوں	جای جب صبح گلستا خنیں دکل اس حال سے
وادی مجنوںیں اسیل جو کھوگی قدم	نادیر شیر بکلی گاتری خنیاں سے
راست ہو نقطہ الف پر ہو بھی نہیں	اوس سے قدم سرایا کو غرض کیاں سے

کب تک ہر دعویٰ افسوس  
 اس قدر یاد ہوں کہ  
 بہت مشابہ ہوں کہ  
 بالائے ہوا میں  
 نا توئی سے  
 جالی برقی کی  
 خالی ہوا میں  
 بار رسول خدا  
 عشق سے اوسکو تمام

دیوان صاحب جلد دوم  
 ۱۵۴  
 اب تو ان کو کو جاننا نہیں شرا وقت ہے  
 جہل میں رہتے ہیں جو دیکھتے ہیں  
 بزمین سے اوسکو وہ دیکھتا وقت ہے  
 زرد دل اب ہو چکا درد جگر کا وقت ہے  
 ایک دم مثل قلم نہ ہو تو بکارت ہے  
 مضطرب ہوں یہ درد و غم کا وقت ہے

وہ عمل جانان سے جو جھکویاں ہے  
 ہجر میں جینے سوجھی بے آس ہے  
 یا سمن میں کب تری بو باس ہے  
 قطرہ جو ہے ریزہ الماس ہے  
 دل غصہ تو ہمارے پاس ہے  
 بس ہمارے پاتوں پر آس ہے  
 بھوک لگتی ہے نہ جھکویاں ہے  
 عشق تو دت سے ایسا کلمہ سن  
 جھکوا اپنی بات کا آب پاس ہے  
 ماہ ہر پیر داغ کیا نسبت ہو سکر گال سے  
 ایک بار سوچیں پھر تیرے آئین مرغ و ج  
 طائر دل ہی بزرگ طاہر نہکت اسیر  
 چلتے چلتے کیوں نہ کر جاہ فسیم ہوں  
 وادی مجنوںیں اسیل جو کھوگی قدم  
 راست ہو نقطہ الف پر ہو بھی نہیں

نام تو کر تے ہو کیا اپنی سوار کی کاغذ و  
 ریکہ دن کی غبار سے بال بیک جا  
 دے غبار کے گمان میں دیکھنا جا  
 ہے غبار سے جو خوب خدا کو  
 دیکھنا جا

<p>اپ تو کر تے ہیں اعجاز لکھا نہیں                  ہو چو وہ کہ سون بیان اے محض نہیں</p>	<p>ادبی کیا ابھی ساتھ آپ کو تقدیر ہے                  آگے تقدیر کے ممکن نہیں تدبیر ہے</p>
<p>ایک خلقت ہے اسیر بجان تیری پال کی                  جسم اگر بنا تو ان تع جان ہی چلی                  ناتوان میں اور تو کچھ ہر ہو سکتا نہیں                  جب خطا مشکین ہو اداں صفحہ پر رقم                  بچلی دشت جنوں ہی جانب دشت علم                  یار آیا ساتھ غیروں کو گر لگا کسان                  عشق لیلیٰ میں ہوا ہر قبس کو حال کمال                  شوخیان ہزار خن پائین میں چشم حوری                  ہر گھڑی بے یار لگتی ہو چاروں دلو جو                  نامہ محبوب کا رہتا ہو ذرات شتیق                  دیکھتا ہو قاصد انامہ نہ سنتا ہو پیام                  جس طرح بے ابر رہا ہو گیا طوفان فوج                  نقش ہستی محو ہو تے ہیں بزرگ نقش با</p>	<p>کس طرح اوسکو روانہ کر دینا نسخ مکتوب                  جای قاصد میرے افسوس دم تحریر چلے</p> <p>نقش پاہلے میں جادو میں ہو صورت حال کی                  کچھ تو ہو تدبیر اوس قل کی استقبال کی                  کر تے ہیں تعریف میں تیرے کر کمال کی                  زلف بیان کا قلم تھار و شنائی خیال کی                  ہر زیادہ ہر برس ہو دشت اکو سال کی                  کیا خوشی ہو کو بھلا ہو غرہ مشواں کی                  ہر نفس زنجیر سے نکلے صد خفاں کی                  تیرے تلو وین صفائی ہو پری کو گالی کی                  ہر جن شمت ملی ہو کیا ہمیں گھڑی کی                  فکر جو کچھ نہیں ہر نامہ اعمال کی                  کس طرح ہوا اطلاع اوسکو ہر حال کی                  حاجت اپنی چشم گریان کو نہیں وصال کی                  کچھ خبر ہے راہ چلنے میں کسی پال کی</p>

مراد تو ان تیری مدح سے ہے جو  
 ہوا ہے رعد برقی انداز میری زبان سے  
 تری فطرت میں چھو جا رہی ترستا ہے  
 جہنم میں چھو جا رہی ترستا ہے  
 جس آتائین بازار عبت کی ترستا ہے  
 جو واقف نہی دیکھو ہوا ترستا ہے  
 کوئی دل نقابان دیکھو ہوا ترستا ہے  
 بیخبر جان ہو چٹک نہ ہو چٹک ترستا ہے  
 ہر کلمہ کا اور قافل کی گلی کا ایک ترستا ہے

۱۵۳  
 نام تو کر تے ہو کیا اپنی سوار کی کاغذ و  
 ریکہ دن کی غبار سے بال بیک جا  
 دے غبار کے گمان میں دیکھنا جا  
 ہے غبار سے جو خوب خدا کو  
 دیکھنا جا

دامن کی شب کی رسانی کی  
 دامن کی شب کی رسانی کی  
 دامن کی شب کی رسانی کی  
 دامن کی شب کی رسانی کی



ساقی نیکو شری سے کسی بادہ خوار کی  
 تلوار میرے قتل کو پھر ابدار کی  
 ہوا تھو تو قطرون میں حالت شہر کی  
 مد سے شبیر آپ کی زانو زار کی  
 ایسی ہے شان اوس صدمہ سواری  
 دہشت ہوا سقدہ مری شہسوار کی  
 شیریں شری ہے موج نسیم ہمار کی  
 پھر آنکھ مجھے حمل کی شب نہ جار کی  
 بادہ تو کھاتا توں شتم و انفقار کی  
 کچھ فکر ہے مرے بھی دل ہتھار کی  
 پرو جتنی نہیں کوئی تدبیر اوتار کی  
 حالت ہر نوک ملک میں زندان ہار کی  
 اتنی ہی شاید آج ہو اکو دیار کی

ساغر کھاکے جھکونہ فرقت میں تو دلا  
 شرمگان کو تو کیا نہیں درو کے پاؤں  
 کیا جل رہی ہیں آنکھیں مری جمال و  
 خاصہ یہ کہنا غور ہو عری کو دیکھیے  
 بہ شعلہ جس طرح سر شاخ درخت طیل  
 تار و نہیں نکال دیو دانت چنچنے  
 میں کیا کہ پاؤں نکست گل میں بھی اندون  
 شرمندہ اپنی جلد روی ہو جو ہو گئی  
 تلوار کچھ نہیں تری ابرو کو سامنے  
 کر تو ہوتی قیون کو اپنی تو دل لگی  
 ساقی چہرہ کیا تو ہوں جام شراب  
 مضمون زلف و نہیں یار ہے دوات  
 اوٹھنے لگی ہو کیوں مری زخم کین میں شیں

نالہ خیز ہو دو در کسی جلوہ گاہ سے  
 مٹی رسی خنداب ہمارے غبار کی

سیر گلشن کو اگر وہ بہت پر نور چلے  
 برشکال تی ہو تو ہونڈھتی ہو در چلے  
 حسن ہنرین و حسن صورت کا نور چلے  
 آج ہم دشت میں ہیں شہر میں لگوں چلے

اسطرح خطا مانا میں نے کس سے ہو تو غور یہاں  
 کیا کہیں سیکل اصل سے ہو تو غور یہاں  
 راہ رو کیوں نہ لکھیں جان چلی جان چلی  
 یوں ہوا باز زمین تن کو گودہ منہ دلیہاں  
 خط کا آغاز میں تن کو گودہ منہ دلیہاں  
 نازاد غور اوں گس کو گودہ منہ دلیہاں  
 گرتی ہو گودہ منہ دلیہاں  
 ساقی غم ہی مقبرہ نالہ میں مقبور یہاں

صفت ابرو ساقی میں ہوتی پر  
 ہے یقین میری زبان صورت کش پر  
 دیوان خانہ جلد ۱۵۲

غم مجاہد ہے شہر میں شہر میں شہر میں  
 شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں  
 شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں  
 شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں

٢٧



دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ

دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ

ہاں نہ صحت اور نہ کف کا صفہ ہو سکتا  
 کیا ہی قسمت میں ہو نقصان بزرگ غنہ  
 کیا ہی وہ شمع قاصد کہ وحشت پر غنہ  
 ای پری ضعف پر چند گیسو کی طرح  
 لوح یا قوت ہو آئینہ ترے پر تو سے  
 کون منت کرے دربان در جانان کی  
 نہ شمع کی تری گھٹی نہ آواز شنی  
 پان اکسیر کی بوٹی دہن یا میں ہے  
 آتش ہو زمین جلتی ہو ساقی ہے بجا

دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ

زیب اور نگ ہو ابرو شہ عا دل ناسخ  
 کیوں نہ ہو روز کو دن رات برابر ہو جا

دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ

آج بخوار و فراق ساقی گلفام ہے  
 بو زری کا غم نہیں جاری ہمارا کام ہے  
 شمع کرین گھاتا چھوڑا گھر آگوش  
 بخود ہی میں آنکھ پر جاتی ہو خوب رشید پر  
 مطمئن ہو حال میں ہو عاشق بخیر مزاج  
 رویہ جانان پر زلفین میں ہو مشکاف

دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ

دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ  
 دہلی کی کتاب خانہ





از دہلی سے لے کر دکن تک  
 دھیان اویس کا یہ دین ہے  
 دشت غریب سے جو پہلے پہل  
 دیکھ کر زانہ بے اختیار  
 چلے جس دم سے جس سے  
 دیوانہ خانہ جلاوڑہ

کون سی کھلی ہوس میری دل بایوس کی چلتی چلتی دشت غریب میں تیلو دکھائی نشہ ہستی میں باقی بادہ عشرت کسان پیسے والا تو فرسارے باغ کو اوشنگ گل سوچ اسے منع عمارت کا تو ہندو کیا جنت کو تو صنم کو مرغ دل نکلا جو ہر وصل کو دن کو یوں چھوٹا ہوں تو غنیمت او موزن لکھ لیکھا تو مری تربت اگر یا سچہ سرکادی اپنی ساق سیمین تو صنم	درکنار اری جان جان جسے سنگنار پر کیا منتے منتے جو ہوئی حالت کف آنسو کی پیر سرگردن میں صورت شیشہ معلوم کیا حنا کو ہی فقط حسرت تری پاپس کی گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیا کوس کی داغماویاس سے صورت ہوئی طاؤس کی عید کو جیسے رہائی ہو کسی محسوس کی نکلے گی وقت اذان منہ سے صدائے تون پینین ہ شمع حاجت ہو جس فائوس کی
--	---

التجا ہی پس ہی ناسخ خدا سوا تندن  
 جلد ہو مجھ کو زیارت بادشاہ طوس کی

دوست جسے اک برہمن زادہ ہے شرک کر آتا ہے عشق سادہ رو ہمارے پھندا پٹر گیا زنا رکا جسکی مسجد میرنہ پڑتی تھی نگاہ زانہ امین کیا گردن طرف وضو رشتہ زنا رکا جو ہے تاکہر	دل ہمارا کفر پر آمادہ ہے زانہ بے دین بھی کتنا سادہ ہے قید اب مرغ دل آزادہ ہے وہ دربت خانہ پرافتادہ ہے دوش ساقی سیدو بادہ ہے بس یہی راہ عدم کا جادہ ہے
--	--

آج اس کے دیکھا جو اسے  
 کیا چھوٹا ہے دین کا یہ  
 دیکھ کر زانہ بے اختیار  
 چلے جس دم سے جس سے  
 دیوانہ خانہ جلاوڑہ

اندھون اپنے جنون کا زور ہے  
 کوہ کاغذ شمع زن کا شور ہے  
 دشت

تو قوت است شمشیر ز قوت این جنگ و خونریزی  
 چو از زنده خاطر اس قدر جوایز است  
 ببارش چنانکه گویا او تو را از ستم  
 بخت چنانکه گویا او تو را از ستم  
 بخت چنانکه گویا او تو را از ستم  
 بخت چنانکه گویا او تو را از ستم

هم زند باد و خوار بین کوئی که انین  
 بین برگ لاله شعله جوار و تن  
 ای سو کسی که بخت نواز و نوبت  
 عطا او سکه واسطه خجسته کاچای

کیون ساقی است با حق تعالی یار  
 داغ سیاه بچهره بین لاله کا داغ  
 خالی حباب می طریح یا نیاغ  
 عطار تو که کو که ده عالی داغ

همی مرغ نامه برکاست شاید انتظار  
 ناسخ بخواج گوش بر آواز داغ

و ده مجنون چون که عالم بیلی میری  
 نهو گا ذکر اپنا و قدر دیوان محشرین  
 و مر فکر سخن کیونکه نهو جاد و رتم خامه  
 کھنچا جاتا هو عالم هر طرف سیر می جانی  
 مر و محبوب آغوش بھی کوئی نهین خالی  
 ازل سیر جانی بین چه نهین مهر و فایز  
 دلیل عقل بر دار سنگی بند علاقی  
 لیا بر مضطرب بیلی کو ایسا بند مجنون  
 ہماری زندگانی بر فقط شوق شهادت  
 نهید عشاق کو آرام کن بعد مردن  
 ہماری مزرع امید کا کچھ حال مت

دل نالان جبر میں ہو سائنہ بزمی  
 ہمارا نامہ اعمال باطل فردا باطل ہے  
 دوات اپنے ظلم انہیں بجای چاہ باطل ہے  
 بجائے مرکز عالم تری و خسا کا کل ہے  
 وہ بحر حشر ایسا ہو کہ عالم او سکا کل ہے  
 جہان میں آرمایش خلق کی تحصیل حاصل ہے  
 کہ سودائی جہان میں قابل طوق و رازل ہے  
 کہ نالان و شت و شست میں چکر چل حاصل ہے  
 دم اپنے جسم میں گویا دم شیر حاصل ہے  
 دلائی گور راہ عشق میں جلی ہی نزل ہے  
 بزرگ خوشنم شکرگان تر حال حاصل ہے

و کہ  
 چو نوشت شمشیر و شمشیر خزان  
 و گم گیسو سے چہرہ اوس  
 شمشیر گردن کا ویرا شمشیر مگر  
 صاف گردن کا ویرا شمشیر مگر  
 صاف گردن کا ویرا شمشیر مگر  
 صاف گردن کا ویرا شمشیر مگر

ایک نظر دین ہمارے ہر طرف  
 ایک نظر دین ہمارے ہر طرف  
 ایک نظر دین ہمارے ہر طرف  
 ایک نظر دین ہمارے ہر طرف



[illegible]







[illegible]

دیکھتی ہی بادۂ گلگون بیزنگت آؤتی  
جان بچو کی کوئی صورت نظر آتی نہیں  
پڑتی ہے روشن کو نکو تیرہ خانو سے  
ساقیا کیا ہی تر و شیفے کو آگے دو رہی  
جسم کو چھوڑا نہیں مین وطن یا قریب  
ملکیا محبوب ہو آپ سے باہر  
موزی اپنے مال سے بھی نفع ہو  
پھوڑا لاسے سر ایات ہے تیرے عشق  
گردن ساقی کی کیسی صفائی سیکھو  
جستجوئے میں ہم محراب میں خراب  
پڑ گیا ہو عکس جو ساقی کو حسن سے  
آرزو ساغر ہے میں ساقی تجھ  
سینہ کو بیٹھنے دو رہی جو کی بولا صنم  
جای خون ہو جسم ساقی میں شراب لعل گون  
ہو گئی ہو آگ فرقت میں شراب آتشین  
فضل گل میں اہم قدر ہو سیکھو کا دور  
دست رنگین او تیرے ساتھ نہیں

گل فریاد کی ہے رنگت ساغر بلور کی  
نیچلی فردوس کو فرقت چھوڑ کر  
جس طرح ہے شمع کو حاجت شیبہ چور کی  
سوچتی ہے نقشہ سے عین نہایت دور کی  
روح نے اپنے بدنس کو رغبت دور کی  
ایسی از خود رفتگی کیا ہو غیبت دور کی  
سوم سو کیا روشنی ہو خانہ زبور کی  
برہمن کو ماتھے پر سرخی نہیں سینہ دور کی  
کیوں نہ خم ہو جاوگر دن شیشہ تلور کی  
کیوں نہوکل آبلوئیں دانہ انگور کی  
قطرہ سے مین ہو رنگت دانہ انگور کی  
کب طلب ہو جامِ حمیم کی کاسہ فقور کی  
کیا خوش آئند یہ آواز دل دور کی  
انگھہ ساغر کی ہے گردن شیشہ بلور کی  
ساقیا ہر خم میں سوزش ہو حیان دور کی  
سجہ زاد نے بنائی دانہ انگور کی  
شعلہ میں یا قوت کو کشعین میں یہ فقور کی

[illegible]

子



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن ابي طالب  
عليه السلام في كتابه العظيم  
الذي هو الكتاب المبين  
والذي هو الكتاب الحكيم  
والذي هو الكتاب العزيز  
والذي هو الكتاب المجيد

کھوفا قصد لقا ہے نہیں  
 خط میں مضمون دل پر داغ ہے  
 خط نہیں ہے شمع بھی بجے فارغ ہے  
 خط نہیں ہے لاکھ لکھ داغ ہے

دل  
 وہ کہ نہیں رنگ نالہ راگ ہے  
 وہ کہ نہیں رنگ نالہ راگ ہے  
 وہ کہ نہیں رنگ نالہ راگ ہے  
 وہ کہ نہیں رنگ نالہ راگ ہے

حق جمیل اور دوست گستاخ جمال ہے گواہ اللہ اور اوس کا رسول بجس میں اک طفل کے رونامرا	خوب رویوں سے محبت خوب ہے قاصد محبوب بھی محبوب ہے ماجر اسے گر یہ یعقوب ہے
--	--

کھینچ چلا آخر کو جذبِ حسن سے  
 سچ مچ اسے ناسخِ ثوابِ نبویا ہے

موت کی بھی راہ میں کیا پھیر ہے دیر قاصد کو لگی جو راہ میں جب سے پہنان ہو وہ رشکِ مٹو اس قدر کھیا تری فرقت میں غم دشمتِ غربت میں ہوا ایسا حقیر ہے کیا ہے حرز جو مکتوب یار	مثل قاصد آنے میں جو دیر ہے تیری قسمت کا دلا یہ پھیر ہے رات دن زیرِ فلک اندھیر ہے دل ہمارا زندگی سے سیر ہے ہے جو رو بہ میرِ حق میں شیر ہے آج بارے دیو فرقتِ نیر ہے
---	--

دل

مثلِ جنت دور میرا باغ ہے ہجر میں کیا ہے پیون میں ساقیا ہو یہ دلِ داغ اوس آستانِ ستوری دور کیا پریشان غل سے کرتا ہر داغ	رشکِ دوزخ سینہ پر داغ ہے جامِ شیشے کا استغراق ہے کب یہ سجدے کا جبین پر داغ ہے کچھ خبر قاصد کی بھی اوزاغ ہے
---	---

دل  
 جہنم میں جہنم کی جہنم  
 جہنم میں جہنم کی جہنم  
 جہنم میں جہنم کی جہنم  
 جہنم میں جہنم کی جہنم

دل  
 دلوانِ ناسخِ جہانم  
 دلوانِ ناسخِ جہانم  
 دلوانِ ناسخِ جہانم  
 دلوانِ ناسخِ جہانم

دل  
 دلوانِ ناسخِ جہانم  
 دلوانِ ناسخِ جہانم  
 دلوانِ ناسخِ جہانم  
 دلوانِ ناسخِ جہانم

قاصد  
 قاصد  
 قاصد  
 قاصد



[illegible]



ولہ

دل ملک آگے نہیں جھپٹے تنگ ہو  
 رہا بدن میں روح کو قید فرنگ ہو  
 اپنے بہار وادی و خوشنویں میں  
 چرخ کا چرخ نہ ہو سب سے تنگ ہو  
 چرخ کا چرخ نہ ہو سب سے تنگ ہو  
 چرخ کا چرخ نہ ہو سب سے تنگ ہو

افسوس ہوا ہے جانِ جلاں  
 چھٹی نہیں ہے جانِ کو سال  
 خونِ سپر ہے چھیل نہیں  
 جاتی ہے کیا ہی ہے اس میں  
 فتنہ میں کیا ہی ہے اس میں  
 رنج جو کئی ہے ہو اس میں  
 سمجھا وہ طفلِ رعب ہے  
 نور کے لکڑے اپنے نشتر سے کی

۱۳۹  
 ناناں جلاں  
 دیاں

خدا نہیں طائرانِ معانی کو صید ہم  
 آید ہمارے ہاتھ میں گویا قند ہم  
 دن رات ایک ہے کہ ہر روز ہم  
 گویا کہ ہے روح کو شش شنگ ہو  
 اس درجہ میں سی اودہ یار کا  
 دھولت ہر ایک ہے اس میں  
 دیکھو کہ لفظِ گنجی مقلوب جنگ ہے  
 اوس شمعِ روی بزمِ من کرتا رہا جنگ ہے  
 پر وانا ہے دلا کہ ہے صورت ہو جنگ ہے  
 بادشاہ حسن کی صورت ہو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے

کس طرح نالوں ہو ہو مثل جبریں لالی  
 جلوہ گر خلوت دل میں ہو مایا ردام  
 راہِ روم و زاترے ہی چلے جاتوں  
 دل و نالان ہو تری زلف میں آذرہ  
 جسم میں نور کمان زعفرانہ پروازی کا  
 شبِ مہ جام میں پر نور پری ساقی کا  
 بھر گئے کپڑے لہو سے تو نہو چھین چھین

ولہ

نہوے دیدہ ترا شکوہ و اک پناہی  
 تھوڑی ہو خاک دریا بھی تادورِ زور  
 سر کو اوس قدور و شو بھلا کیا نسبت  
 ہو گیا ساغرِ عمر آہ لبالب ساقی  
 ایک ہی دیکھتے ہیں جنگی بصرات ہوت  
 اس خرابی میں نہیں ہو کوئی دود و آباد

چشم و کامل کے تصور میں جو گزرا ناسخ  
 کر گئے آہوے مشکین وین جنگِ خالی

نارسیا ہو کس کا عکس  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے  
 ایشیائی اوس سے سکندر کو جنگ ہے

فون



منصف اگر جان نذر ہو تو کوئی نہ کرے  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر  
 کس کی کس کو جان کو ہمارا کس پر

اگر وہی تجھ کو چاہ رہی ہے زخاں کی  
 افسوں پر بولنے میں تو چلیں میں سحر  
 ہوں کی پری بھی کوئی نہ اس بول سال کی  
 مانہ چشم شیریں آنکھیں زخاں کی

جھکو لباس فقر سے ہر عمار اس لیے  
 ناسخ نہ تباہ کنیں صورت وال کی

یہ ہوتی حالت کہ بس ہم آپ سے باہر چلے  
 پیچھے پیچھے ہم بھی سو کو چہ دلبر چلے  
 کوئے جانان میں یہ مجھ دیوانی پر چلے  
 آفتاب میسوا یا تو بس اختر چلے  
 ساقیا ہم اپنا جام زندگانی ہم چلے  
 زخم جتنے تھے ہمارے خود بخود سب چلے  
 اور کے گلشن کو جو بعد از قیام اپنی چلے  
 اوٹھ کے تہ خانی سے جب وہ اپنی کوٹھ چلے  
 اوٹھ چلوں بالغرض میں تو ساتھ ہی چلے  
 اور کے گلشن کو مری کسری کو جب چلے  
 ایک جنبش دی اگر ملک کو سو خیر چلے  
 خود بخود شمشیر قاتل صورت اثر چلے

اگر وہی تجھ کو چاہ رہی ہے زخاں کی  
 افسوں پر بولنے میں تو چلیں میں سحر  
 ہوں کی پری بھی کوئی نہ اس بول سال کی  
 مانہ چشم شیریں آنکھیں زخاں کی

جھکو لباس فقر سے ہر عمار اس لیے  
 ناسخ نہ تباہ کنیں صورت وال کی

جھکو لباس فقر سے ہر عمار اس لیے  
 ناسخ نہ تباہ کنیں صورت وال کی



دولہ

دل ملک آگے نہیں جیتے تھکے ہو  
سینا بدن میں روح کو قید فرما کر  
انہی کے بار وادی و خشت میں سبز  
پیر کا میں ایک جہت میں شہر و تمام  
پیر کا میں ایک جہت میں شہر و تمام  
پیر کا میں ایک جہت میں شہر و تمام  
پیر کا میں ایک جہت میں شہر و تمام

کس طرح نالوں سے ہوشل جس میں خالی جلوہ گر خلوت دل میں ہو مایا ردام راہ رو روزا وترے ہی چلے جاؤں دل و نالان ہر تری زلف میں آرزو جسم میں نور کمان زخم پر داری کا شب مہ جام میں پر تو جو پیر ساقی بھر گئے کپڑے لہو سے تو نہو چھین چھین	اپنی لیلی کا نظر آئے جو محل خالی کبھی ہوتا نہیں لیلی سے یہ محل خالی کبھی مجھ کو نظر آئی نہ یہ منزل خالی کبھی ہوتی نہیں نالوں و سلاسل خالی آشیاں کر گئے لاکھوں ہی محل خالی ہوئے نور سے جام مہ کامل خالی نور بنیش سے نہیں دیدہ ہل خالی
--	--

دولہ

سہوے دیدہ ترا شکوہ و اک پل خالی تھوڑی ہو خاک دریا بھی تادور پور سر کو اوس قد موزن ہو جھلا کیا نسبت ہو گیا ساغر عمر آہ لبالب ساقی ایک ہی دیکھتے ہیں جنکی بصرات پور اس خرابی میں نہیں ہو کوئی دود و آباد	کبھی ہوتے نہیں پانی کو سیاہ دل خالی نہ لگا تو میرے سر پر کوئی صندل خالی کہ معانی سے یہ صرغ مہل خالی نہ مجھے کرنے دیا ساغر اول خالی نور قوجید سے ہیں دیدہ احوال خالی آج مصور جو میں ہو گو وہ گھر کل خالی
---	--

چشم و کامل کے تصور میں جو گذرانا سخ  
کر گئے آہوے مشکین و میں جنگل خالی

افج ہوا ہے جان کو سال لیلی  
چھٹی نہیں ہے جان کو سال لیلی  
خون نہ پہنچ چھیل نہیں سستی ہے  
جانی ہے کہ کیا ہی ہے اس سبب خالی  
وقت میں کیا ہی ہے کہ کیا ہی ہے  
فرقت کو تو میرے ہو اپنی ہے  
وہ بھی جو طفل روئے ہو اپنی ہے  
سجھا وہ طفل روئے ہو اپنی ہے  
نور سے لکھتے اپنے نشتر سے کی تر ہے

۱۳۹  
نہاں خجل و دم

خانہ میں طائران معانی کو صید ہم  
آہستہ آہستہ ہاتھ میں گویا قفل ہم  
دن رات پیکر ہے کہ ہر رے ہم  
گویا کہ ہے روح کو شش شش ہم  
اس درجہ میں سی اودہ یار ہم  
دولت بخت میرا سیہ فادہ تنگ ہم  
دیکھو کہ لفظ بختی کو نہیں ہم  
اوس شمع روئی بزم میں کرب و تنگ ہم  
پر وانا ہے دلا کہ ہے صورت ہو کوئی ہم  
پر وانا ہے دلا کہ ہے صورت ہو کوئی ہم  
پر وانا ہے دلا کہ ہے صورت ہو کوئی ہم  
پر وانا ہے دلا کہ ہے صورت ہو کوئی ہم

نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی  
نقصان کوئی نفس ہو ساقی

فون



[illegible]



تیرے بازو پر صنم میرا جوتن چاہیے  
 اور صنم ہر چراغ زلیست روغن چاہیے  
 اور کوئی دم چراغ زلیست شون چاہیے  
 اور کسی بوٹھو کو لیے آب موم روغن چاہیے  
 گردن قمر میں بھی آب طوق آہن چاہیے  
 ہر چراغ خانہ حسن اور سکور روغن چاہیے  
 جاو طوق اپنے گل میں فصل تو سن چاہیے  
 ورنہ آب کوہ میا بان تک بھی آسن چاہیے  
 جاسے آب بجو مساقی آب آہن چاہیے  
 خوشہ پر دین درجہ جو کہ کاخرن چاہیے  
 ہر زبان خار محراب کہ داسن چاہیے  
 ہم ہیں سودانی ہیں تھوڑا سا آہن چاہیے  
 جسم تو کیا روح کو بھی خانہ تن چاہیے  
 کاسۂ سمر جام کا شیشہ کی گردن چاہیے  
 جو ہر دگر تیغ و خنجر کو بھی جوشن چاہیے  
 سنہین خنجر کے بھی کوئی برگ سون چاہیے  
 اور لہری کو دارہ گوہر کی خمرن چاہیے

ایک

3

میری فرمائش جو اسکا دل لگا رہتا ہوتا رہا  
 میری محبت پر مشتمل مقرر ہو سوزن چاہیے  
 دوستوں کو کیا کرو زمین بجاو شہنشاہی  
 دلشٹ کچھ بجا رہے بد سے کچھ بچو بیوی  
 دو اتفاق اسکو پہنچو انخون و زمین چاہیے  
 بعد ملت اسکو پہنچو انخون و زمین چاہیے  
 و ملہ  
 محمد امین دیکھتا ہوں جو خوشی غمزاں کی  
 ادا اس غم خور دہ سال کی  
 سے بامصال کی  
 غمزاں کی

[illegible]







کیا بھلا یہ کتاب کو نسبت دل میں تباب سے  
 عاقل پروردہ غفلت میں کی اور دانشمند  
 دوزخ سے گریختگی کی اور دانشمند  
 کریم سے گریختگی کی اور دانشمند  
 دانشمند دیدار اور دوزخ  
 دوزخ دیدار اور دوزخ



[illegible]



[illegible]



جنگ



چاہتا ہوں میں بھی تجھ کو رائے دیکھ کر  
 دل ہی اپنا ہو گیا کیا اگر تیرے آداب  
 میل سے نہ بن گیا گھل گھل کر تیرے  
 جس طرف میں کھینچتا ہوں آپ کا ہونے  
 صورت حال دو عالم کے درمیان  
 ہند میں پہنچا طلب سے طالب دیدار  
 چاہتا ہے ملک جبر صاف سے ہو جائے  
 یاد کیسوں میں جو ردی مارا ہے آپ کو  
 حسن محبوب اسی کا اثر ہے آج تک  
 حیرتی تیرے کسی کی بات کا کیا دین جو  
 تیری زلفوں کا تصور کو نشوونما نہیں  
 اس پریر تیری بلکہ نکال کر چھوڑ  
 عکس اب کس کا جگہ پاؤ گے تیری نور سے

ہو گیا ہے عکس تیرا کیا منہ ہی پری  
 چاہتا ہوں میں بھی تجھ کو رائے دیکھ کر  
 دل ہی اپنا ہو گیا کیا اگر تیرے آداب  
 میل سے نہ بن گیا گھل گھل کر تیرے  
 جس طرف میں کھینچتا ہوں آپ کا ہونے  
 صورت حال دو عالم کے درمیان  
 ہند میں پہنچا طلب سے طالب دیدار  
 چاہتا ہے ملک جبر صاف سے ہو جائے  
 یاد کیسوں میں جو ردی مارا ہے آپ کو  
 حسن محبوب اسی کا اثر ہے آج تک  
 حیرتی تیرے کسی کی بات کا کیا دین جو  
 تیری زلفوں کا تصور کو نشوونما نہیں  
 اس پریر تیری بلکہ نکال کر چھوڑ  
 عکس اب کس کا جگہ پاؤ گے تیری نور سے

یار اگر خود میں ہوئے ناسخ مبارک ہو تجھ کو	جلد بن جا جو شہرانی سے اب تو آئے
ہو گیا ہے جبر میں جو ان سیاہ	ہے زمین اور آسمان سیاہ

سیکھ آئے کسی ساحر سے جادو آئے  
 ہو گیا ہے جس طرح او جان بدخو آئے  
 جب ہو اتیرے مقابل بن گیا جو آئے  
 پیش ازین تھی اسے پری پسینہ آئے  
 قصر ہستی میں لگا رکھا ہے ہر آئے  
 منہ تو دیکھو لیون بنائے گا اسطو آئے  
 آدمی سے کم نہیں کرتا نکالو آئے  
 کیا کرے پانا نہیں وجہ قابو آئے  
 ہو گیا مودار سب مانہ کیسو آئے  
 عکس روی مہر سے بتلا ہو آئے  
 ہو گیا مانہ طوطی کب سخن گو آئے  
 اب نظر آنہ نہیں دنیا میں بوسہ آئے  
 کیا برنگ طلس دریا ہوا تو آئے  
 ہے برنگ سیاغریز جلو آئے

۱۳۱  
 دہ  
 پھر ناسخ کو بکودہ صفحہ و الموس کو  
 شکر بھی اور تیری پھر تیری پھر  
 ناسخ جس طرح ہے ہمیشہ جس طرح  
 زیادہ میری پھر تیری پھر تیری  
 تین دانہ ناسخ ہے زیادہ میں  
 داسے ناسخ ہے تیرے ناسخ  
 تیری عشق ہے تیرے ناسخ  
 دم عزم میں چھوٹ جلتا ہے تیرے  
 اکر دلا روان ہوسدا کی تیرے  
 فتنہ کو دست ہو چھین دیا تیرے  
 مونی تیری کو دلا تیری کو دلا  
 تیرے کو دلا تیری کو دلا  
 تیرے کو دلا تیری کو دلا

۱۳۱  
 دہ  
 پھر ناسخ کو بکودہ صفحہ و الموس کو  
 شکر بھی اور تیری پھر تیری پھر  
 ناسخ جس طرح ہے ہمیشہ جس طرح  
 زیادہ میری پھر تیری پھر تیری  
 تین دانہ ناسخ ہے زیادہ میں  
 داسے ناسخ ہے تیرے ناسخ  
 تیری عشق ہے تیرے ناسخ  
 دم عزم میں چھوٹ جلتا ہے تیرے  
 اکر دلا روان ہوسدا کی تیرے  
 فتنہ کو دست ہو چھین دیا تیرے  
 مونی تیری کو دلا تیری کو دلا  
 تیرے کو دلا تیری کو دلا  
 تیرے کو دلا تیری کو دلا



این هون جرت کو مفاد جسم سے تو اپنے  
 دیوان نامہ جلد دوم  
 ۱۰  
 ۱۰

کج تنهایی میں کیا میرا جو عجز آئینہ  
 مول اگر دینا نہیں کوئی خرید آئینہ  
 عشق سے گر پڑا اگر تانہ دیوار آئینہ  
 گھر میں کچھ رکھتا نہیں یہاں نہ آئینہ  
 روز بھیجی ہے تری قبضے میں تلوار آئینہ  
 سچ تو ہے رکھتا ہر کیا ہی سخت بیدار آئینہ  
 ہو سجا کھین اگر پاس اہل دربار آئینہ  
 صورتِ سد سکندر ہی تر اچار آئینہ  
 آئینہ تیرا نہیں گویا کہ ہے چار آئینہ  
 ہی سراپا اوس پری کا صاف و وار آئینہ  
 منہ بنا کر دیکھتا ہے وہ شہ گار آئینہ  
 صاف شبہم سے بنا ہر جگہ سدا آئینہ  
 اہل صنعت شک کرتے ہیں تیار آئینہ  
 جام نکھین میں بھیجی ہیں جو شہ خسا آئینہ  
 ہو گیا جس دم حجاب چہرہ یار آئینہ

دوسرا کرتا ہی پیدا رو نو والا میری قسم  
ایسی صورت کا گستاخو عیاں ہسکی ہو گوا  
جو گتے عریان ہنور او کو غضب نہو کیا  
ہن جو روشن طبع حبال و زور نہو تیز  
دشمنوں کو رنگ فتن اپنا نظر آتا ہر صفا  
آئینہ وہ دیکھتا ہر خواب و آئینہ کیدام  
دیکھ نہ سکتا ہر کوئی کہ عیب ہیبت نہو  
ہر بلا نہو کیون نہ تو امین ہر وقت نہو  
واہر گز تیغ و ابرو کا نہیں کرتا اثر  
پیکر حیرت فرا میں بال سی ہر جو کج  
میر و قلب صفا ہر خوشا بہر بہت  
جسم کو گلشت کو وہ شاید نو میں گیا  
سنگدل تو صاف ال پیدا جو ہو کیم حال  
اس میں جھیشد و سلیمان سکند کی پر شان  
کیا پنجم کو ہوا دھوکا کسوف شمس کا

آج او ناسخ نمون ہین اکسند رملک مخون  
ہین صفائی لفظ و معنی کو سب اشعار آئمہ

[illegible]



کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے

ناسخ غم فرقت میں ہے یہ حال ہمارا  
 جب کہ غم میں آہ تو آتا ہے جاگرتا

طرب فراہو صد و بست سال ساگرہ شہ زمانہ ابوالفتح کو مبارک ہو مسان کا کیشان بودار شہ عمر جلوین سالگرہ کے جوئے فصل ہمار فقط ہوئے میں بشر کیا خوشی ہوئی بہان کو صد و نو شیروان عادل سے قوی ہمیشہ تن و جان بادشاہ کا	دکھاتے ہر برس اپنا جہاں سالگرہ ترے کرم سے ہے یاد اللہ سالگرہ کہ ہے نجوم فلک کی مثال سالگرہ کر کی باغ جہاں کو مثال سالگرہ ابھی ہو بد جو دیکھ لہاں سالگرہ کر گی صاحب مال و مثال سالگرہ طرب فراہو صد و بست سال سالگرہ
--	--

ولہ

صاف ہو یہ آئینہ گیسو خمار آئینہ دیکھتا ہے لکھکی باندہ حور با آئینہ شاید اوس کو خط کوئی شبیہ حسن کو آگاہ ہو کر قتل عالم کو کیا ہر شب گیسو میں روشن آئینہ خمار کا اوس امیر با کرم کی مدح خوانی کو لیے	کیون نہوز بخیر جوہر میں گرفتار آئینہ رشک دیتا ہے مجھے مانند اغیار آئینہ اس لیے طوطی ہو کہ کتاب سرور کا آئینہ دست قاتل میں ہو آتش شیر خوار آئینہ ہر شب تاریک میں ہے در نہ بیکار آئینہ کیا عجب گرد آہ لوطی سے منظر آئینہ
--	---

۱۲۹  
 ناسخ غم فرقت میں ہے یہ حال ہمارا  
 جب کہ غم میں آہ تو آتا ہے جاگرتا  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے  
 کچھ ایسا کہ وہ اپنے منہ سے کہتا تھا کہ میں نے

دوسرا



[illegible]



بہارِ ناز و گلستان  
 گلستانِ بہار  
 گلستانِ بہار  
 گلستانِ بہار

وہ  
 وہ  
 وہ  
 وہ

نرگس کی طرح چہرہ گلستان کی چھوڑی پھسلادی کیا پای نگہ سارو بد پیر ہوں منتظر یا یہ ہے میری تمنا	آج تیری باتھ کی پائی جو چھوڑی آنکھ ہو کیا ہی صفا کی کہ کسی جان نہ لگی آنکھ ہوا آنکھ پر مین بھی نہ بن ایک ٹھری آنکھ
---	--

نظارہ کی حسرت مین جو ہوں گور مین مخنون ناسخ سب تیر خیر کی ہر ایک کرئی آنکھ
---

کیونکر اول بت سے ہو ہم سنگ آئندہ گھر مین تیرے پاس سو جانا نہیں ایسی حیرت کا ہیکو تھی پیش ازین تو پڑھائے اور صنم طوطی تو کیا نام جو ہر سے سکندر کار با کیا سائے جان عکس نور حسن دل ادھر نازک اور دھر جو سخت کیا ہی دل پر صد جو مین وین لف سو واہ کیا عکس گل رخسار ہے پوچ گیا ہے پر تو اتیرا ضرور میرے ہوتے تیرے سنہ چہرنا ہو کچھ ہے ترا حیران سارا کانپور	صاف وہ نور خدا سنگ آئندہ اب تو سیکھا ہے مروت سنگ آئندہ دیکھ کر تجھ کو ہوا دنگ آئندہ ہوا بھی مرغ خوش آہنگ آئندہ ہو گیا ہے رشک و رنگ آئندہ ہے مرے دل کا بہت تنگ آئندہ کر رہا ہے سنگ سے جنگ آئندہ شانے کی کھاتا ہے سرچنگ آئندہ سالہار رہتا ہے گلزنگ آئندہ ہو جو یہ نور شید بنے رنگ آئندہ ہے بڑا دنیا مین سرسنگ آئندہ بن گیا ہے سطح گنگ آئندہ
---	--

بہارِ ناز و گلستان  
 گلستانِ بہار  
 گلستانِ بہار  
 گلستانِ بہار

۱۲۷  
 کیا جان بلب ہو گیا  
 کیا بلب ہو گیا  
 کیا بلب ہو گیا  
 کیا بلب ہو گیا

وہ  
 وہ  
 وہ  
 وہ











[illegible]

ایسی ہرگز نہ ولایت کی ہو تا و از  
کہ مرارشتہ قناریہ ہوتا و از سیاح  
یہ عزرا و از جو ہر یہ سیاح  
کیون و عقوبت سے نہ ہر خانہ سیاح







کھڑے تھے  
 مندل ہی آج جو  
 مندل خندہ روئی میں کیا  
 راضی جس قدر ہے کہان  
 جو روئے سرہا ہے  
 مندل خندہ روئی میں کیا  
 راضی جس قدر ہے کہان  
 جو روئے سرہا ہے



۱۲۷



[illegible]



[illegible]



کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا  
 کلاں دلا دیکھ کر نہیں تھا کہ اس کا ہوا

یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو  
 یہاں ایک ہو گیا جسم دریا کی بو

باندھ دین پٹی جو اس خجوب کے سون کی  
 کیا ہی برا تو مرے زخم کمن کی آرزو

شو پر سے غریب سنیں بیٹھے ہو تو خاموش سب  
 ہی سی ناسخ تمام اہل سخن کی آرزو

بزم میں پاتا نہیں میں ساقی گلغام کو  
 بیقرار سی وشت غربت میں ہمار کو تھکے  
 حاجیو ہر آج عرفہ کچھ تکلف ہو ضرور  
 وصل کا دن ایک مدت سے نظر آتا نہیں  
 خط جاناں جان تازہ ہو گیا ہر ابر صفا  
 او ملک صورت نہو کیوں عرش پر اڑا دیا  
 اوج پر جو لوگ میں ہوتا ہر جلاؤ کا دوا  
 ہجر میں جاری ہیں میری چشم تیرا انگام  
 بھول جاوے راہ کو تیرا ہر محکوبہ یقین  
 سر نہیں مجھ بادہ کش کو جسم پر کی سیکشو  
 حسرت وصل صنم کی رو و آتشاک سے  
 سمجھ میں نہ آتی ہے ہم ہے وہ خاموش  
 ہاں کیا وحشت ہوا اس صفا کو مجھ صید کر  
 ماہ تابا نہیں کہوں تجکو نکلیوں آجیاں جان

جانتا ہوں تھیں تھیں کا پھپھولا جام کو  
 چھوڑا تو کو تیرا جانا نہیں ہم آرام کو  
 بادہ گلگون تیرا رنگ لوجا تیرا جام کو  
 ہونہیں حیران کیوں نہیں گردش کر یاں کو  
 فقہ جان کہنہ حاضر ہے تیری افعام کو  
 چرخ ہفتم تیری کرسی کی کیا ہی بام کو  
 ہو ہوا تصور سی بھی ہر حیران بام کو  
 راست کہتے ہیں طببا گرم تیرا دام کو  
 یاد کر لے خوب قاصد گرم و پیغام کو  
 رکھ دیا پر شیشہ سے پڑو لنگر جام کو  
 کر رہی ہیں چشم ہم اپنے خیال خام کو  
 کیا سنیں پیغام بر ہم موت کو پیغام کو  
 حلقہ ماہ چشم آہو جانتا ہے دام کو  
 صبح غائب ہو کو نظر و نشو آئے شام کو

۱۱۸  
 اگر نہیں آؤ تو ش آئندہ ہو کرے تو  
 نہیں ہے عیب اگر ہو بری دوا کی ہو  
 کیا جو دست سخاوتی سے اوپر سے  
 کہے کہو بھی صاف آتی ہو چنا کی ہو  
 رنگ غنچہ پہ نہان جابا شرم میں ہو  
 صبا نہا سیکے اوں بار بار دانا کی ہو  
 فراق بارین سے کو کافی ہے بس غدا کی ہو

جو دہشتے ہو اخیار سے منسو اسے ہو چکو  
 باری سیری کو کافی ہے بس غدا کی ہو  
 فراق بارین سے کو کافی ہے بس غدا کی ہو  
 باری سیری کو کافی ہے بس غدا کی ہو  
 فراق بارین سے کو کافی ہے بس غدا کی ہو  
 باری سیری کو کافی ہے بس غدا کی ہو  
 فراق بارین سے کو کافی ہے بس غدا کی ہو  
 باری سیری کو کافی ہے بس غدا کی ہو



44



[illegible]



پیارا خط میری عدم میں کس سے پیش نظر  
ذرا بار سے کچھ پر دین کو وہ پرستش میں  
فلک پر کچھ پر دین کو وہ پرستش میں  
جو کچھ پر دین کو وہ پرستش میں  
پیارا خط میری عدم میں کس سے پیش نظر  
ذرا بار سے کچھ پر دین کو وہ پرستش میں  
فلک پر کچھ پر دین کو وہ پرستش میں  
جو کچھ پر دین کو وہ پرستش میں

میاں خاں خاں خاں خاں خاں  
اجھی خاں خاں خاں خاں خاں  
خدا کے نام سے آمین آمین آمین  
جو کچھ پر دین کو وہ پرستش میں  
ذرا بار سے کچھ پر دین کو وہ پرستش میں

نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں

نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں

نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں

<p>ہو کیوں نہ سیاہ دست ناسخ کرتا ہے سیاہ روئے دشمن</p>	<p>طاسم حسن ہو میر کو نہ کیونکر گاہی میں سلامت نہ میں سکتی ہوں ہم ہر گاہی میں دکھا یا شعبہ تازہ ملا کر گاہی میں کہ اپنی حال پر رہتی ہو کیونکر گاہی میں نہیں جھپتی ہو آج ہی عمل گاہی میں تو کیا گھبرا کر چلائے شند اور گاہی میں عداوت ہی نظر آئی سراسر گاہی میں</p>	<p>نہیں عکس آئینہ میں پر مقرر گاہی میں نہوگی گرم محبت کس شوق کی خاکسار نشہ نہیں ہو بادہ گل رنگ یہ خار فے رندو پسینا او سکورو آتشیں پر جاویرت ہو اوڑاؤ خاک کو کیونکر ہو اتیری حکومت میں جو دھو تو تو کل اپنے خدائی ہاتھ میں جلایا جھکو نالوں تو ڈوبا یا جھکو روئے</p>
<p>ردیف واو</p>	<p>ہمیشہ حضرت دل روی رہ جہین دیکھو یہی کھدای سلیمان کا نگین دیکھو مجھ پر ڈر ہے مباد اکہین نہین دیکھو ہمارے دیکھتے ہو داغ آفرین دیکھو تم اوسکو دیکھتے ہو کیا مری جہین دیکھو ہمارے دیدہ گریان یہ آستین دیکھو</p>	<p>پری ہوا میں نہ جنت میں جو عین دیکھو سرف خمر نبوت میں نقش پا پر علی لطف چاند ہو دیکھو نہ آسمان کی طرف یہ گل کھلے میں تمہاری ہی ہجر صبا اکامین چاند کو جب دیکھتے تو بولے واہ نہ پانی پیے جو دیکھا ہو ابر کو ہم سے</p>

نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں  
نور الیاس خاں خاں خاں خاں خاں



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱











١١١



کتاب کی کتب خانہ میں رکھی گئی تھیں۔



9.



دوست دوستی میں ہوا کو تو پاس  
سے دیدار جلاکس سے ہوں ہم نہیں  
مگر گدڑی کہ شب روز خدا ہی ہے وہی  
ہم ہی قسمت میں مگر گدڑی ایام نہیں

میں سے دو فال کی پوچھ میں  
میں سے دو فال کی پوچھ میں  
میں سے دو فال کی پوچھ میں  
میں سے دو فال کی پوچھ میں

شب فراق ہوا در آمد عیان ہیں اسوگی  
زمین پیار سے جھکو گئے لگاتی ہے  
ہر ایک گل جو چین میں شدید عارض یار  
میں ہوں جناب جو دریا جو حسن قافل  
چلا ہو گلیوں سے میدان کو غبار انا  
برای عاشق کال ہو جلوہ معشوق  
خلش کسی کو نہیں ایجنوں کسی کو بہان

یوں فکری نہیں گھر میں چھوڑا ہے  
یوں فکری نہیں گھر میں چھوڑا ہے  
یوں فکری نہیں گھر میں چھوڑا ہے  
یوں فکری نہیں گھر میں چھوڑا ہے

تمام رنج میں تاحشر ساتھ اونا سخ  
بجز خیات کوئی خیر مستعار نہیں

رو تو تابندہ پر آب زلف سیہ فام نہیں  
سیر و صیاد کی آب زلف سیہ فام نہیں  
خواب میں ساری مری وصل کو ہم تو ہیں  
طول ساطول جدائی کو ہوا ہوا غلام  
دہن گور سے میں غمزدہ چلا تا ہوں  
چشم محبوب کی تنہی کا چھتا ہوں محل  
تیرو آگے نظر آتا ہے یہ خوشیہ سیاہ  
کو رو کر ہوں کہ ہن بیکار مری دیدہ و گلا

رو تو تابندہ پر آب زلف سیہ فام نہیں  
سیر و صیاد کی آب زلف سیہ فام نہیں  
خواب میں ساری مری وصل کو ہم تو ہیں  
طول ساطول جدائی کو ہوا ہوا غلام  
دہن گور سے میں غمزدہ چلا تا ہوں  
چشم محبوب کی تنہی کا چھتا ہوں محل  
تیرو آگے نظر آتا ہے یہ خوشیہ سیاہ  
کو رو کر ہوں کہ ہن بیکار مری دیدہ و گلا

دوست دوستی میں ہوا کو تو پاس  
سے دیدار جلاکس سے ہوں ہم نہیں  
مگر گدڑی کہ شب روز خدا ہی ہے وہی  
ہم ہی قسمت میں مگر گدڑی ایام نہیں



دھوپ نہ دے دست جا بان کیوں نہ اپنی حالت سے  
 دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کھٹ کا لگا تو میرے تیرے ساتھ ہی تیرا  
 دیکھ کر اس نے گفت کا کرتے ہوئے نہیں جو تیرے  
 غصہ سے قاصد ہو گیا کا غدا کا بناب جسے میں  
 نہایت درپن کا ہے فکر اتنی نہیں جانتی کہ میں  
 شہینہ کے کل خون و درشتی سے کسکیں شراب  
 چار چکر اٹھ کر دم چکر لکھن پادشاه سے  
 چہینہ خورشید سے ایچون صحت ہمیں  
 ورنہ بار بار سر پہ بھجے بھلا کیوں تیرے  
 نقش پایا رہے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 سر کر کے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 وہ چون تھا جو بربک سایہ تیرے پر دشت ہمیں  
 ایسی ہی باتوں پر داغ جلدانی ہو جو ہم  
 بل پرین آتش داغ جلدانی ہو جو ہم  
 واوی دوزخ ہوا ہے واوی غربت ہمیں  
 کھینچے قصو بیادوں میں قصور بانہ ہے  
 کسی صورت نظر آئے کسی صورت ہمیں

دھوپ نہ دے دست جا بان کیوں نہ اپنی حالت سے  
 دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کھٹ کا لگا تو میرے تیرے ساتھ ہی تیرا  
 دیکھ کر اس نے گفت کا کرتے ہوئے نہیں جو تیرے  
 غصہ سے قاصد ہو گیا کا غدا کا بناب جسے میں  
 نہایت درپن کا ہے فکر اتنی نہیں جانتی کہ میں  
 شہینہ کے کل خون و درشتی سے کسکیں شراب  
 چار چکر اٹھ کر دم چکر لکھن پادشاه سے  
 چہینہ خورشید سے ایچون صحت ہمیں  
 ورنہ بار بار سر پہ بھجے بھلا کیوں تیرے  
 نقش پایا رہے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 سر کر کے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 وہ چون تھا جو بربک سایہ تیرے پر دشت ہمیں  
 ایسی ہی باتوں پر داغ جلدانی ہو جو ہم  
 بل پرین آتش داغ جلدانی ہو جو ہم  
 واوی دوزخ ہوا ہے واوی غربت ہمیں  
 کھینچے قصو بیادوں میں قصور بانہ ہے  
 کسی صورت نظر آئے کسی صورت ہمیں

۱۰۶  
 صاف شہینہ ادایا بی پلا دیلا اگر  
 فرقت مجھ کو ب میں مثل جنازہ کی ہر رنگ  
 یا دشاہی خون نہیں آتی دوشایوں نہایت ہمیں  
 تین دن کو اوفک کیا ہے یوں کی طرح  
 کچھ کسوقت آتی ہے شہینہ کی فہم میں  
 نکسے کے زخمی ہوئی نہیں دشت ہمیں  
 دھوپ نہ دے دست جا بان کیوں نہ اپنی حالت سے  
 دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کھٹ کا لگا تو میرے تیرے ساتھ ہی تیرا  
 دیکھ کر اس نے گفت کا کرتے ہوئے نہیں جو تیرے  
 غصہ سے قاصد ہو گیا کا غدا کا بناب جسے میں  
 نہایت درپن کا ہے فکر اتنی نہیں جانتی کہ میں  
 شہینہ کے کل خون و درشتی سے کسکیں شراب  
 چار چکر اٹھ کر دم چکر لکھن پادشاه سے  
 چہینہ خورشید سے ایچون صحت ہمیں  
 ورنہ بار بار سر پہ بھجے بھلا کیوں تیرے  
 نقش پایا رہے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 سر کر کے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 وہ چون تھا جو بربک سایہ تیرے پر دشت ہمیں  
 ایسی ہی باتوں پر داغ جلدانی ہو جو ہم  
 بل پرین آتش داغ جلدانی ہو جو ہم  
 واوی دوزخ ہوا ہے واوی غربت ہمیں  
 کھینچے قصو بیادوں میں قصور بانہ ہے  
 کسی صورت نظر آئے کسی صورت ہمیں

داغ فراق پر شب فرقت میں شعل دھوپا پر مئے اشکون و رنگ سیاہ شب ہر دم خیال نقطہ خال صنم نہیں نہر چین میں عکس لب بار جو پڑا سوزان وہ ہوں تو کہ رنگ گیل طرح تاثیر ایچون مری افسردگی کی دیکھ بازار سر و سار احسینوں کا کر دیا رہتا ہوں فکر عارض جانان میں تارک گلشن میں تیرے حسن کی گفت و شنید ہو آئینہ میں چرخینو کو بھی رشک کس قدر ہیو یوں ہی مدتوں چرخینو کا دور گر آفتاب حشر بھی نکلے نہ زوال مار سیاہ یہ لیے بیٹھ میں اپنے تخم ببول ہے وہ محل حوادث پر ہر چین	خورشید جلوہ گر ہے ولیکن نہیں فرقت میں ہمدردیہ نمایاں سحر نہیں بیشک یہ میرے حق میں ستر و ستر نہیں ہر جس شجر کی شاخ کم از فیشکر نہیں میری رگوں میں قطرہ خون ہر شہر نہیں پتھر لگا ہے جو مجھے اوسین شہر نہیں تیرے حضور رنگ صنم میں شہر نہیں کب میری جاک جیب میں خود سحر نہیں غنچہ نہیں ہو گنگ کوئی گل بھی نہیں شب کو نہیں ہر شمس تو دن کو نہیں کچھ آج سوزنا فہم میں دور قمر نہیں اوس مہ کا دور حسن ہر دور قمر نہیں زلفونک نیچے گوش صنم میں گھر نہیں محظوظ آفتون سے خدا کا بھی گھر نہیں
---	---

کیا جانے کیسی ہوتی ہو ملک عدلی شکل یاں کوئی جز جیب حضور نقطہ نہیں	او سحر آب اپنی نورانی رکھا صحت ہمیں کب سو خندہ کالا دکھاتی ہو شب فرقت ہمیں
--	---

دھوپ نہ دے دست جا بان کیوں نہ اپنی حالت سے  
 دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کھٹ کا لگا تو میرے تیرے ساتھ ہی تیرا  
 دیکھ کر اس نے گفت کا کرتے ہوئے نہیں جو تیرے  
 غصہ سے قاصد ہو گیا کا غدا کا بناب جسے میں  
 نہایت درپن کا ہے فکر اتنی نہیں جانتی کہ میں  
 شہینہ کے کل خون و درشتی سے کسکیں شراب  
 چار چکر اٹھ کر دم چکر لکھن پادشاه سے  
 چہینہ خورشید سے ایچون صحت ہمیں  
 ورنہ بار بار سر پہ بھجے بھلا کیوں تیرے  
 نقش پایا رہے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 سر کر کے یا زمین خطنے کی ہے عادت ہمیں  
 وہ چون تھا جو بربک سایہ تیرے پر دشت ہمیں  
 ایسی ہی باتوں پر داغ جلدانی ہو جو ہم  
 بل پرین آتش داغ جلدانی ہو جو ہم  
 واوی دوزخ ہوا ہے واوی غربت ہمیں  
 کھینچے قصو بیادوں میں قصور بانہ ہے  
 کسی صورت نظر آئے کسی صورت ہمیں



[illegible]



عالم میں سے نہیں تھے پہلے پرستگار تھے  
 سابق یا سائنس ہیں ہم شیخ و ادریس ہیں  
 اسٹین دینہ گریں ہم شیخ و ادریس ہیں  
 ساقی یا سائنس ہیں ہم شیخ و ادریس ہیں  
 عالم میں سے نہیں تھے پہلے پرستگار تھے  
 سابق یا سائنس ہیں ہم شیخ و ادریس ہیں  
 اسٹین دینہ گریں ہم شیخ و ادریس ہیں  
 ساقی یا سائنس ہیں ہم شیخ و ادریس ہیں



[illegible]

چون امیر خف کرد از دای جوش جزین  
 طوق کوئی جز گریبان میری گردن نیست  
 سر قصدن سر دلیک را جو پائون پر  
 پیریه غم به با خطه دین قاتل کی گردن نیست

شعبه پرستش کند بین تو ذرات عالم بین گواه  
کس طرح خورشید ناسخ روز روشن بین

خونفشان چها یو شل چشم گریان پانوهین  
جھک گیا ہوں ضعف سوار طلب میں سقد  
ہوں دودھ و شست آباد جہانم و جہان  
ضعف میں بار قبا و ترازی دست جہان

١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣	٢٤	٢٥	٢٦	٢٧	٢٨	٢٩	٣٠	٣١	٣٢	٣٣	٣٤	٣٥	٣٦	٣٧	٣٨	٣٩	٤٠	٤١	٤٢	٤٣	٤٤	٤٥	٤٦	٤٧	٤٨	٤٩	٥٠	٥١	٥٢	٥٣	٥٤	٥٥	٥٦	٥٧	٥٨	٥٩	٦٠	٦١	٦٢	٦٣	٦٤	٦٥	٦٦	٦٧	٦٨	٦٩	٧٠	٧١	٧٢	٧٣	٧٤	٧٥	٧٦	٧٧	٧٨	٧٩	٨٠	٨١	٨٢	٨٣	٨٤	٨٥	٨٦	٨٧	٨٨	٨٩	٩٠	٩١	٩٢	٩٣	٩٤	٩٥	٩٦	٩٧	٩٨	٩٩	١٠٠
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

[illegible][illegible][illegible][illegible]



زرد چھبے زخم فرقت میں ہیں کچھ نہیں سنبھلے  
 باغ میں سب گل ہیں گل سب سے پہلے  
 زرد چھبے زخم فرقت میں ہیں کچھ نہیں سنبھلے  
 باغ میں سب گل ہیں گل سب سے پہلے  
 زرد چھبے زخم فرقت میں ہیں کچھ نہیں سنبھلے  
 باغ میں سب گل ہیں گل سب سے پہلے

۱۰۳  
 دیوان خانج صاحب

گل تو کیا رنگ حنا کو بوجھ سہ ہوتی ہیں چوم لیتے ہیں قصور میں ہم اہوت و مہدم محبت سے میکہ میں کیا کوئی تو راہی ہم ناخون کو دبے ہیر و جڑیے اللہ نے اہری کی کشت مل ہو آتش رنگ حنا تیری آنکھوں کہ شاہ گو کہ آنکھیں گہن تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب یک صبا چشم جادو پر گر پریوں کو آئیں آنکھیں شہار اہی جنوں کچھ ناتوانی کے مناسب کم کر آتش رنگ حنا کی چھلیاں جلنے لگیں ہتھکڑی ہیری کو ٹکڑی ایک جھٹکے میں کیا کشتی نے لگا یا پار پیر اساقیا	شاخ گل سے ہر کہیں نازک تھاری تھاری کیا بنائے ہیں خداوند تیری سیاری تو تیرے آج کیوں ساقی ہاری تھاری صاف سوئی کو بنائے تیرے ساری تھاری بال قفس کی طرح جھارین شراری تھاری پر کہاں سے لائیں گے ایسے چکاری تھاری کیا ہی ہو گل بھول جاتے ہیں تھاری دست پائی یا پر پھولوں تواری تھاری بیٹھنے سے دوڑنے سے اب تواری تھاری آپ نو دھو تو جو دیا کو کنارے تھاری زور ہی ہوش جنوں کو تھاری تھاری مدتوں دریا ی غم میں تھاری تھاری
---	---

کر دیا ہے قاف ایسا عشق کے آزار کی پیش ازین طیار تھو ناسخ ہمارے تھاری	روزن مجھ بجائے روزن دیوار میں حلقہ زنجیر جائے دیدہ بیدار میں غم سے اوگل زرد میں ستر قدم افکار میں	آتش فشان گھر میں اس محبوبے خیار میں فصل گل میں ہر جنوں ندان کو میرا انتظار بنگلے میں بھول گئیں دے تری فرقت میں ہم
---	---	---

دیوان خانج صاحب  
 ۱۰۳  
 دیوان خانج صاحب



دوان نسخ جلد دوم  
۱۰۲

خوش جهان ہوتا ہوں  
 کس طرح آئے باری غافل  
 آپ اپنے عیب کو اظہار نہیں ہوتا ہوں  
 جیسے بولنے دین کی آواز  
 زگرہ ہر سیر کی خوشامد  
 زینتی کے سلطان  
 میں آئے زگرہ ہر سیر  
 دین ہر سیر

دیکھو اپنے گورگور سے جو خطا کی بات تھی یا نہ  
زیلیست بھرا نندیل کیوں کیوں یا  
وہ

یوں کہ جو کہنے میں نظر آئے یا تھیں توں  
 کیوں وہ جھوٹا ہو گئی یا تھیں توں  
 کیا ہی کہ تو زمین یا نیکی اشارے کو جب  
 کر دیا یا جھوٹا رہی نہ تھیں توں  
 ہو گئے کہ کبھی خدا ہم سے تھیں توں  
 یا تھیں توں کہ تھیں توں  
 رفعت و تہمت آتے ہیں کہ تھیں توں  
 حق



[illegible]

کسی طرح نہیں ملتا و باغ گنگا میں  
 کہ جیسے کہ تین مردوں کو ناز و شکست  
 ملا ہے اچھین بار و شرع گنگا میں  
 ہر ایک صبح شگفتہ سیباغ گنگا میں  
 ہوا اسیری غم سے فراغ گنگا میں

فلک سمیخته بین ملح و اوق فلک کویا  
 ییرو چے کما قی بین زند و نکو کانپور کر کر  
 حواس گم شد و کو ڈھونڈو شد و سر غریب  
 او دمر ہاتے بین گل ادا و صفا و بین گل  
 کند موج جو مانند زلف ہر د لکش

کو نسا گھر سے جسمیں آگ نہیں  
شوق ہے وہ فریں کی باگ نہیں  
کوئی مجکو پسند راگ نہیں  
کسی دشمن سے مجکو لاگ نہیں  
زلف جاناں ہے کالا ناگ نہیں

عشق کو کس کے دل سے لاک نہیں  
مجھے بڑھیا کے کیا وہ شاہ سوار  
ساغر غیر تسلسل میں  
دوست سے اندون لگا چو ل  
بعد منڈنے کر بھی پر خیر سان

دل لگی جس سے تھی وہ پاس نہیں  
موت کے آنی کی تو پاس نہیں  
اگر سے میں تیرے آس پاس نہیں  
ایسی اسے خنجر مجھ کو پاس نہیں  
اس سوا اور اتنا پاس نہیں

خود بخود جی مراود اس نہیں  
یار کے آنی کی جو آس نہیں  
کہیا تو کہتا ہی کیوں ہوا صدق  
آب حیوان بہون بجائے شراب  
مخکو چھوڑا تو چھوڑ غیروں کو بھی

٤



از روسے اس  
 مسکد کے کاسیکد ہوتا ہے  
 دولتِ مبارک کی یاد دہانی  
 ہر تعظیم اور کھٹکھٹا  
 آپ گرائی عبادت کرتے ہیں  
 یوں مسجد کا منارہ خم ہوا  
 بت مرا ہے سائن تجس کی  
 جسے کرتا یوں میں اپنی  
 شمع سان منہ بر جو اوس  
 ڈوبی ایں جبقہ یں چلیاں

سویسین تدبیر نادان عالم حسابین  
تیر و دوفون ابروین نیکنند و نهین  
جاموشته فرقتی بین آجاگی موت  
جلوه دندان جانان سویسین ملاک







یونین نام کام ہے کام سے کچھ کام نہیں  
دوست کچھ کام نہیں دامن کچھ کام نہیں  
میں خوش ہوئے شام کو نہیں کاغذ  
کلام کہ روح رسیدہ کی طرح جو یونین

۹۶  
 یاروختی سپاس کرده پیش  
 کیون تنون لطف کنی رشتہ نہیں  
 کہ محکم نہیں ادب اور نہیں  
 گل تصور میں آئی ہو نہیں  
 شہباز فرشتہ ہو نہیں  
 میں سواری مسکے شہباز نہیں  
 کوئی اور آب کا نقیب نہیں  
 ۹۷

دیوان خجندیه  
۹۴  
مکتوب

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the previous page, discussing the importance of the 'Khat-e-Munawwar' (Illuminated Letter) and its role in the 'Khat-e-Munawwar' (Illuminated Letter) and its role in the 'Khat-e-Munawwar' (Illuminated Letter).

شب سیاہ بھڑائی میں روشنی ہو کہیں  
طریق عشق چھوڑا یا ہے تو نے غارتگر  
محافظ کسی پر کہیں کہہ بیٹھا ہو غنا  
بزرگ زر کوئی کپڑ غینا گرتی ہے  
انقباب سے تر و ابرو جو سلاخ کو گل جابجا  
اگر تم آئے غوث شیریں کو ہمیں میں حساب  
نمود ہونہ تر و خط عبرت افشان کی  
چمن میں لاتی صبا کسکی بوج آتشیم  
نظر سے تھا شہر سنگ کی طرح جزا  
تھا رو روے غلط کا صفحہ چڑھا دین  
ہزاروں بڑ گئے تیر نگاہ سے سوارخ

لہاؤں آگ میں بیٹا اُن کی کھوپڑی میں  
 ملا یہ خضر مجھے راہزن کے پر دوین  
 گھر سے دانستہ ہیں درج وہن کو پر دوین  
 نہ میرے دل غچھٹیں گویں کو پر دوین  
 تو ماہ نور سے چرخ کھن کے پر دوین  
 تو ساقہ بندہ بھی تھا کو کین کو پر دوین  
 رہو وہ جلد عذار و قن کو پر دوین  
 دیکھ ہی ہے گل یا سمن کو پر دوین  
 وہ بت ملا مجھے اک بیشکمن کو پر دوین  
 یہ مہر و ماہ پر پر دو گمن کو پر دوین  
 ہمارا جو بت ناوک فلکن کو پر دوین

خیز نہ شام غریبی کی مجھ کو تھی ناسخ  
چھپی ہوئی تھی یہ صبح وطن کی سرسبز

عوضه کچھ کام نہیں جا رہا ہے  
اب کسی سرور گل اندام سے کچھ کام نہیں  
کسی محبوب لارا م سے کچھ کام نہیں  
سقف دیوار و در و باب سے کچھ کام نہیں

مجاوأت ساقی کلفام و کچھ کھانم  
دل میں خوش آتی میں صحرایں بولیں  
ایو آرام سے ہوں و شست جنوں میں  
خانہ پر باد ہوں صحرایں بولوں کلچ

[illegible]











کیمیا رقیبوں کے درمیان جلاؤں  
 دھوئندھن یا رکھنا کھانے کا  
 عورت گدگد کاروان جلاؤں  
 فاک اور آتا ہوا ہر اک بن  
 جی میں سے ایک بوستان جلاؤں  
 ہونہ کل گشت میں ایک جلاؤں











کراوی سے نا  
 مجازاویں  
 مع دل سے  
 شش و شش  
 نان کراوی  
 کراوی سے نا  
 مجازاویں  
 مع دل سے  
 شش و شش  
 نان کراوی



5175



[illegible]



دو نون

لبریز اگر شراب نہیں آبرو نہیں  
 موچین شراب کی مین تباہراتو نہیں  
 کلگشت میں جو آج مرے ساتھ تو نہیں  
 جاری لہو کی نہر ہے یہ اسچو نہیں  
 گلبرگ میں بھی آبِ حرمِ ناخن سی نہیں  
 بر آئے جو کبھی وہ مری آرزو نہیں  
 جو خور و نہیں وہ کبھی نشتِ خوشیں  
 پیش نگاہِ جب سے وہ آئینہ رو نہیں  
 یکساں کسی کا ایسا کہ میں پشتِ رو نہیں  
 اپنے سوا کسی کو کوئی رو برو نہیں  
 کچھ شے کو گلو سے کم اپنا کلو نہیں  
 یان چاک حبیبِ صبح ہے کار و نہیں

کس گل کا منہ چین میں ہے اگر کوئی نہیں  
 یہ رنگ گل وڑا ہوا فی شوق نہیں  
 گلشن میں ہے مصحفِ رخ کی جو سیر  
 خالی شبیہِ یار سے کوئی درق نہیں  
 کلمت ہے وصفِ شستہ قراں کا کوئی  
 وہ کو منسا قلم ہے زبانِ حبیبی نہیں

[illegible]



8

سلطنت حکم و دست بقاء  
بندہ سب فاک نشین ہر ملک کہتا ہوں  
صفت مملکت از ان کی میں ہی انگین  
پڑ گیا عکس ہو بجلاک ہو صف جنگ نہیں  
تو ہی صورت سے حفظ آئینی رنگ نہیں  
رنگ لاسے دین اگر ہے تو نہیں نام کو ہو  
یاسمن میں ترس پندہ کی کہ لو رنگ نہیں  
لاکھ سیقل سے پنچوسے کا بھی او قاتل  
حم رہا ہے یہ مرد خون و قاز رنگ نہیں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کون رار این  
 راج پوریا تعین وہ  
 عون عشاق سے بیحد  
 عشق انکشت من کل  
 دھوم عالمین مچی ہے  
 ہر جا



بوجان بار و جی ادرے پیکر تری تری  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار

بوجان بار و جی ادرے پیکر تری تری  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار

پھر رہا ہے وہ صنم آٹھ پہر آنکھوں میں  
 کور ہو جائیگی وہ صنم نہ چھپاؤ نہ خورشید  
 کس سے نہ نظر میں قابل کو لڑائی کھینچ  
 نقشہ سولال ہوئی میں جو چہ پشان سیاہ  
 حلم اگر دل میں نہ ہو و کھینچ بہتر پتھر  
 او سکھو پتھر میں انھیں دیکھو ہی ہو تو میں  
 نگہ گرم سے ہو رنج نہ اس نازک کو  
 ہو جدا جسے کہ وہ سخت جگر نکھو نہ  
 اس قدر کھپ گئی ہو تیری منہ پر تلک  
 اس قدر سرسہ ہوا او سکھو نہ اکت ہو گراں  
 ہو کو پیر میں بھی ہے شوق نظر بازیکا  
 جب نہ خورشید درخشان نظر آجائیکا  
 اک نگہ کرتی ہو قتل ایک نگہ دیتی ہو جان  
 رات دن صوم مجا میں جو مر غفل شک  
 بچھنس گیا گیسو و نکو حال میں جا کر ایسا  
 کوٹ کر موتی پھر میں تری آنکھوں میں اگر  
 شکر لکین جو وہ پری خانہ دل میں بھی ہے

یان سفر دشت میں ہوا سکھو نہ آنکھوں میں  
 عارضی نور سے یان شل فر آنکھوں میں  
 ہو سیاہی و نگہ تیغ و سپر آنکھوں میں  
 آپکی ہے شفق شام و سحر آنکھوں میں  
 دھیمیلو اچھے میں حیا ہونہ اگر آنکھوں میں  
 مے گلگون ہو زیادہ ہوا اثر آنکھوں میں  
 ہو بہان تار نظر اسلئے تر آنکھوں میں  
 بہر تکیں ہو بہان نخت جگر آنکھوں میں  
 احو پر آب تو سہا تا نہیں تر آنکھوں میں  
 کہ سلائی نہ پھر می بار دگر آنکھوں میں  
 مے شب کا ہوا اثر تا بہ سحر آنکھوں میں  
 صدق ہو وینگے دین شمس و قمر آنکھوں میں  
 آپ رکھو میں فضا اور قدر آنکھوں میں  
 سچ تو ہو خواب کا کیونکر ہو گدڑ آنکھوں میں  
 پھر ہوا مرغ نگہ کا نہ گذر آنکھوں میں  
 قطرہ اشک بہان بھی میں گدڑ آنکھوں میں  
 کہ مے مردم دیدہ ہو گدڑ آنکھوں میں

بوجان بار و جی ادرے پیکر تری تری  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار

بوجان بار و جی ادرے پیکر تری تری  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار  
 جی ادرے پیکر تری تری بوجان بار







یہ پیمانے کے کو اودنر اسباب دریا میں  
برنگ خفراست آیا خواب دریا میں  
کہ گزری ساری شب پستانداریاں  
وہ تو رہا ہے عجب کجاو تاب دریا میں

پاک



عاشق زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 گور میں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی

استخوان کیا گوئی بدن میں نہیں  
 ہڈیاں بھی مرے کفن میں نہیں  
 چین عریانی کا کفن میں نہیں  
 نکست زلف یا سمن میں نہیں  
 نے الحقیقت کوئی وطن میں نہیں  
 وحشتیں اس قدر ہر میں نہیں  
 چاند اے ماہ رو گمن میں نہیں  
 غیر بو خاک پیہر میں نہیں

ہے غضب عضو عضو تیرا گداز  
 لے گیا جذب جانب سگوار  
 ہر دے شعلہ ہائے داغ خون  
 مشک کے سامنے ہو کیا کافور  
 کیا کروں شکوہ رنج غربت کا  
 ملی مڑگان تو پھر کی چشم صنم  
 رو سپہ ہو گیا ترے آگے  
 مثل یوسف ہوا ہوں ضعف و کم

ہو گیا زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 گور میں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی

موتیوں سے بھرینگے وہ ناسخ  
 غم نہیں دانت اگر وہیں میں نہیں

نور آنکھوں میں خبر غبار نہیں  
 قاصداً مجھ کو اختیار نہیں  
 کیوں حواس آج انتشار نہیں  
 مجھ کو آب خط کا انتظار نہیں  
 نرم پتھر میں بھی شرار نہیں  
 کچھ محبت پہ اختیار نہیں  
 خلوت دل میں مجھ کو بار نہیں

پاس وہ طفل نے سوار نہیں  
 اوسنے لکھا ہے اپنی ہاتھ سو خط  
 کیا ہی قاصد نے کی ہو خاطر جمع  
 آمد آمد ہے خود مسافر کی  
 ہے شرارت نشان سختی دل  
 گرچہ جبری نہیں ہوں میں لیکن  
 گو بلا قید حکم ہے لیکن

ہو گیا زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 گور میں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی

عاشق زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 گور میں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی  
 دودھ کی لہریں زلف میں کفن ہو گیا جس میں غم کی آغوش تھی



دیوانہ خج خلدوم

جان کی بات سے جان تن میں نہیں  
 ہوے ہو ایں کیوں کیوں یہوں  
 لطف اوٹھاؤں ہو ذقن میں نہیں  
 صاف یوسف کا بدن میں نہیں  
 جیسے ابرو شک میں ہو  
 شادمان دل میں ہو  
 چمن میں نہیں  
 بدلیاں

اوس دین کو وصف میں تقریر کی حاجت نہیں  
دولت تقدیر کو تدبیر کی حاجت نہیں  
محبوب بازیگاہ کافی ہو کر دین کیا خالق  
در پر لیکن سرخ خاموش ہو مانند زخم  
ہرزہ گوئی سے کہیں بہتر و خاموشی دلا  
راستی سے اس قدر و کج ادا بیگانہ ہے  
و فلک شمس مقرر کرے کیا دکھاتا ہو درق

[illegible]



[illegible]



اے ایک ہی خان کا شوہر اور دو بیویاں  
 کیسے ہو سکتی ہیں؟

دل اگر ده سر و ناله تو خسته بودی کی  
دل از درد این سر ایام با کمال زدن  
خود جزو این سر باشند هر خان عشق  
دوری عبادین مردم نکون چنان دل  
مینه خود پاک بین مردم نکون چنان دل  
منکران







یوسف بن تری ناکلی درین مقام کز کربو  
 کربلای ساقی قدوس گلگون افرازند  
 گلشن منیری ناکلی درین مقام کز کربو  
 کربلای ساقی قدوس گلگون افرازند  
 یوسف بن تری ناکلی درین مقام کز کربو  
 کربلای ساقی قدوس گلگون افرازند







دامن کی مو سے وہ نسیا پور کیا  
 خط کا کاغذ بھی نہیں لگا مجھے  
 حال سوز پھر جو مر قوم تھا  
 جانتا ہے وہ مجھے شیدا خط  
 اوس بھجو کو نے مر و جلو اس خط  
 دوست میرا میرے پاس آتا ہے آپ  
 آج نہیں ناسخ مجھے یاد اس خط  
 راہ میں ہے او دل ناسخ خط  
 یک قلم ہو جاے مجکو یاد خط  
 سب صبا نے کر دیے پر یاد خط  
 ہو چکا تحریر اسے بہرا خط  
 کھینچ دے گردن پر اسے جلا خط  
 جلد بھیج او غیبت شمشاد خط  
 بھیجتا ہے جانب صبا خط  
 لے چلا آخر مرا ہر یاد خط  
 ایک شب جو تیری محفل میں پایا بار شمع  
 رات جو دیکھا تیری خنسا آتشاک کو  
 ساق جانان ہو کوئی پھر ہمسری اس مہر  
 صبح ہوتے ہوتے ہوا نہ شمع شمع  
 کھا کے غش گر گر تیری محفل میں ہوا شمع  
 تنگی رہتی ہو دکا نشین سر بار شمع

دامن کی مو سے وہ نسیا پور کیا  
 خط کا کاغذ بھی نہیں لگا مجھے  
 حال سوز پھر جو مر قوم تھا  
 جانتا ہے وہ مجھے شیدا خط  
 اوس بھجو کو نے مر و جلو اس خط  
 دوست میرا میرے پاس آتا ہے آپ  
 آج نہیں ناسخ مجھے یاد اس خط  
 راہ میں ہے او دل ناسخ خط  
 یک قلم ہو جاے مجکو یاد خط  
 سب صبا نے کر دیے پر یاد خط  
 ہو چکا تحریر اسے بہرا خط  
 کھینچ دے گردن پر اسے جلا خط  
 جلد بھیج او غیبت شمشاد خط  
 بھیجتا ہے جانب صبا خط  
 لے چلا آخر مرا ہر یاد خط  
 ایک شب جو تیری محفل میں پایا بار شمع  
 رات جو دیکھا تیری خنسا آتشاک کو  
 ساق جانان ہو کوئی پھر ہمسری اس مہر  
 صبح ہوتے ہوتے ہوا نہ شمع شمع  
 کھا کے غش گر گر تیری محفل میں ہوا شمع  
 تنگی رہتی ہو دکا نشین سر بار شمع

دامن کی مو سے وہ نسیا پور کیا  
 خط کا کاغذ بھی نہیں لگا مجھے  
 حال سوز پھر جو مر قوم تھا  
 جانتا ہے وہ مجھے شیدا خط  
 اوس بھجو کو نے مر و جلو اس خط  
 دوست میرا میرے پاس آتا ہے آپ  
 آج نہیں ناسخ مجھے یاد اس خط  
 راہ میں ہے او دل ناسخ خط  
 یک قلم ہو جاے مجکو یاد خط  
 سب صبا نے کر دیے پر یاد خط  
 ہو چکا تحریر اسے بہرا خط  
 کھینچ دے گردن پر اسے جلا خط  
 جلد بھیج او غیبت شمشاد خط  
 بھیجتا ہے جانب صبا خط  
 لے چلا آخر مرا ہر یاد خط  
 ایک شب جو تیری محفل میں پایا بار شمع  
 رات جو دیکھا تیری خنسا آتشاک کو  
 ساق جانان ہو کوئی پھر ہمسری اس مہر  
 صبح ہوتے ہوتے ہوا نہ شمع شمع  
 کھا کے غش گر گر تیری محفل میں ہوا شمع  
 تنگی رہتی ہو دکا نشین سر بار شمع

دامن کی مو سے وہ نسیا پور کیا  
 خط کا کاغذ بھی نہیں لگا مجھے  
 حال سوز پھر جو مر قوم تھا  
 جانتا ہے وہ مجھے شیدا خط  
 اوس بھجو کو نے مر و جلو اس خط  
 دوست میرا میرے پاس آتا ہے آپ  
 آج نہیں ناسخ مجھے یاد اس خط  
 راہ میں ہے او دل ناسخ خط  
 یک قلم ہو جاے مجکو یاد خط  
 سب صبا نے کر دیے پر یاد خط  
 ہو چکا تحریر اسے بہرا خط  
 کھینچ دے گردن پر اسے جلا خط  
 جلد بھیج او غیبت شمشاد خط  
 بھیجتا ہے جانب صبا خط  
 لے چلا آخر مرا ہر یاد خط  
 ایک شب جو تیری محفل میں پایا بار شمع  
 رات جو دیکھا تیری خنسا آتشاک کو  
 ساق جانان ہو کوئی پھر ہمسری اس مہر  
 صبح ہوتے ہوتے ہوا نہ شمع شمع  
 کھا کے غش گر گر تیری محفل میں ہوا شمع  
 تنگی رہتی ہو دکا نشین سر بار شمع



[illegible]



یہ کہاد فی ہر ہفت روزہ یکبار  
 کہ یہاں ہر ہفت روزہ یکبار  
 خون فشان ہو وہ دل سد سکنہ کی کوئی  
 سبب میں دانہ بیاقوت ہو گوہر کی کوئی  
 شکر افلاس میں عیان نہ نکلی سے زینہ  
 کاہن میں غم نہ پھریا یہ ہے یاد کی کوئی  
 تہ عین میں طہر نایاب یہ ہے یاد کی کوئی  
 شکر افلاس میں عیان نہ نکلی سے زینہ

زلف بجان تری بندون سلمان عارض  
 نہیں ممکن نظر مشکین میں جو پنهان عارض  
 یوں نمایان ہے تیرے مجھ مرگان عارض  
 رقص میں یوں نظر آیاتہ دامن عارض  
 نہیں لے ماہ سرچاہ رخندان عارض  
 بے تکلف ہو گل رونقہ ضوان عارض  
 جو قصور میں چراغ شب بجران عارض  
 ذوالفقار بر دور محبوب میں قرآن عارض  
 صاف دیریا کو بنا کر گلستان عارض  
 آئینہ خانیہ میں کرتے ہیں چراغان عارض  
 مگر ایسے نہیں گھستا کوئی انسان عارض  
 کس طرح گیسو و شبنم میں پنهان عارض  
 میں مے ماہ کو خوشید و رخشان عارض

سبب غلبه این جو آنجهیں تو بخشان این  
 کس طرح خط شعاعی این من جهه میشد  
 دست گلچین این جو طبع سر کوی  
 جس طرح سر پر گریان حرمین خورشید  
 بلبله فرامه کنعان سر پر کنعان  
 یوزخران کیون خواب و شک چهره یی  
 دور بر چنده پر کانه آتش ہے مگر  
 دوزخ روز چمن بر شب معراج یوسف  
 شاخ گل عکس سر بخا قی مین سر کوی  
 و چه صبح و کاشب تاریک مین جانا ہے اگر  
 نہیں معلوم کہ دور وں کو کبھی چون آید  
 رات کو چہرہ متاب نظر آتا ہے  
 ہونچن حیران ہے کیونکر شب کیونچہ

کیون دن رات کرا کر دین میں اور صبح  
 ہو گیا ہے مرض عشق حسیدان عارضین

پیشین خون تمناے احمد کی عوا  
سمجھے و دشانوں کی خاک میں گرا کر کی عوا

دست خالی ہی ملا یہیں ساغر کی عرض  
آتش گل کی بھی بداشت نزاکت نہیں

کون سہ ساقی کو ترا دادا فریق



دیوبند خاندان محمدی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دیوانی شرح جلد دوم

۵۲  
 مشقون و سفیرین منی و کلکون  
 دنیا میں ہے جو اچھل چل سے ہو  
 بیکار کر کے دم سے کر دیا ریز کر  
 جگہ سے اپنے دوست کو دیا ریز کر  
 اغبیا سے عرض

اگر کسی غرض خیرین  
 کی خاطر حسن و کرم  
 کا سبب بن جائے  
 تو اس کی ہمت و دل  
 بڑھ جائے اور اس کی  
 دلچسپی بڑھ جائے  
 اور اس کی ہمت و دل  
 بڑھ جائے اور اس کی  
 دلچسپی بڑھ جائے

با کشفان کنه کسان مایه تیرا با احوال  
 و کرم و ناز و دار و ستودن  
 و کرم و ناز و دار و ستودن  
 و کرم و ناز و دار و ستودن



دل دریا من کی سوزش لب دریا خا من  
 شب تاریک من باطن من که چون تابان  
 ده زمین است تو مانند حور لب  
 ای مودن کی شب وصل خدارا خا من  
 لب درختین من خجی خجی من  
 کیون نه در سکه زلف عید خا من  
 چسب چسبی بر زلف عید خا من  
 مسک بویا عید خا من  
 مثل عید خا من  
 دل دریا من کی سوزش لب دریا خا من

ایک میں جان سوختہ رہتا ہوں میرا جان بھون  
چاند تار کا جو کرتا پھرتا تو فی اسے منہ  
حسن کی لطیفیت میں بھی انکے کیا صانع و  
کیون شقت سے بنا تا آئینہ فولاد کا  
سرک کفر آسمان ہو کب دین ادا کر دے  
قفر نہ جب تک نہیں اضا د باہر ایک ہیں  
کس طرح افسوس آہ آئین سے چھو کہ  
بیریاں ہی بیریاں توڑی ہیں میو ایجنون  
دو رجا گ کیوں لڑا کر کو تنہا چھو کہ

روکنا نسخہ کو نہ ایڑھ خوان ہر فردوس پر  
بندہ شیر خدا ہے جائیگا قنبر کے پاس

روایت شین معجمه

گر گئی پر مین اک مست کی ٹھوکر بیوش  
ہوش کب جلوہ دیدارین تیرین بجا  
فاہ مستی سے مین بھی ہو جلا ہوش کرنا  
او فلک نشہ جو شمت مین نہیں غش سہی

صورت نقش قدم ہی نہ کیونکر بیوش  
ہو گئے حضرت یونانی سے سمیر بیوش  
ہین اگر نشہ دولت سے تو گھر بیوش  
مختم جان مین ہو جاؤں جو دم بھر بیوش

[illegible]



کلیں ہنیں گھٹاتے سنا سے اس کے لئے کہ یہ ایک بڑا کمال ہے اور اس کی وجہ سے کہ وہ ایک بڑا کمال ہے اور اس کی وجہ سے کہ وہ ایک بڑا کمال ہے

میں تو دل دیتا ہوں کرتا ہوں وہ دلدار گزیر  
وہ حوہ بین جاقو بین تو ابر کی سیانہ کی طرح  
ہو نہیں آتش قیلم سیاکہ مر و تلو و دست  
آج اوس نو جسم کی منڈی میں یمن یمن  
سیرے اشعائین الاحول کی تاثر پر کیا  
گردانہ خط مشکین پر ترا اپنے لیے  
جذبہ کی کھینچ ہی لانا ہی اوہ کو سون ہو  
آکھیں اوس مست کی دیکھیں میں معین  
افاسٹ ہی کی طرح داغ جنون ہے پنا  
دل ہو چنیت تو کہاں ہوش خرد صبر قرار  
استحان وغیرہ نکا کرے جو لگا وہ سفاک  
لشکرِ غم نے بہت تنگ کیا ہے ہلکو  
مستری جب نہو اکوئی ترے کو چرین  
کیا شب نار جاتی کی سماقی وحشت  
یون مجھ کو لکھ کے بھاگا وہ برہین تن

کر گیا معرکے سے دشمن غدار گر نہ

五



خوش فای و جو کیا سر زنده دجوی  
 سحر خیز و خنجر تیغی قد جی به اسے یار داران  
 چرخ زنده دجوی به اسے یار داران  
 و صلی کی رات جی به اسے یار داران  
 و صلی کی رات جی به اسے یار داران  
 و صلی کی رات جی به اسے یار داران

فوج غم جیگ چلی شیشہ مولا ساقی  
 شکر ایری نے کی طبل طفر کی آواز

ولہ

ڈرد لاگو کہ نہیں کا کل دلدار دراز  
 قرۃ یار سے سہا برو و خدار دراز  
 کر دیا ہے شب فرقت کی رازی فحائل  
 کہکشان سہین کم جاوہ صراحی جنون  
 کفر کے سائے اسلام کی مقدار ہو کیا  
 کو تھی گر چہ شب و دل فرکی - ہے لیکن  
 بخت خوابیدہ بھی اوکتا گنو سوتے سو تو  
 پانوں چیلما تو ہوتی مست تیرا ہون سکین  
 راہین خاک نہ لگیا تو کسی عاشق کی  
 سینے اشکون سو جو میرا کیا صحر کو  
 بال سر سے جو لپیٹے تو مجھے یاد کی تھ  
 طاق ابرو کو تصور میں کروں تو بلند  
 پردہ اوٹھتے ہی لگا جتنے فلک پھر شہ  
 وصف کرنا ہوں تو تقریر میری جاتی ہو

ایک ساز پر ہے کوتاہ ہویا یار دراز  
 ورنہ بر چھی سے کسان ہوتی پتلا دراز  
 غش سو بستر پہ بونین صورت یار دراز  
 اسقدر کبت مری شہر کے بازار دراز  
 تیرے سچ سے ہی زائد مری زار دراز  
 ہو تری عمر شب و دل سو یار دراز  
 کیا شب بھر ہے اوی دیدہ بیدار دراز  
 ہو مرا دست طلب جانب تیار دراز  
 اسقدر آپ نہ پہنا کر میں شلو اور دراز  
 ہو گو کیا مری تلو و نکے لیو غار دراز  
 ایسی ہوتی ہے جھلا کب کوئی تیار دراز  
 اچھی مہی کو منارے میں نزار دراز  
 استے ظاہر میں نہ تھے شعلہ خنسا دراز  
 اوی صنم کیا ہے تری کا کل خمدار دراز

غصہ کا دل میں ہے سبب  
 اور خداؤں کیوں نے سارے  
 نیا زند کیا ہے کیا ہے  
 سہی عشق پاؤں میں گاہیچے  
 خفا کی رنگ دیکھ سوئی  
 شب فراق میں ہو غار خط سے  
 ایش انقلاب ہو غار خط سے  
 بیل سار سے ہو غار خط سے

اوی یار و کام غم میں نہیں بلوں بہر  
 مٹی کا پتھر کا فوری قبا فائوس بہر  
 مٹی کا پتھر کا فوری قبا فائوس بہر  
 مٹی کا پتھر کا فوری قبا فائوس بہر  
 مٹی کا پتھر کا فوری قبا فائوس بہر  
 مٹی کا پتھر کا فوری قبا فائوس بہر

ایک سبب غم مستون کیوں ہے  
 ایسی نظروں میں نہ ہے کسیں پر  
 لہو ہو جائے اگر اس کے گیس پر  
 کہ اس کے کیوں ہو تو میں جھلا  
 کہ اس کے کیوں ہو تو میں جھلا  
 کہ اس کے کیوں ہو تو میں جھلا



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



نظمی سخن کہ جو بھون باریک و باریک  
 خزان اوراق دیوانہ کی

شہرہ آسینے دیدہ تر پر ہند رکا ہوا

یچہ مژگان میں سمجھا شاخ حیا کی  
 کیون نہ کیڑے پھاڑ کر عریان بنا کر  
 ہو گیا دیوانہ تر اجسم عریان دیکھا

<p>تو ہی وہ گل ہو کہ تجھ پر فداحاں بہار          اور تو پھر تے میں بھلا کیا رتبہ دراق گل          میں ہوا عاشق جو اوس گل کا ہوا آغاز          زندہ ہو تو جاتے ہیں گھلامرودہ بکلیں          کر رہا ہوں آبیاری باغ حسن دست میں          تو نہیں جاتا چین میں گل تو پھاڑا پیریں          تیرے روی تشبیہ کے آگے چاہتا تھا فروغ          گل ہو تو پھر وہ سب غنچیں مردہ ہو تو          کیا غنچے شکر عسک کا بشر کرتے نہیں          جوش گل و سن شکر گلشن کی جدائی نہیں          لاکھ گل کیا کہ میں منتظر نافرمان تک          کیون خزان حسن میں دیکھوں خط مہربان          کیا زمین جو شفق سے ہے گلستان آسمان          دیکھئے اوس گلگون قبا جو حسن و جلال</p>	<p>اس چمن میں دور نہ ہر گل پر جو چمن بہار          مصحف رخسار اوس گل کا ہوا ایمان بہار          جوش سودا کا ہوا ہے مجھ کو ایمان بہار          آج چین میں چین میں اب حیوان بہار          دیدہ گریان میں گویا ابر باران بہار          میں گئی موج ہوا موسے پریشان بہار          کر دیا باد خزان نے گل چراخان بہار          آگے اوس گل کو نکلنے پر پیرا جان بہار          ہر زبان برگ سے ہر گل شتا خوان بہار          بلبلا آلودہ خون ہے یہ دامن بہار          باغ میں مانند جو جاری ہو قرآن بہار          اس قدر دلکش کہاں گلشن میں بیکان بہار          دیکھنا اسی باغبان تو رخصت و نشان بہار          پر نہ ہی ہر روز ہو برنگ گل گریبان بہار</p>
---	---

نظمی سخن کہ جو بھون باریک و باریک  
 خزان اوراق دیوانہ کی

یچہ مژگان میں سمجھا شاخ حیا کی  
 کیون نہ کیڑے پھاڑ کر عریان بنا کر  
 ہو گیا دیوانہ تر اجسم عریان دیکھا

اس چمن میں دور نہ ہر گل پر جو چمن بہار  
 مصحف رخسار اوس گل کا ہوا ایمان بہار  
 جوش سودا کا ہوا ہے مجھ کو ایمان بہار  
 آج چین میں چین میں اب حیوان بہار  
 دیدہ گریان میں گویا ابر باران بہار  
 میں گئی موج ہوا موسے پریشان بہار  
 کر دیا باد خزان نے گل چراخان بہار  
 آگے اوس گل کو نکلنے پر پیرا جان بہار  
 ہر زبان برگ سے ہر گل شتا خوان بہار  
 بلبلا آلودہ خون ہے یہ دامن بہار  
 باغ میں مانند جو جاری ہو قرآن بہار  
 اس قدر دلکش کہاں گلشن میں بیکان بہار  
 دیکھنا اسی باغبان تو رخصت و نشان بہار  
 پر نہ ہی ہر روز ہو برنگ گل گریبان بہار

دل سے وہ محبوب سے نام ہے شہزاد  
 اس کے جلوہ نشا ہے کین مجلس  
 اب دل میں جس طرح نہ امان ہو جاوڑ  
 اس کے جلوہ نشا ہے کین مجلس







نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک

شبهه اسینے دیدہ تر پر مندر کا جوا

پنچہ رنگان میں سمجھا شایع مر جان بکھر  
 کیون نہ کیڑے پھاڑ کر عریان بنا و فاسخ پیرو  
 ہو گیا دیوانہ تر ارجحہم عریان دیکھ کر

<p>توی وہ گل ہو کہ تجھ پر ہے فدا جان بہار              اور تو میرے میں بھلا کیا زبدا دل گل              میں ہوا عاشق جو اس گل کا ہوا آغاز              زندہ ہو تو جاتے ہیں گلدار مردہ بکھلم              کر رہا ہوں آبیاری باغ حسن دوست میں              تو نہیں جانتا چین میں گل تو پھاڑا پسین              تیرے روحو تشنہ کی آگوا یا تھا فروغ              گل ہو تو پھر وہ بے غم چین مردہ ہو تو              کیا غصہ ہے شکر حسن کا بشتر کرتے نہیں              جوش گل وں شک گلشن کی جدائی نہیں              لاکھ دگل کیا کہ میں منتظر نافرمان تک              کیون خزان حسن میں دیکھوں خط سبیل              کیا زمین جو شفق سے ہے گلستان آسمان              دیکھنے اوس گلگون قبا جو حسن جشت نا اگر</p>	<p>اس چین میں دور نہ ہر گل پر جو حسن بہار              سبھی رخصت ہوا اس گل کا ہوا ایمان بہار              جوش سودا کا ہوا ہے بھلا پیمان بہار              آج چین میں چین میں اب جیوان بہار              دیدہ گریان میں گویا ابرار بہار              میں گئی موج ہوا موہے پریشان بہار              کر دیا باد خزان نے گل چرخان بہار              آگوا اس گل کو کھنے پر تو آج بہار              ہو زبان برگ ہو ہر گل شتا خوان بہار              بلبلا آلودہ خون ہے یہ دامان بہار              باغ میں مانند جو جاری ہو قرآن بہار              اس قدر دلکش کمان گلشن میں بیکان بہار              دیکھنا اسی باغبان تو رخت و نشان بہار              چہرہ ہر روز ہو رنگ گل گریان بہار</p>
--	--

نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک

نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک

نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک

نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک

نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک

نظمی سخن سب خوشنویس با تو گلین چین  
 یونانی بر خزان اوراق دیوان مبارک







اولش ہون انکے ہوا سے مسرور  
 چشم عاشقین بر سر لعل لعل  
 ایک سالک جو ایساں توں روئے  
 توڑ دے پیکر کب ہو زین لعل  
 بار بار







کچھ شوق دل لکھا تو لگا کھنوا نامہ بر  
اوس مرحلے میں خانہ بدوشی خود رہے  
مجھ رند بد عمل کے جنازے کو لکر لگے  
اوس گل کے پاس عین مستانیں بہا

تاسخ نہ کس طرح ہو دو بالا علی کی قدر  
جس دم چڑھائے مالک تقدیر و دش پر

مین ہی سزا نہیں کچھ دوس بت لٹانی پڑ  
 کیا ہوا دوس سر و خزان کی غذا خیر سزا  
 رکھ دیادل ترے آؤ جو دوس سر کا کر  
 کیون نہ جو قدیار کہ مثل آزاد  
 آؤ جاتے تجھ دیکھوں نہ ملو غیر کو بار  
 بخر کفن مجھ کو بدلنے کی نہیں ہو حاجت  
 غش میں سوئی کی طرح صاعقہ طوگر  
 دشت غربت میں جو گمراہ تیرا پھر تاروں

گرچہ ہے نظم مگر نثر کا ہوتا ہے گمان  
یہ غزل دال و ناسخ کی پریشانی پر

آئے یارب جلد در پر نامہ بر دے مجھے مکتوب و لبر نامہ بر

۱۲



و در این کتاب که از کتب معتبره است و در آن  
کتاب که از کتب معتبره است و در آن



10.



۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

دو

پیشی سے ہو رہا ہے جو اداس کا بدن کہو  
یاں سنگ کو دکان کی سی سارا بدن کہو

دیوان خجندہ

4

عبدالعزیز عیسیٰ شمس

سارا بدن کہو

[illegible]

شعرا یا استعدادهای  
موزون و موزون  
موزون و موزون  
موزون و موزون  
موزون و موزون  
موزون و موزون  
موزون و موزون

پیری نین ہوئی ناز گم اپنے دلا سرد  
 رکھا ہو قدم کو چہ جانان میں جو ہم نے  
 کس مرتبہ باہم ہو فرا جو زمین تنہا الف  
 حیران ہوں کیوں ہا متحدہ روئے شکار  
 بنجو دیوں شبِ فرقت محبوبین اسما

پہنے وہ ہمسلم جو پیر میں نہ رو  
پہنا ہے جو تو نے پیر میں نہ رو  
غصے سے وہ گل جوالاں ہو گا  
گلگشت کو آئے گا جو وہ گل  
دل خون ہے مرا برنگ لالہ  
گو آئے خزان چین میں وہ گل

معمول - ہے پستی سرد مصلح ہو اس سرد  
جلتا ہے بدن تپے گرمی کف پاس سرد  
جب گرم ہو یا یا تپے گرمی ہو اس سرد  
کتنے تپن کہ تاثیر میں ہو تو جو حساس سرد  
معلوم نہیں آہ مری گرم ہے یا سرد

ہو جاوے سفید یاسمن زرد  
 یان ہے یرقان غم سوتن زرد  
 ہو جاوے گی ساری انجمن زرد  
 گل ہو گئے بزرگ یاسمن زرد  
 گنبد کی روش سے ہو بدن زرد  
 ہو گمانہ یہ غنچہ دین زرد

بہارِ اربعہ  
ج۱ ص ۲۸



فانوس



دو کونے ہوا چھلکے قدم بجان ہوا  
 دل کو جان سے کر دیا نہیں رہا  
 دل کو جان سے کر دیا نہیں رہا  
 دل کو جان سے کر دیا نہیں رہا

دو کونے ہوا چھلکے قدم بجان ہوا  
 دل کو جان سے کر دیا نہیں رہا  
 دل کو جان سے کر دیا نہیں رہا  
 دل کو جان سے کر دیا نہیں رہا

یہ لگائے گا مجھے شوق اگر چاہے گا  
 اپنے گھر کی تو بننا شوق سو دیوار پسند

یہ لگائے گا مجھے شوق اگر چاہے گا  
 اپنے گھر کی تو بننا شوق سو دیوار پسند

۵۸

۵۸

میرے ہاتھوں سے گریبان کو کیے تار پسند  
 مثل شیریں وہ شکر جو ہے دشوار پسند  
 دمدم آگنی کے دیکھو سے ثابت ہے  
 کیا دکانون سے چلے سنگ ترازو چھپر  
 جھانک کر کے چھوچھو ہوں ڈار میں نے  
 دل لگایا جو کہیں نام خدا تو نے بھی  
 کہتے ہیں ہوتی ہے بات اوٹھی پر نرا دلی  
 غیر کے دل سے مراد دل پر اگر خوب تو کیا  
 جب ہے عاشق ہوں تیار ہری دور و عشق  
 کر دیا تو نے ستم گار تہ حال ایسا  
 کوئی دیکھے نہ مجھے میں نہ کسی کو دیکھوں  
 جس سپاہی تو تیرا بروی خیم دیکھو  
 یہی گھر رنج سے خالی نظر آیا جھکو  
 چہن آئینا نہیں کوچہ چہانان کو سوا

میرے ہاتھوں سے گریبان کو کیے تار پسند  
 مثل شیریں وہ شکر جو ہے دشوار پسند  
 دمدم آگنی کے دیکھو سے ثابت ہے  
 کیا دکانون سے چلے سنگ ترازو چھپر  
 جھانک کر کے چھوچھو ہوں ڈار میں نے  
 دل لگایا جو کہیں نام خدا تو نے بھی  
 کہتے ہیں ہوتی ہے بات اوٹھی پر نرا دلی  
 غیر کے دل سے مراد دل پر اگر خوب تو کیا  
 جب ہے عاشق ہوں تیار ہری دور و عشق  
 کر دیا تو نے ستم گار تہ حال ایسا  
 کوئی دیکھے نہ مجھے میں نہ کسی کو دیکھوں  
 جس سپاہی تو تیرا بروی خیم دیکھو  
 یہی گھر رنج سے خالی نظر آیا جھکو  
 چہن آئینا نہیں کوچہ چہانان کو سوا

یہ لگائے گا مجھے شوق اگر چاہے گا  
 اپنے گھر کی تو بننا شوق سو دیوار پسند

یہ لگائے گا مجھے شوق اگر چاہے گا  
 اپنے گھر کی تو بننا شوق سو دیوار پسند



[illegible]

ز نیست بجز سوگی نه یان چشم خیال ناپسند  
با نمین جانا یی جب بند قبا کھو و دل  
دوستستان ہو گوی یمن کو چه ہاوی تھو  
نہند آئیگی کہ سوت آئیگی سحر بار میں  
بار بار گلشن میں سنتو ہی مری گلستان کو  
باب تویہ تو کھلا تو ہی جاؤں میں  
مردی جی او ٹھے تری ٹھو کہ سوزندو مگر  
قیس سن لیتا ہمارے برینہ پانی کا دل

کجای بود از دست ایسا که اگر جان  
 نه علامت بود از دست ایسا که اگر جان  
 کجای بود از دست ایسا که اگر جان  
 نه علامت بود از دست ایسا که اگر جان



[illegible]



قسم ہمارے دہریہ جین سفید  
سیاہی کی لاج ہو شمع کو  
مین انھیں فرقتیں تاکہ  
میں انھیں کہیں سفید

<p> شمرخ دیکھا جو خوشی و مری جو کیکھی  سادگی میں جو فراہ نہیں رنگینی میں  شوخ ہے رنگ شہزادہ تر و سینے کا  ابروں پر لال اور فرہ پر عجب </p>	<p> ہو گیا غم سے رخ و شبنم بوی سرفید  او غم دیکھ لہو رخ ہوا و شیر سرفید  صاف آتی ہے نظر سونو کی زنجیر سرفید  رخ آتی میں گمان نظر اور تیر سرفید </p>
--	---

خون سفید ایسا ہوا بنا عر زمان کا نام  
کیچر قتل ہوا انکو تو ہو شمشیر سفید

مثل منسیرین بدن یار پیر خضال سفید  
 ہو گیا پرچوین ہو گئی آنخشب ہجر  
 کیا فقط اشکوں کو آنکھوں کی سیاہی  
 ساری بازار کو سو اہی مری یوسف پر  
 میری سختوں نورانی کی سیاہی کی  
 چاندنی گرد قدم چاند ہر اک نقش قدم  
 اگیا یاد سیہ خانہ وطن کا محکو  
 نہیں ممکن کہ سیل نمودار وارون کا  
 حسن کو چاہیے انداز واداناز و نک  
 و مہین یا قوت ہو تاثیر لب جان سے  
 آئین یاد جو روئی نہیں لیلی آنکھیں

مستی است عشق و کمال  
که با بسند این عالم  
لا غنای از بسند این عالم  
مضمون در کتاب گوئی یافتنی  
پس از آنکه از کتاب گوئی یافتنی  
چون این که مستغیر است  
و به نظر او رسید



جلد اول  
مقبول ہوا  
دعا  
مرد

وہ  
تو جس کہ کہیں گزرا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد

تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد

کروں گے سیراب ہو قاصد  
ہو سستہ کا عذاب ہو قاصد  
ہو جبرانی کا خواب ہو قاصد

تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد

خطِ ناسخ کا لاجواب شباب  
ہو دعا ستیاب اسے قاصد

تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد

آیا نہیں پھر کے آہ قاصد  
اتنا ہے کبھی جو ہوش مجھ کو  
مکتوب صنم دکھائے مجھ کو  
ہوں دست نگر ادسی کا ہر دم  
اوس ماہ کا لیکے خط کر مجھ کو  
قاصد قاصد میں کر رہا ہوں  
ان روزوں جو اس کس طرح آئیں  
جلد آیا نہیں میں مرچا امتعا  
لکھے ہیں مرے نصیب میں رنج  
طے راہ کو جلد تو کیا کر  
اجباب سے اضطراب کہنا  
میرے تن خشک کا نمونہ

تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد

تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد

تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد  
تو جان سے ہوں نہ اترتا  
قاصد



۱۲







[illegible]

کہ رہا ہو اندھون میری طرح بہر کلعذار  
 میرے رخصون کو اگر نالو تجھے منظر میں  
 بھر ساقی میں بطری ہو گئی جھلک کباب  
 تو تیار اپنی آنکھوں میں غبارِ رفتگان  
 چاہیے حقیقش اوس مہر کی چوٹی کو کیو  
 نقشہ کافی ہو صورتِ میرے جسم زار کا  
 بھر رہا ہو گویا ہی ظالم تیری خاطرِ عیار  
 پای و مخبون کی قسم ہو تجھ کو ای و دستِ جنون  
 چلتی ہو اوس بت کی فرقت میں لا بہار  
 دیکھ کر ظرفِ وضو یاد آتی ہیں ظرفِ شراب  
 ہو گیا مانند پنجرہ ماری چاکون کو دلا  
 چین ابرو کی نہیں برداشت تو قال مجھ

عطر اس کے نقش کو گل کا آب و عطر کھینچ  
ایست خونریز اپنے سپهرین کوتاہ کھینچ  
جاو قفل ای صراحی آہ کش بار کھینچ  
پنچہ فرغان سو پای ماندگانو خا سر کھینچ  
چرخ گردون پر آب و خوشیدرتین کھینچ  
بس یومین تصویرین ہوی میان تار کھینچ  
شوق سواب میرے اپنی چچ میں دیوار کھینچ  
چھوڑ کر میرا گریبان دامن لہار کھینچ  
باغ میں تو بھی دم آتش فشان و چار کھینچ  
جلد مسجد تو مجھے ای خانہ شمار کھینچ  
تو بھی شادی کی طرح اب کیسو خود تار کھینچ  
غم نہیں تلوار مجھ پر دن میں سو سوار کھینچ

وصل پر معشوق کا مخرج عشق کو لیے

چھوڑ ساقِ عرشِ ناسخ ساعدِ لیلِ کھلیخ

کرنا کمین نہ ساتھ قیون کر جان کج  
ہم شپکو کلبہ اخرا ان میں رہ گئے  
ہوں بقیہ راوی غربت میں اس قدر

گر جائیگی بدن ہو اسجی میری جان کو چ  
یوسف کو لیکے کہ یہ گیا کاروان کو چ  
اک آن پر مقام تو ہو ایک آن کو چ

[illegible][illegible]

۱۵  
 دیوان خانج جلد دوم  
 دولت کوین و پاسبان  
 بوی که از کتی به نور شد  
 آفتاب یاری مگر  
 بوی که از کتی به نور شد

چاہیے کہ فیض میں بھی رہتی ہے  
دیکھ لو کہ اسے غافل نہ فیض  
پڑی گردن کی بدل کر فیض  
پان کی شہید ہوا ہے

[illegible]

۵۵



و در این کتاب که در این کتاب است

ترے کالونپہ واری چاند سورج  
 بنیں ہیں احمد و حیدر کہ حق نے  
 ہوا ہی شوق و رعبت جو یہ روشن  
 تم ایسے دونوں بھائی ہو کہ دوزات  
 تم ایسے نورِ خالق ہو کہ تم سے  
 نبوت کا جو احمد آسمان ہے  
 نہیں آئینہ میں روئے عرقداک  
 قصور میں جو ہے وہ روی نور  
 تری نوبت ہو ساری سیم و زر کی  
 رواقِ چرخ سے کرتی ہیں دوزات



[illegible]



[illegible]

بلکہ وہ خود افسانہ نگار ہوں  
 اور تیرے خیال کے لیے  
 کات ڈالے گا کہ

دیوان شمس جلد دوم

دیوان خانم جلوه

ساغر میں بے  
زاد کو شہین کرب سے  
کیوں نہ چلنے کے یاقوت میں  
چربی آبروان کے مسلسل  
پوش سودا کی بے حلقہ  
میر کی بستی جو بے  
اجارہ میاں جو

[illegible]



جو غضب تاریکی شب بیکے جبر  
 انغیثات اسے روئے تابان انغیثات  
 جبرین تاکے پریشانی خاطر  
 انغیثات اسے ایک کافہ جگہ  
 جبرین تاکے پریشانی خاطر  
 انغیثات اسے ایک کافہ جگہ  
 جبرین تاکے پریشانی خاطر  
 انغیثات اسے ایک کافہ جگہ

کیا بھری رہتی ہے دھام شراب پہنے گرتی اگر وہ جالی کی گو وہ رعنا غزال ہے لیکن تیری ہی فکر رہتی ہوں ات دیکھ کر ایک بار پیٹ اوسکا جی میں ہے رکھے سر میں سو جان زینست بھری شراب ی ساقی عکس ابرو و چشم جانان سے ہیضہ دشمن کو کوس رحلت ہو آپ کی ناف مشک ناف ہے	خم کے مانند ہے ہمارا پیٹ کر کے ہر علاقہ کو ستارا پیٹ نرم ہے مثل شیر سارا پیٹ جیتے جی تو نے مجھ کو مارا پیٹ کہہ رہا ہوں دکھا دو بار پیٹ تکیہ تحمل کا ہے تمہارا پیٹ نہ بھرا ایک دن ہمارا پیٹ ہو گیا صاف چاند تارا پیٹ جلد ہو پھول کر فقار پیٹ اور کافور کا ہے سارا پیٹ
--	---

ضمور خورشید ہوا و ناسخ  
 کرنے دیتا نہیں نظر اریٹ

### رویت شای مثلثہ

ہر جدائی دشمن جان انغیثات تنگ نامہ دو کو چورون سی ہو نہیں تاجا اعدا کی گیدڑ جھپکیان	انغیثات اسے وصل جانان انغیثات انغیثات ایسا شہ مردان انغیثات انغیثات اسے شیر نیردان انغیثات
---	--

خواب میں بھی آتے وہ مسلمان انغیثات  
 انغیثات اسے راز خواران ہوتی  
 خلق میرے جان کی خواہش انغیثات  
 انغیثات اسے خالق جان میں  
 وادی تقدیر غیب ہوں میں  
 انغیثات اسے چشم گریان انغیثات  
 انغیثات اسے وحی قرآن انغیثات  
 ہرگز میں دوزخ ہوا مجھ کو جہان  
 انغیثات اسے باغ رضوان انغیثات  
 انغیثات اسے شکر  
 وہ نہیں پیش نظرین دیدہ بیتا حبش  
 وہ نہیں سب سے سیدہ مریسیا حبش  
 وہ نہیں ترکان ترکان کا یار  
 وہ نہیں مکتب نہیں اس کا یار  
 وہ نہیں مکتب نہیں اس کا یار  
 وہ نہیں مکتب نہیں اس کا یار

باجرین سے بادہ لگانے کا پیدنا حبش  
 مگر زایدین ترکان کا یار  
 مگر زایدین ترکان کا یار  
 مگر زایدین ترکان کا یار  
 مگر زایدین ترکان کا یار  
 مگر زایدین ترکان کا یار  
 مگر زایدین ترکان کا یار  
 مگر زایدین ترکان کا یار



[illegible]

شب کیجئے کس طرح ہو حاصل ہو کیونکر  
استاد کو کہ پڑمرد نہوجاؤ کوئی ہون  
سرکاشبنا ریکین داغوشی جو پھایا  
ہین سر و صنوبر جو جلیں جو پین نا جگر  
یوتری تصور سے مری قبر بھی روشن  
کیا پردیسی بانہ نکل آیا ہو و خورشید

روپہ تہائی فوقانی

عثمان تری یادین ہر سیم بہشت  
 غلمان حویران بین تصویرین بشیار  
 جاتی ہو راہ راست کو تم چھوڑ کر کدھر  
 جاکر سموم ناز دل ہو کر و نہیں خشک  
 فرقت میں مجھ کو دوزخ غربت قبول ہے  
 بنت العنب ہو تو تو غلمان میں مینچے  
 ای حویرا و نہیں تری دروازہ کسی کمان  
 آتا تر احوال ہو گیا جو اب خط  
 دنیا میں لاکھ سہی سے پایا نہ ایک باغ  
 تیری گلی کی راہ چلا ہوں کئی قدم

کمال قدر صاف سے ٹھکانا پٹ  
 صاف آئینہ سے سار ا پٹ  
 کر رہا ہے ٹھکانے سے نظر آ پٹ  
 دیکھو یہاں سے نظر آ پٹ  
 منظر آ پٹ  
 شیشہ سے فے کو پنا مارا پٹ  
 کیا



۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

لب کہا اتش فرقت ہو جلا یا تو نے  
 خار تیرے پیش گل تقدیر عبت  
 دونوں عالم میں اگر ایک نہیں شعبہ باز  
 نہیں آتا ہر نور شید مر و گھر میں آئے  
 کچھ شکایت نہیں عشقِ کمر ناز کی  
 او وجودِ حیرتی راوی ازل کے معرکہ  
 سرخ پوشاک پہن کر وہ سہی قہو گیا  
 زلف کو چھو کے پڑا ہر جو بلا میں بادل  
 کچھ تر و تیغِ بھائی نہیں تقصیرِ گل  
 غیر کا منہ نہ کر کہ لوہو ترے او ظالم  
 نالہ کش مثل جبریں کیوں ہو عبت انجمن

جلوہ رخسار جانان شوکل آتی ہر مصوب  
کیا شب وصل غم کی چاندنی آتی ہر یاد  
وصل کی شب صبح ہو تو ہی بندھا شکوہ نگار  
وصل کی شب بخت بد اپنا دکھا تاں کوں

[illegible]







درینا یاب ہو سکتا ہو آکسو ہو نہیں سکتا  
 اگر حاصل مقام طاق ابرو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گنتا کبھی وحشت سے آہو ہو نہیں سکتا  
 بلال عید ہو سکتا ہو ابرو ہو نہیں سکتا  
 گمراہ آہ تجھ خوشک آکسو ہو نہیں سکتا  
 کہ برگ شاخ گلین گل سے خوشبو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گھر گ بھی قویہ بازو ہو نہیں سکتا  
 سیاہ داغ حشر گرم پہلو ہو نہیں سکتا  
 جدا پہلو سودم بعد درد پہلو ہو نہیں سکتا  
 قیام رنگ گل تاہستی ہو نہیں سکتا

درینا یاب ہو سکتا ہو آکسو ہو نہیں سکتا  
 اگر حاصل مقام طاق ابرو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گنتا کبھی وحشت سے آہو ہو نہیں سکتا  
 بلال عید ہو سکتا ہو ابرو ہو نہیں سکتا  
 گمراہ آہ تجھ خوشک آکسو ہو نہیں سکتا  
 کہ برگ شاخ گلین گل سے خوشبو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گھر گ بھی قویہ بازو ہو نہیں سکتا  
 سیاہ داغ حشر گرم پہلو ہو نہیں سکتا  
 جدا پہلو سودم بعد درد پہلو ہو نہیں سکتا  
 قیام رنگ گل تاہستی ہو نہیں سکتا

درینا یاب ہو سکتا ہو آکسو ہو نہیں سکتا  
 اگر حاصل مقام طاق ابرو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گنتا کبھی وحشت سے آہو ہو نہیں سکتا  
 بلال عید ہو سکتا ہو ابرو ہو نہیں سکتا  
 گمراہ آہ تجھ خوشک آکسو ہو نہیں سکتا  
 کہ برگ شاخ گلین گل سے خوشبو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گھر گ بھی قویہ بازو ہو نہیں سکتا  
 سیاہ داغ حشر گرم پہلو ہو نہیں سکتا  
 جدا پہلو سودم بعد درد پہلو ہو نہیں سکتا  
 قیام رنگ گل تاہستی ہو نہیں سکتا

درینا یاب ہو سکتا ہو آکسو ہو نہیں سکتا  
 اگر حاصل مقام طاق ابرو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گنتا کبھی وحشت سے آہو ہو نہیں سکتا  
 بلال عید ہو سکتا ہو ابرو ہو نہیں سکتا  
 گمراہ آہ تجھ خوشک آکسو ہو نہیں سکتا  
 کہ برگ شاخ گلین گل سے خوشبو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گھر گ بھی قویہ بازو ہو نہیں سکتا  
 سیاہ داغ حشر گرم پہلو ہو نہیں سکتا  
 جدا پہلو سودم بعد درد پہلو ہو نہیں سکتا  
 قیام رنگ گل تاہستی ہو نہیں سکتا

مری آکھون تو کیا نسبت کر قہر نہ کیا  
 بنا گو سجدہ گاہ اہل ایمان طاق کجی کا  
 گرائی کو کچھ کیا درویش محو اگر دلا گے  
 کہاں آیا ہ کاں تو تو گو پیدا کیا لیکن  
 ہو ساری بدن کا کر دیا پو خشک فرحت  
 کر کیا استغاضہ و سکو ہنقا و لارم  
 نرا کشت شاخ گل میں ہو کہاں میں گلا ہو  
 ہوا اس آتش کو پر کا و سو فرقت کی جائیں  
 ہوا وہیلو نشین ہو کر گیا پہلو تھی سے  
 ہوا جو خود نما اس باغ میں جلدی افتاب

رویف بای سوحدہ

سا قیادی مجھے شتاب شراب  
 عجبہ میں آگ ہو گیا پانی  
 میں قلوب او سکے نور سو روشن  
 ہے مزا و ارضیش آخر عمر  
 ہے مرا جام زندگی بسر نہ

درینا یاب ہو سکتا ہو آکسو ہو نہیں سکتا  
 اگر حاصل مقام طاق ابرو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گنتا کبھی وحشت سے آہو ہو نہیں سکتا  
 بلال عید ہو سکتا ہو ابرو ہو نہیں سکتا  
 گمراہ آہ تجھ خوشک آکسو ہو نہیں سکتا  
 کہ برگ شاخ گلین گل سے خوشبو ہو نہیں سکتا  
 کوئی گھر گ بھی قویہ بازو ہو نہیں سکتا  
 سیاہ داغ حشر گرم پہلو ہو نہیں سکتا  
 جدا پہلو سودم بعد درد پہلو ہو نہیں سکتا  
 قیام رنگ گل تاہستی ہو نہیں سکتا







چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار  
 چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار  
 چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار

چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار  
 چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار

چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار  
 چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار

بهو گیا ہو ایک ساغمرہ تمھارا صبح کا بهو گیا ہو صبح کا نقطہ ستارا صبح کا غیر خورشید قیامت کب ہو تارا صبح کا حشر پر موقوف رکھتا ہوں لڑا صبح کا بولے ہوتا ہو مفید آشکارا صبح کا ہو سکے باہر فتنہ سو کب ہو یا صبح کا عود پیری میں کیا ہے فطرا صبح کا	شب و شب فرقت نہ تم ای جان کی ہو صبح یہ غزل وہ ہے کہ فقط صبح میں ہو صبح دور ہو صبح شب فرقت شب فرقت راز زندگی کرتی ہو کوئی شب فرقت راز وصل کا نظرات اٹھا کر ہو چلا جیتا ہوں لاک ایسی شب تار جاتی ہو کس ہو گئی آخر شب فرقت میں ساری زندگی
--	--

نو کے تیغ آفتاب آئے ہمارے قتل کو  
 ظلم نامہ صبح ہو گیا ہے آشکارا صبح کا

سیری آنکھوں کی طرح ہو گئی غویا گھٹا دو دواہ دل سوزان ہو دھواں گھٹا بن گئی ہو شب فرقت کی شب تار گھٹا آج مانند فلک ہو گئی ہو سوخا گھٹا شاد ہو جاتے ہیں کیا دیکھ کے سوخا گھٹا باقی ہے جب طرف خانہ خوار گھٹا نظر آتے ہیں تری گیسوی خوار گھٹا بیٹھ گئی رات مگڑوں نہیں زہرا گھٹا	رات آتی تری فرقت میں جو ای گھٹا چاہیو باہنی کو بدلے ہو شرر با گھٹا جای شبنم یہ ہے اشک مری حال گھٹا ہجر میں بجلی کی تندہ رکھاتی ہو مجھے جانب رحمت حق و عیان ہو بند و گھٹا بیوش مستو گویا جاتے ہیں دی مستقبل ای پر پردہ ہر ترے کان کی بجلی بجلی روی روشن ہو ہی ہو گئی گوزلف راز
---	--

چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار  
 چو بیاورد این جور دیوانه را  
 بن گویا چو ز سار سار



کجی ہنسی کی علامت ہے جو ہنسی سے پہلے ہوتا ہے  
 جس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی  
 کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت  
 کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں  
 اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو  
 ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی  
 علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت  
 کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں

پیش ازین کہ جو میں بھی تھا ایک چور اس کا  
 مثل ضحاک و سکر شاونین ہو چھوڑا اس کا  
 سنگ پاڑی یا سر سرنینے توڑا اس کا  
 چاہی سیری دو امین ہر چھوڑا اس کا  
 اشد دیکھی ہو سواری اور کور اس کا  
 انگھین میں بھنور کا چور ارضین چور اس کا  
 زہر کا چھلا لایا ہوا ایک چھوڑا اس کا  
 رخش رستم کی طرح قاتل ہو چھوڑا اس کا

ہر بجایہ دونوں زلفوں کو مقام برو کو پس  
 غیر کو ہر مضحکہ محکوم جو ہر سوداوی زلف  
 دیکھ کر جوئی کو اٹھری تاک جوئل کھائی  
 اوس پری کو گیسو کو عشق میں سارہو  
 زلف کا سودا جو پوچھل کی یون کا تیار  
 یا پس کے گالوں پر چارون کی چارون تیار  
 ہو گیا رنجور تیری زلف پیان دیکھ کر  
 کیا کوئی مودی پتیرے سا تو آکر ششسوا

بولو وہ مل لگی میری دل کو اپنی زلف میں  
 خوش ہوا غلامی نسخ بھینچو لاہری چھوڑا اس کا

بولو وہ مل لگی میری دل کو اپنی زلف میں  
 خوش ہوا غلامی نسخ بھینچو لاہری چھوڑا اس کا

کیا غضب تنے کیا میری نکو لیم کر دیا  
 سامنے جب آگیا دینار و درہم کر دیا  
 بار بار اس گنجے کو تنے پر ہم کر دیا  
 اوس پر پرو کو بدن کو جان آدم کر دیا  
 آئینہ کو تو سکندر رجام کو جہم کر دیا  
 گردن مینا کے کو شرم فرم کر دیا  
 خیز کو رستم کیا مسک کو حاتم کر دیا

ملو مستی بے تہ و انتون کا بہت کم کر دیا  
 کیا سنہری او سکی رنگت ہو کر سونا کر دیا  
 کوئی کیا جانو کھلائی کھیلے ہو کسی تم  
 زلیست و نظارہ یار بیکدم ٹکڑے نہیں  
 بار بار اوس میکش خود میں نو میری ساخو  
 گردن ساقی کو آگے بار بار مصلحت میں  
 جی پرستو اپنے ساقی کے تصرف دیکھنا

کجی ہنسی کی علامت ہے جو ہنسی سے پہلے ہوتا ہے  
 جس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی  
 کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت  
 کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں  
 اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو  
 ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی  
 علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت  
 کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں

دیوانہ خانہ جلد دوم

کجی ہنسی کی علامت ہے جو ہنسی سے پہلے ہوتا ہے  
 جس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی  
 کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت  
 کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں  
 اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو  
 ہنسی کی علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی  
 علامت کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت  
 کہتے ہیں اور اس کو ہنسی کی علامت کہتے ہیں



جس طرح باغین بارش پر پور چلن میں  
 دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائیگی تجھ پر اگر  
 فرج کرے گا اگر تم مستعد ہو جاؤ گے  
 تو لگائیں گے جو قاتل سرنہ دنیا دار  
 تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بدشروائی ہوئی  
 رات دن غافل بد فتنوی کیا کر نیکیاں  
 موتی کا ہار کر دے گا پسینا آپ کا  
 ہو پور میں ترک ہوا ہیکو اگر اس فلسفی  
 گری رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار

نظر آتا نہیں کچھ ہو گئی ہے کو رکھنا  
 پر یہ چپ رہتی نہیں بڑی خنجر و گھٹا  
 رض کرتے ہیں اگر دیکھتے ہیں مور گھٹا  
 جس قدر بھوک بڑھی اور مرار و گھٹا  
 ہو گئی بادہ گلگون سے شراب و گھٹا  
 نہ بھگو دی ترے سکھیاں کا سو گھٹا

رفتمے رفتہ وہ سہی بالا بلا ہو جائے گا  
 گور اگر اجسم نازک سا نولا ہو جائیگا  
 جو مرا جزو بدن ہو وہ گلا ہو جائے گا  
 تیزی شمشیر نگہ کو پرتلا ہو جائے گا  
 گرگ دیکھے گا تو کتا باؤلا ہو جائے گا  
 کیا برا ہے امین کچھ تیرا بھلا ہو جائیگا  
 یہ معطر موتیوں کا پرتلا ہو جائے گا  
 ثابت اپنے عالم دل میں خلا ہو جائیگا  
 دھوپ کی شدت سے آہو کا تلا ہو جائیگا

عالم بالا بھی تجھ پر مبتلا ہو جائے گا  
 دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائیگی تجھ پر اگر  
 فرج کرے گا اگر تم مستعد ہو جاؤ گے  
 تو لگائیں گے جو قاتل سرنہ دنیا دار  
 تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بدشروائی ہوئی  
 رات دن غافل بد فتنوی کیا کر نیکیاں  
 موتی کا ہار کر دے گا پسینا آپ کا  
 ہو پور میں ترک ہوا ہیکو اگر اس فلسفی  
 گری رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار

جس طرح باغین بارش پر پور چلن میں  
 دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائیگی تجھ پر اگر  
 فرج کرے گا اگر تم مستعد ہو جاؤ گے  
 تو لگائیں گے جو قاتل سرنہ دنیا دار  
 تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بدشروائی ہوئی  
 رات دن غافل بد فتنوی کیا کر نیکیاں  
 موتی کا ہار کر دے گا پسینا آپ کا  
 ہو پور میں ترک ہوا ہیکو اگر اس فلسفی  
 گری رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار

نظر آتا نہیں کچھ ہو گئی ہے کو رکھنا  
 پر یہ چپ رہتی نہیں بڑی خنجر و گھٹا  
 رض کرتے ہیں اگر دیکھتے ہیں مور گھٹا  
 جس قدر بھوک بڑھی اور مرار و گھٹا  
 ہو گئی بادہ گلگون سے شراب و گھٹا  
 نہ بھگو دی ترے سکھیاں کا سو گھٹا

رفتمے رفتہ وہ سہی بالا بلا ہو جائے گا  
 گور اگر اجسم نازک سا نولا ہو جائیگا  
 جو مرا جزو بدن ہو وہ گلا ہو جائے گا  
 تیزی شمشیر نگہ کو پرتلا ہو جائے گا  
 گرگ دیکھے گا تو کتا باؤلا ہو جائے گا  
 کیا برا ہے امین کچھ تیرا بھلا ہو جائیگا  
 یہ معطر موتیوں کا پرتلا ہو جائے گا  
 ثابت اپنے عالم دل میں خلا ہو جائیگا  
 دھوپ کی شدت سے آہو کا تلا ہو جائیگا

عالم بالا بھی تجھ پر مبتلا ہو جائے گا  
 دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائیگی تجھ پر اگر  
 فرج کرے گا اگر تم مستعد ہو جاؤ گے  
 تو لگائیں گے جو قاتل سرنہ دنیا دار  
 تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بدشروائی ہوئی  
 رات دن غافل بد فتنوی کیا کر نیکیاں  
 موتی کا ہار کر دے گا پسینا آپ کا  
 ہو پور میں ترک ہوا ہیکو اگر اس فلسفی  
 گری رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار

جس طرح باغین بارش پر پور چلن میں  
 دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائیگی تجھ پر اگر  
 فرج کرے گا اگر تم مستعد ہو جاؤ گے  
 تو لگائیں گے جو قاتل سرنہ دنیا دار  
 تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بدشروائی ہوئی  
 رات دن غافل بد فتنوی کیا کر نیکیاں  
 موتی کا ہار کر دے گا پسینا آپ کا  
 ہو پور میں ترک ہوا ہیکو اگر اس فلسفی  
 گری رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار



[illegible]

مجمع فرقت فی دکن یارو پسا راشنام کا

چو گریبان آسے پدید دیار  
 تیس دن کھنڈا برسمند از آسایان  
 چو گریبان آسے پدید دیار  
 تیس دن کھنڈا برسمند از آسایان  
 چو گریبان آسے پدید دیار  
 تیس دن کھنڈا برسمند از آسایان



دیده بسیار و ثابت بین کابل بودیم  
زندگی که بی خبری دوستان بسند بودیم  
چندی چون کوچه مشایخ بودیم  
سید دوست داشتند که در میان ما بودند  
و ترسیب داشتند که در میان ما بودند

زادرا



ایک دن وہ چاند کا ٹکڑا ہوا جو پیرا ہوا  
 حسن میں ہونے کی خاطر تین دنوں میں  
 دماغ میں ہی نظر میں نہ آتا تھا  
 یہ تو عجیب صبح میں نہ لگا رہا تھا  
 اور پوری رات وہ صاف اور تازہ نظر  
 مل رہا تھا جس کی وجہ سے وہ تازہ نظر  
 رہا لیکن میں ہر وقت غار میں ملتا رہا

فائدہ زنجیر سے ہونا ہوگی  
 تانوائی سے ہونا ہوگی  
 لکیر کے ساتھ ہونا ہوگی  
 کھانسی سے ہونا ہوگی  
 کھانسی سے ہونا ہوگی

انسان کو انسان سے کتنا نہیں اچھا	جس سینے میں کینا ہو وہ سینا نہیں اچھا
گر می میں نکلے ہو تمک جاتی ہیں گلیاں	کیون عطر سے ایجان پسینا نہیں اچھا
جو نقش ترانہ پر پروا ہو دل پر	پے نام تو اچھا پے نگینا نہیں اچھا
انکھیں تو دلاتے ہو مگر دل نہیں ملتا	ساغر تو بہت خوب پر مینا نہیں اچھا
کیا اگلا مینا اچھی ہو جاویں اچھی سہل	شوال سے خالی کا مینا نہیں اچھا
انکھیں ہی بلا لاتی ہیں انسان پر کٹر	انہی ہی بیان اچھی ہیں مینا نہیں اچھا
خون جگر اچھا کہ ہمیشہ ہے میسر	ساقی نے گل رنگ کا پینا نہیں اچھا
رخسار طلائی نے نکالا ہر عبت خط	سونا ہے سو گند اور یہ مینا نہیں اچھا
آواز یہ آتی ہے لب آب بقا سے	مرزا ہی بیان خوب پر جینا نہیں اچھا
پہونچا ہوا کوئی اوج حقیقت کو کب اس	واعظ ترے منبر کا یہ زینا نہیں اچھا
ہو سیر ہو منظور دلا بحر جہان کی	جز کشتی درویش سفینا نہیں اچھا

دی لب سانی کو نسبت ہو چکی  
 رشک کو دنیا میں غائب اب جو رہے  
 پانی پانی رشک دلاں ابر باران ہو گیا  
 آسمان اسے آہ تاروں کے بعد مر گیا  
 ایسے چمک رہے غول بیابان ہو گیا  
 میرے سر دیکھو غول بیابان ہو گیا  
 کھنڈر آشفتمند خاطر میں بیابان ہو گیا  
 کھنڈر آشفتمند خاطر میں بیابان ہو گیا  
 کھنڈر آشفتمند خاطر میں بیابان ہو گیا

ہو بند بھلا کیا ترے ہونے کو کہ ناسخ	کچھ مدفن کا سونا ہو گیا
لکھ نہیں اچھا کہ مینا نہیں اچھا	استخوان ہر ایک ہونا ہو گیا
	عظم ترے آنے سے دونا ہو گیا
	اگے تھا تیغ اب ہونا ہو گیا
	گھر مرا فرقت میں سونا ہو گیا
	قبر اگر کی بنی مردے کو کیا
	اگے تھی امید وصل اب بیم ہجر
	ہر جو عاشق تیری ابرو پر ہلال

ایک دن وہ چاند کا ٹکڑا ہوا جو پیرا ہوا  
 حسن میں ہونے کی خاطر تین دنوں میں  
 دماغ میں ہی نظر میں نہ آتا تھا  
 یہ تو عجیب صبح میں نہ لگا رہا تھا  
 اور پوری رات وہ صاف اور تازہ نظر  
 مل رہا تھا جس کی وجہ سے وہ تازہ نظر  
 رہا لیکن میں ہر وقت غار میں ملتا رہا



روزنامه

واعظا حبيب تيراجونديب هوگيا  
جلوه فرمايام پرده ماه جن شب هوگيا  
وصف جو موزون کيو اسڪي سنه ورندي  
هو کتا بونين مک کيائين بوگر کيو زير هم

الغسان







بہشت جہنم کو خوش بیان پیدا ہوا  
ترج مولانا غلام غفران خلیف

سید عابد علیہ السلام کو خوش بیان پیدا ہوا  
سید عابد علیہ السلام کو خوش بیان پیدا ہوا

سید عابد علیہ السلام کو خوش بیان پیدا ہوا  
سید عابد علیہ السلام کو خوش بیان پیدا ہوا

ترے لیے تراحم و تہ تیغ آفتاب  
یا مکنیک تیری ساقی بن آرام جہنم

تیرا عدد و نشانہ ہو تیر شہاب کا  
سایہ سے توجہ اب رسالت کا

**نامح کتب خلاف کے منسوخ ہو گئے**  
انجا جا بجایا ہے درس خدا کی کتاب کا

آج دنیا میں نام افسوس جان پیدا ہوا  
روز میلاد علی کتب تھے جہنم و طیر  
دیکھا کہ حیدر کی سطوت کتنی تھی بنت ہد  
میں محبوب الہی کے امانتیں سال  
پیشتر کعبہ ہی تھا قبلہ بھی تہجک کر دیا  
کین محمد سے وہ تقریریں کہ عیسیٰ دیکھا  
طائر صدرہ بھی جس پر تھا بزرگ ناخستہ  
ہر وجود مرقضیٰ سوز نیست موجودات کی  
ساری عالم کو حلاوت زندگانی کی ملی  
جو علی کی بات پر بیشک ہر قرآن حدیث  
سب سوا اول ہر وجود مصطفیٰ و مرقضیٰ  
کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرقضیٰ  
ماقت غیبی پکارا جب علی پیدا ہوا

یعنی ابن عم شاہ مرسلان پیدا ہوا  
صاحب خاتم سلیمان مان پیدا ہوا  
کیا پسر پیدا ہوا شیریں مان پیدا ہوا  
بادشاہ ملک دین صاحب قرآن پیدا ہوا  
ای حرم تجدد میں جو فخر مرسلان پیدا ہوا  
پہلو کی ماورسو جبے و خوش بیان پیدا ہوا  
گلشن عالم میں وہ سرور و ان پیدا ہوا  
پیکر کو نین میں مانند جان پیدا ہوا  
جبکہ و شیریں بان شیریں مان پیدا ہوا  
یہ خدا و مصطفیٰ کا ہم زبان پیدا ہوا  
پیشتر کعبہ سے سنگ آستان پیدا ہوا  
عرش اعظم بھی برای سائبان پیدا ہوا  
آج یہ اللہ کا ستر نشان پیدا ہوا

سیر سامان خدا ہے یا امیر المومنین  
تو جی قاسم و خیانت کا تو ہی قاسم  
تو گل بچار غنیمت گو جو گیا ہے خار کا  
وخل ترے لکھ لکھا تو اب کی منتظار کا  
میں عابد علیہ السلام کو خوش بیان پیدا ہوا  
میں عابد علیہ السلام کو خوش بیان پیدا ہوا

۳۳  
۱۲  
۱۲

دو مرتبہ آج ہوا شرف و تہ تیغ آفتاب  
یا مکنیک تیری ساقی بن آرام جہنم  
تیرا عدد و نشانہ ہو تیر شہاب کا  
سایہ سے توجہ اب رسالت کا  
نامح کتب خلاف کے منسوخ ہو گئے  
انجا جا بجایا ہے درس خدا کی کتاب کا  
آج دنیا میں نام افسوس جان پیدا ہوا  
روز میلاد علی کتب تھے جہنم و طیر  
دیکھا کہ حیدر کی سطوت کتنی تھی بنت ہد  
میں محبوب الہی کے امانتیں سال  
پیشتر کعبہ ہی تھا قبلہ بھی تہجک کر دیا  
کین محمد سے وہ تقریریں کہ عیسیٰ دیکھا  
طائر صدرہ بھی جس پر تھا بزرگ ناخستہ  
ہر وجود مرقضیٰ سوز نیست موجودات کی  
ساری عالم کو حلاوت زندگانی کی ملی  
جو علی کی بات پر بیشک ہر قرآن حدیث  
سب سوا اول ہر وجود مصطفیٰ و مرقضیٰ  
کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرقضیٰ  
ماقت غیبی پکارا جب علی پیدا ہوا



[illegible]

دوڑی میں اطفال سو کہنے کو ناسخ طفل اشک

شہرہ آفتاب اپنے جتنوں کا کو بکھو ہو جاسے گا

مولد ی آج اوس شہ عالی جناب کا

جوگیا رحمان لیسہ ولایت آباد کا

[illegible]



منہم ہون طاق کسر کے تہیہ کی گئی ہے  
 جلوہ ہو جب مندر تہیہ کی گئی ہے  
 منہم ہون طاق کسر کے تہیہ کی گئی ہے  
 جلوہ ہو جب مندر تہیہ کی گئی ہے

ایسا اعلان ہون کا کل چچا کا عیش میں	ہر استخوان شانہ کا دندانہ ہو گیا
میں میل سر مد ساعد و بازو جو کچھ	ہاتھ اپنا تیرے گیسو کا شانہ ہو گیا
زندہ ہمارے ہونے کو کا شانہ ہو گیا	دشت جنوں تمام جلو خانہ ہو گیا

نامح تمام جس تناخ سو پاک ہے  
 وہ شمع ہو گیا تو یہ پروانہ ہو گیا

خاشن فکر سے نادان قبول پیش ہو گیا	مفسدہ کچھ بھی نہیں مصلحت اندیش ہو گیا
جانلی ہو کوئی موجود بچانے والا	رہ ہے کیا تو سچ کیا تیرے کیش ہو گیا
کر سیکانہ خدا بھی جسے غافل آسان	امر دشوار وہ ایسا تجھ پریش ہو گیا
قوت نادان دلا اور خدا دانہ ہے	ہو یہ تھوڑا بھی بہت کر کم پیش ہو گیا
ہو دلا منت جراح و تدابیر عبت	مرہم رحمت دوست ہو یہ پیش ہو گیا
سپر خط خدا تجھ کو بچائے گی دلا	غم نہیں تیرے جھاری بت کیش ہو گیا
عید قربان ہو کر چاروں کو پہل قربان	بزر ہو کیا ناقہ ہو کیا کاڈ ہو کیا پیش ہو گیا
بھول تلخی بھی اگر یاد نہیں شیرینی	نوش کا شکر نہیں تو گلہ نش ہو گیا

آج مولد ہے جناب احمد مختار کا	خار زار دہر میں آغا لم ہو اگلزار کا
کستہ نظر ہو جو یزیدین حجرات بنیات	منکر و نکو حوصلہ باقی نہیں انکار کا
ختم کر دی کیوں درفش گادیانی کو علم	نقش صدر در صد جو ہو اسکو علم ہوا کا

۲۱  
 دہانہ نامح تمام

میں موزیکو علی حکم حضرت سے ابھی  
 کیا حکم میں جسکو میان سے تھوڑا کا  
 لکھنؤ پر شہادت ہوئے لکھنؤ کا  
 سید ابوالحسن یوسفی سال چہرہ سلطنت  
 آں داد و لاؤ شہنشاہ زمان قائم رہا  
 بادشاہ میرا ہے دایم صبح و شام  
 دایم شہنشاہ زمان قائم رہا  
 بادشاہ میرا ہے دایم صبح و شام  
 دایم شہنشاہ زمان قائم رہا

۲۱  
 دہانہ نامح تمام  
 دایم شہنشاہ زمان قائم رہا  
 بادشاہ میرا ہے دایم صبح و شام  
 دایم شہنشاہ زمان قائم رہا  
 بادشاہ میرا ہے دایم صبح و شام  
 دایم شہنشاہ زمان قائم رہا



[illegible]

دولہ	
گھر اپنا حادوثوں سے جو برباد ہو گیا سوداگی ہو کر کہیں گئے زمان میں	انبوہ غم سے ملک دل آباد ہو گیا دل تو ہر ایک قید سے آزاد ہو گیا

[illegible]



بنا جو نام نہ ہو اسکو کہے بغیش نہ ہو  
 بجز جو اچھوڑے اسے ایت چلا نالائک  
 فغا بکار کی جگہ بعد زینبات حبیب  
 ہے عبت یہ نفل نام نفی اور شبات کا

ولہ کہ کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا  
 کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا  
 کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا  
 کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا

مشتوقی میں ہے عاشق اللہ محمد		بندہ سے علی پر سے خریدار خدا کا
محشر میں کہے گا یہی نامح کرچا لو		یا احمد وحید رمون گنہگار خدا کا
تیری زلفوں کا زمانہ بتلا ہو جائیگا	دیکھ لینا بال بال او سکال ہو جائیگا	
تو وہ خورشید قیامت ہی کہ تیری ساؤ	گور اگر اور اچاند کا منہ سا نولا ہو جائیگا	
حسن و حشت خیر ایسا ہی تو کیسے آدمی	ای پری ہر جن بھی گنتا باؤ لا ہو جائیگا	
آدمی کیا تو ہی ایسا گل کہ بلبل کی طرح	عشق کا ہر جانور کو جو صلا ہو جائیگا	
کوئی میری چاک پر این جو کر دیگا فو	پنچہ و حشت کو دم بھر مشغول ہو جائیگا	
طاف کسری میں نزل آگیا ہی ایک بار	ترتیب کسری میں کبھی نزل لا ہو جائیگا	
ولہ		
کیا گذرا وہ کوہ بان تنگ سی ہوبات کا	کھل گیا سی سیرستان ہر نفل کا	
باغ میں سنکر شگفتہ غنچہ گل کی صدا	یاد آیا جھکواؤ گل لطف تیری بات کا	
رو تو روئے ہم ذرا تر پے غم بالا زمین	کہتے ہیں سب قہر تھا یار زینہ ہبات کا	
فرقت محبوب میں اندھیرا اندھیر ہے	دن شب تاریک ہے چھوڑنا علم بات کا	
گاہ رو تا ہوں کبھی ہستا ہوں پر حال	کوئی بھی ہو گا نہ دینا میری اوقات کا	
بڑیاں میری سگ جانان کو پہونچا دو گئی	بعد روں ہی ہی لازم چھوڑنا سوغات کا	

کھل گیا بدست کار عاشقان تیری گئی  
 ہر سانس آگے چاک سیر میں ہر دستا ہو گیا  
 اندھیرا اندھیر ہے چھوڑنا علم بات کا  
 کوئی بھی ہو گا نہ دینا میری اوقات کا  
 بعد روں ہی ہی لازم چھوڑنا سوغات کا

ولہ کہ کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا  
 کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا  
 کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا  
 کہیں نہ کہے جوش سودا ہو گیا



و چون کسی زیاده را  
در صندوق حساب  
می نمودن که بیش  
از صندوق بود  
لازم بود که  
در هر یک از این

شیر کا پنجہ برائے موی میر شانه ہوا  
باغ میں ہر گل پر نگِ سبز و بیگانه ہوا  
سہیشہ سے کا وین لبر زیر پانہ ہوا  
دستِ جانان میں مرا کتب پروانہ ہوا  
تھا جو افسون چشمِ جادو کا وہ ضابطہ ہوا  
اندون کا شانہ میر اصف بٹخانہ ہوا  
ہجر میں ہر قطرہ سے سمجھ کا دانہ ہوا





نورین ساقی تو خجانی زمین اک بریا ہے خوش  
 شہدیت سے میں غلط آتا ہے نقشہ صورت  
 چو میں کیا بیکشتی ناک کس طرح کسود کی طرح  
 زینہ دل کے اندر کیا کھنکھائی انگور کا

نورین غلام دل روشن جو جا را توڑا  
 غل زشتیوں نے کیا عیش کا تارا توڑا  
 میری گردن کی بھی زنجیر توڑا  
 ترپ نے اپنے گلے کا جو اوتا را توڑا  
 دیکھ تو نے اگر کشتی میں شکیبے کے کوئی  
 منسوب تو نے نہیں شکیبے کے کوئی  
 جس طرح نے یونین روزہ بار کھون  
 شہدیت سے میں غلط آتا ہے نقشہ صورت  
 چو میں کیا بیکشتی ناک کس طرح کسود کی طرح  
 زینہ دل کے اندر کیا کھنکھائی انگور کا

کب سے ناسخ کی جستجو مجھے  
 آج وہ خانان خسراب ملا

تیری پر تو نے کیا گنگا کو دریا نور کا	جس نے دیکھا لکھ کو سمجھا وہ شعلہ طور کا
توڑتا ہے محبت شیشہ سے انگور کا	توڑنا لازم ہے مجھ کو زخم کے انگور کا
اوس پر یرو کے کف پامین ہو عالم نور کا	سنگ پاکی واسطے منگو آئین پتھر طور کا
جس نے دیکھا شجوعرایں وہی کنو گنگا	خواب آذر نے بنایا ہے صنم بلور کا
کشتی سے فرق ساقی میں نہ ہو گئی بنا	جوش و خم میں نہیں طوفان ہی نور کا
فقر کے عالم میں بھی اپنی دہی ہو عوگی	بہر کرد یہ چاہیے کاسہ سے فقور کا
حسن بھی کیا چیز ہے زاید ذرا انصاف کر	اپنے بندوں کو خدا دیتا ہی لالچ حور کا
ہو گی طے راہ عدم کیونکر کہ مجھ کو نصیب	اوس کے منصفہ تک ہاتھ لیجا ناسفر دور کا
پہلے کر لیتا ہوں گل اپنے سینہ کی شمع	تب کہیں مضمون باتا ہوں شب بچور کا
دیکھ او شیریں در اہم عاشقوں کی خجور	اپنے سر کو کون سمجھا ہی سرشا پور کا
موزیوں پر قہر یارب لطف سے خالی ہو	کیا فرادیتا ہی لٹنا خاتہ زنبور کا
جلوہ فرا ہو یونین شایک بھی ہر جوش	اپنے گھر میں ہم گائین کوئی تھپور کا
سوزش اپنے داغ میں بھی ہی رنگ آفتاب	چاہیے جراح مرہم صبح کے کافور کا
باغ میں جوئے کشتی منظور ہوا وس کو	دائے انگور شیشہ ہوئے انگور کا
غیر حق آئی نہیں ہرگز زبان پر کوئی بات	ہو یہی اس داغ فانی میں نشان منصور کا

جس طرح نے یونین روزہ بار کھون  
 شہدیت سے میں غلط آتا ہے نقشہ صورت  
 چو میں کیا بیکشتی ناک کس طرح کسود کی طرح  
 زینہ دل کے اندر کیا کھنکھائی انگور کا  
 نورین غلام دل روشن جو جا را توڑا  
 غل زشتیوں نے کیا عیش کا تارا توڑا  
 میری گردن کی بھی زنجیر توڑا  
 ترپ نے اپنے گلے کا جو اوتا را توڑا  
 دیکھ تو نے اگر کشتی میں شکیبے کے کوئی  
 منسوب تو نے نہیں شکیبے کے کوئی  
 جس طرح نے یونین روزہ بار کھون  
 شہدیت سے میں غلط آتا ہے نقشہ صورت  
 چو میں کیا بیکشتی ناک کس طرح کسود کی طرح  
 زینہ دل کے اندر کیا کھنکھائی انگور کا

دیوان ناسخ جلیقم  
 ۲۷

کون ذلک معجز میں خریدار تمام  
 کیا ہی عاصی و فلک جس نے کویت پائی  
 دم میں مانند جباب اسے نقار اوتوا  
 پہنوں زنجیر میں آت عاشق دیوانہ فرج  
 تری گردن کا یہ کرتا ہے اشار اوتوا  
 کیا حسد ہے اگر کتب نظر آیا پھر پور  
 ساغر ہا کا گردن سے کتا ہے اشار اوتوا  
 بجز ساقی میں کچھ گون مینا ہے قنقل  
 آتش سے کاسے ہر ایک شرار اوتوا  
 نورین غلام دل روشن جو جا را توڑا  
 غل زشتیوں نے کیا عیش کا تارا توڑا  
 میری گردن کی بھی زنجیر توڑا  
 ترپ نے اپنے گلے کا جو اوتا را توڑا  
 دیکھ تو نے اگر کشتی میں شکیبے کے کوئی  
 منسوب تو نے نہیں شکیبے کے کوئی  
 جس طرح نے یونین روزہ بار کھون  
 شہدیت سے میں غلط آتا ہے نقشہ صورت  
 چو میں کیا بیکشتی ناک کس طرح کسود کی طرح  
 زینہ دل کے اندر کیا کھنکھائی انگور کا

نورین غلام دل روشن جو جا را توڑا  
 غل زشتیوں نے کیا عیش کا تارا توڑا  
 میری گردن کی بھی زنجیر توڑا  
 ترپ نے اپنے گلے کا جو اوتا را توڑا  
 دیکھ تو نے اگر کشتی میں شکیبے کے کوئی  
 منسوب تو نے نہیں شکیبے کے کوئی  
 جس طرح نے یونین روزہ بار کھون  
 شہدیت سے میں غلط آتا ہے نقشہ صورت  
 چو میں کیا بیکشتی ناک کس طرح کسود کی طرح  
 زینہ دل کے اندر کیا کھنکھائی انگور کا







سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

پھول مارا جو کسی نے تو میں تپھر سمجھا  
آج آتے ہی جو بیٹھ بھر تو تپھر سمجھا  
ور اپنے دل بیتاب کو دم بھر سمجھا  
ہو گیا چاک جو سینہ میں ترادر سمجھا  
تج کو خورشید فلک کو میں برابر سمجھا  
شیشہ سے کو شب بھر میں تپھر سمجھا  
عمر بھر وصل میں گذری ہو میں تم بھر سمجھا  
پنپہ شیشہ سے کو میں گل تر سمجھا  
وادی عشق میں گمراہ کو رہ بھر سمجھا  
خج کو میں پہنے ہوئے خلعت پر ز سمجھا  
بوش مستی میں خم سے کو میں تر سمجھا  
طا تر روح روان کو میں سمندر سمجھا  
شائہ زلف معتبر کو میں عنبر سمجھا  
چو شیون فوجی مری خاک کو شکر سمجھا

چہرہ تن آبلہ پاہوں آتش گل سوسل  
 کھیا ہی دم باز ہے وہ دشمن جان ہوا لم  
 ہنسکے بولا کہ جو کچھ کام اچھی آتا ہوں  
 رات دن ہر مرد کا شانہ و زمین تو تقیم  
 لال جوڑا جوہن برسات میں تو نہ ہینا  
 دل مرا ٹوٹ گیا یا دجو آیا ساقی  
 کوئی عاشق کے برا نہیں دنیا میں حسیں  
 فضل گل پر نہیں موقوف مری بارہی  
 دل سے جس راہ لگایا میں وہی راہ چلا  
 پڑ گیا عکس زر گل جو تن عریان پر  
 کیا ترقی ہو دلا سپر معان کی دولت  
 سوزش داغ جہاں کم ہوئی گھبراؤنگا  
 موج غنبر تر ہو ہر بال کو کہتا ہوں نہم  
 جان شیریں جو گئی یاد لب شیریں میں

ز نیست بحر شوق خط یار در باغ دل

جب تلک نزع میں آما میں کہو سرسجھا

توجو آیا باغ وقف پایمالی ہو گیا ہر محل تر صورت گلہا می قالی ہو گیا



سب سے پہلے اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے  
 اگر اس کی حالت خراب ہے تو اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے  
 اگر اس کی حالت خراب ہے تو اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے

پہلے اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے  
 اگر اس کی حالت خراب ہے تو اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے  
 اگر اس کی حالت خراب ہے تو اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے

پھر وہی ہے زور و محنت پھر وہی جوش خون  
 فصل گل آتے ہی کیا نیک سحر توانا ہو گیا

کیا کروں گا پلنگ سونے کا  
 کیوں نہ چھیکا ہو رنگ سونے کا  
 بر میں لے لے کے تنگ سونے کا  
 وقت ہے خانہ جنگ سونے کا  
 باندھوں ناقہ میں لگ سونے کا  
 کیا نکالا ہے دھنگ سونے کا  
 کبھی دیکھیں نہ رنگ سونے کا  
 کیا ہو ہوزن سنگ سونے کا  
 ہو گیا ہے خدنگ سونے کا

ہے مکان گور تنگ سونے کا  
 جو تک تجھ میں ہے کہاں زمین  
 یاد آتا ہے ہجر میں وہ مزا  
 وصل کی رات ہے نہ چاہیے جنگ  
 میری لیل کو یاں اگر لے آئے  
 تم چھپر کھٹ میں ہم جنازے پر  
 محو تیری سنہری رنگت کے  
 ہر گراں زر کے سامنے ہر سبک  
 ہجر میں ہر شعاع شمس مجھے

خواب میں شاید آئے وہ ناسخ  
 قصہ کرے درنگ سونے کا

پروہ چشم ارغوانی ہو گیا  
 اشک آب زندگانی ہو گیا  
 بادہ گل رنگ پانی ہو گیا  
 تھا جو فانی دم میں فانی ہو گیا

جب سے شغل خون فشانی ہو گیا  
 روے ہم یاد لب جان بخش میں  
 ہجر میں میرنگ کیفیت سے بزم  
 ہم جو باقی تھے سو باقی رہ گئے

وہ  
 پہلے اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے  
 اگر اس کی حالت خراب ہے تو اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے  
 اگر اس کی حالت خراب ہے تو اس کو دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہے

دیوان ناسخ جلد دوم  
 ۲۳  
 شغل خورشید چلے دلاں آہو نیچا  
 دھوپ سے لال دھوپ کو چو نیچا  
 رشت سے کب دھوپ کو چو نیچا  
 کتھیا اب تو کب دھوپ کو چو نیچا  
 آنے آئے جو پیر کیا دھوپ کو چو نیچا  
 شاید او سکا غیب سے دھوپ کو چو نیچا  
 شغل خون خط میں ہے دھوپ کو چو نیچا

وہ  
 جہنم باغ کو قتل کے برابر ہو گیا  
 شغل کا آب زوال آہو نیچا  
 جہنم باغ کو قتل کے برابر ہو گیا  
 شغل کا آب زوال آہو نیچا  
 جہنم باغ کو قتل کے برابر ہو گیا  
 شغل کا آب زوال آہو نیچا



[illegible]

اور کیا ہو  
جس سے منہ  
بجائے اس کی  
تاری اور ہے  
منظر آئے گی  
اور گریا ہو  
نیکو رہے گی

بن گیا کیا بد بھلا  
آپ بڑوں صاف قارون کا  
شکستے گلبدن چھوٹا  
رشتہ

۲۸۰  
 کہ تین دیوانگی جسکو وہ پیر فرزندانی  
 ہو گیا بہلول دیوانہ تو دانا ہو گیا  
 خانہ دل کا تو اسقدر اسقدر  
 صاحب کونین دین زنجیر  
 کیا کون سوئے دل میں تھے کرتا ہوں یاد  
 بس زبان میں ذکر ایک دانا یاد  
 تو وہ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



اسے جان سے بچا کر اسے بچا کر اسے بچا کر  
 اسے جان سے بچا کر اسے بچا کر اسے بچا کر  
 اسے جان سے بچا کر اسے بچا کر اسے بچا کر  
 اسے جان سے بچا کر اسے بچا کر اسے بچا کر

دولہ

لکھو کیا حال میں دیوانہ پانی ناوانی کا  
 اگر غم سے سر پہ ابرو کی وہ چھوٹا نشانی کا  
 بنے گلارہ کا دل پر تو نور شید عارضی کا  
 گریبان سے بلال اوسکی قبائے آسانی کا  
 شفق کو دیکھ کر ہم نشہ میں بھیجیہ اوساتی کا  
 فلک سے شکستہ خالی شراب دھوانی کا

دیوانہ ناوانی جلد ۲۲

کیا کوئی جاندار اس قاتل سے جان بچا کر  
 کت گیا تیغ نگہ سے قافیہ چورنگ کا

اپنی خلوت میں بھی وہ نگاہ کبھی ہوا نہیں  
 خوف ہے چشم خیال ناسخ بے ننگ کا

مجھے رکاب میں اوتھسوار لیتا جا  
 بلا میں پڑنے کو کچھ اختیار لیتا جا  
 خزان میں ساتھ نسیم بہار لیتا جا  
 ہمارے دوش سے صیاد بار لیتا جا  
 پیالی متصل اسے بادہ خوار لیتا جا  
 براے بادہ کو شر خوار لیتا جا  
 مرے چین سے کچھ لے گلخوار لیتا جا

اوڑا کے ساتھ یہ مشت خوار لیتا جا  
 جلا عدم سے ہر جزو بول اوٹھی تقدیر  
 شکستہ غنچہ امید باغ کراچی گل  
 ہوا آج تو سر شوریدہ زینت قراک  
 صراحی کستی ہے مجھ سے کہ تم ہم یہ دور  
 دلا نہیں یہ خرابات جاکے کیفیت  
 جگر کے ٹکڑے میں گل لالہ بول داغ

دولہ

کہتے ہیں جسے عشق ہی ایمان ہمارا  
 پانوں میں او بھٹتا ہے گریبان ہمارا  
 بالائے ہوادار سلیمان ہمارا  
 مثل دہن تنگ ہے زندان ہمارا  
 دروازہ افتادہ ہے دربان ہمارا  
 تھکونہ میں آتا ہے کبھی دھیان ہمارا

وہ روئے کتابی تو ہی قرآن ہمارا  
 ہاتھوں کی شکایت ہر ہین شست چھون  
 ہر صبح دکھاتا ہی ہمیں جلوہ پری کا  
 ہین مرد مہم دیدہ کی دانستو کی طرح بند  
 ہم خانہ خرابوں سے مل گیا کوئی اگر  
 رہتا ہے ہمیں دھیان ہمارا ہی ہمیشہ

بہت جلدی میں یاد آئے کہ خوشامد سے  
 سب کو مجھ میں پڑیوں کی خوشامد سے  
 بہت جلدی میں یاد آئے کہ خوشامد سے  
 سب کو مجھ میں پڑیوں کی خوشامد سے







کہ چوب با رستہ می شود تا زمین سے آج  
 وہ آفتاب نہ بھی سائے جہاں بان کو  
 ہوا نہ سر سے زلفین حار آفتاب جہاں  
 پوشیدہ رہتی ہیں راز زمین سے آج  
 جو یاد نہ کہ ہوتا زمین سے آج  
 عجب ہو یاد نہ کہ عجب شتاب جہاں  
 مثال پہنچے قاضی کہ عجب شتاب جہاں  
 مثال پہنچے ہی کیا ہو گیا آفتاب جہاں  
 طے سے تری کی کوئی نہ لگا کر کیا جہاں  
 عشق سے ہو رہے تری کی کوئی نہ لگا کر کیا جہاں  
 جس سے تری کی کوئی نہ لگا کر کیا جہاں  
 زینت مجھ زمین سے آج

نذر و پھر نہین فاقون تو یہ چہ نذر اپنا  
 جانتا ہے مے دیر انیکو وہ گھر اپنا  
 طائر روح ہے گردان کبوتر اپنا  
 چاندنی ہے شب کتاب میں ہنسر اپنا  
 چمنے وحشت میں اور چھالایو یہ ہنر اپنا  
 ہر ستار اتری پاپوش کا اختر اپنا  
 مثل زاب کیسی دامن نہوا تر اپنا  
 کہ وطن جاتوں تو پاؤں نہ کیسی گھر اپنا  
 چھپ گیا تیرگی بخت سو جہ ہر اپنا  
 پھینک مائیں ہم اگرستی میں غراپنا  
 جھڑ بھی رستے نہین ہم کبھی شہر اپنا

گھر میں ہر چیز میں اور ہر وقت میں گھرا ہوا

چو آبِ حیات سے کب شعرِ انتخاب جدا  
 بدن کو جان تو کرتا ہے اضطراب جدا  
 یہ وہ ہے صبحِ نہو جس کو آفتاب جدا  
 اگر نہ ہاتھ سے ہو ساغرِ شراب جدا

مثال پہنچے ہیں کیا ہوگا  
 طے سے تری یک کون سے کیا ہوگا  
 سخن سے ہو سب تری زلف کی بو سے کیا ہوگا  
 کہ زبیت بفریبین ہو تو سے مشکنا طبع  
 کہ سب خوب ہی دیوان نوسا و شمع  
 کے انھ سے ہوگی نہ پیرتا بچھا

بخت میرا سب کیا نغمہ گلچین کا  
 دیکھ جب ہاں سے پھول سخن کا  
 گل نسا کا فلک رہا ہو  
 گل مری چشم کا قبت بین کا



و ان کتابا کے اگر کتنے کشتی کے  
 میری کشتی میں اور کتنے کشتی کے  
 میری کشتی میں اور کتنے کشتی کے  
 میری کشتی میں اور کتنے کشتی کے

<p>سجھو اسے جنوں ایسے گوارا ہو گئی          شیشہ سے توٹی ہیں کتنی محفل میں          تیرے سر پہ چھوٹے سب ابر کا سایہ رام          قطع ہو گا بند اور ابدہ بخوار و بخت          گشت خاطر میں دی اس غنچہ دل کو بک          ایک کو ناکل یلگا رہی کو زیر زمین          اس قدر کا فریتوں کا مینے رفتار کیا          میری زخم و نگو اگر ٹانگے لگا دیں مجھے          کیا عجب سایہ چھتے کا اگر معدوم          تیرے ہی مجھے نہیں وہ چھینتا اتنی لے</p>	<p>شکوہ تلوون کو نہیں باندھا سچا رکا          تو نے دل توڑا ہے کیا ساقی کسی تیرا          میرے سر پہ ہو پو میں سایہ شرقی ہو          بے صدا ہو جائیگا گندہ تری و ستار کا          گل کو تو نے بس طرح بوسہ ستار کا          سایہ ہے آج آسمان پر کو تری یوا کا          طور سے آنا نظر میں رشتہ زنا رکا          پہلے لا براج تو زایا کی تلوار کا          دیکھ لو سایہ کہاں ہو میری چمن رکا          جانتا ہے یہ سہ کو تو نگاہ لب سے رکا</p>
---	---

دھند اک مطرب لیسر کو لکھتے ہیں اس طرح  
 آج حکم ہے یہ گمان منتظر موسیقار کا

<p>سوائے تیج نہیں کوئی بہر بان اپنا          اویسی گلی کو جہازہ ہواہ وان اپنا          زمین سے ہر کمین چپت آسمان اپنا          ہواے باغ میں رہتا ہوا شیان اپنا          بلند بام فلک سے ہواستان اپنا</p>	<p>تھناے ابر و خمدار ہے بیان اپنا          یہ شوق بعد فنا ہے کہ فوجا نہت غیر          ہوا میں جہان ہو جدا اندون جان اپنا          اسیر ہم چو شخص میں ہیں تیج ہماری عرض          رنگ پتھر خورشید نقش پا ہے ترا</p>
--	---

۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰



سیدنا فرس سینک کیون زخم زانی  
 ان را بوسه بیکدول بوسه بیکدول  
 بون بوسه بیکدول بوسه بیکدول  
 بون بوسه بیکدول بوسه بیکدول

دانه مشبهه فان و ساسو الواس  
 نالک گودنه ساسو الواس  
 شوق بین الی ساسو الواس  
 کن ایجان کرد و حد و فایده  
 کن ایجان کرد و حد و فایده

کردون اعمار سے میں طائر مضمون پیدا  
 سرود کی طرح خزانے کیا موزون پیدا  
 کاسہ سر کی طرح بخت بھی وارزون پیدا  
 پرودہ قاف میں نہ ان ہو تو کون پیدا  
 پار سے ہوتی نہیں گیسو وین چون پیدا

ہون وہ معجز کہ اگر مضیہ غولاد بھی ہو  
 آج کل سے میں نواسنج نہیں یا تو قمری  
 سر نوشت تاپنی یا ولش برانل ہو کہ جو  
 ای پری میر سے قصور کی نہیں تنگ جو  
 نہ ہار و دل بیتاب کو تلفون و نکال

کر لیا بریون کو سنجیہ سنا کر اشعار  
 شش شمس نہیں کب صاحب لفظون پیدا

کر لیا بریون کو سنجیہ سنا کر اشعار  
 شش شمس نہیں کب صاحب لفظون پیدا

تلو ایسے کم کاٹ نہیں میری زبان کا  
 کپڑے ستر ریحی کرتے میں کتان کا  
 گل کیا کوئی کاٹنا نہ ملا باغ جہان کا  
 جھونکا کوئی چلتا ہی اچھی بادخراں کا  
 میرے بدن زار میں ہو طور کمان کا  
 جھوٹا ہو مروتھ میں جہاں کو دہان کا  
 کہتا ہے ظرافت تو کہے بوشہ ان کا  
 جیسی اسے داوا ہو مروتھ در و نہان کا  
 ہر روز نہیں نام نشان نام نشان کا  
 ہو صورت کی آواز مجھے شورا دان کا

تو کیا ہی اثر خوبی ابرو کی بیان کا  
 اوس چاند نہ لکڑے کو تصور میں میری  
 چرخ کیون نہو حسرت سو مرد و من خالی  
 گو فصل بہار آتی نہ آتا تو میں ہ گل  
 بے صید فلک جان چلی تیر کے مانند  
 شیریں شخی ایسی کہان پائی کسی نے  
 محروم ہو رکھنا اویسے منظور ہو میرا  
 اطہر کی اطہر تو نہ سمجھیں گے لگیاں  
 لشکر کی صفیں ہوگی جنبا زیکو نازی  
 بر صبح قیامت ہوئی انور شب وصل

ہون وہ معجز کہ اگر مضیہ غولاد بھی ہو  
 آج کل سے میں نواسنج نہیں یا تو قمری  
 سر نوشت تاپنی یا ولش برانل ہو کہ جو  
 ای پری میر سے قصور کی نہیں تنگ جو  
 نہ ہار و دل بیتاب کو تلفون و نکال

ہون وہ معجز کہ اگر مضیہ غولاد بھی ہو

ہون وہ معجز کہ اگر مضیہ غولاد بھی ہو  
 آج کل سے میں نواسنج نہیں یا تو قمری  
 سر نوشت تاپنی یا ولش برانل ہو کہ جو  
 ای پری میر سے قصور کی نہیں تنگ جو  
 نہ ہار و دل بیتاب کو تلفون و نکال



۱۸۸۸







جو برائی جو کہیں بازو تعلیق کے  
 نظر سے نہ دیکھیں اب کہ میں دریا  
 ایک خطہ مرعی کا حصہ بن گیا ہے  
 کیونکہ میں نے اب خطہ بن گیا ہے  
 جو برائی جو کہیں بازو تعلیق کے  
 نظر سے نہ دیکھیں اب کہ میں دریا  
 ایک خطہ مرعی کا حصہ بن گیا ہے  
 کیونکہ میں نے اب خطہ بن گیا ہے

و کہ  
 یہاں جہلا شہر سے کوئی ایک روز کا  
 سفر ہے اور اس کے ایک روز کا  
 سفر ہے اور اس کے ایک روز کا

۱۵  
 دیوان خانہ جلیب

دیوان خانہ جلیب  
 دیوان خانہ جلیب  
 دیوان خانہ جلیب

چھ نہیں غم گر خط رخسار جانان  
 گشت گئی جو طاق پاکیا بیان  
 کیا ہمارا بای یہ خواب پریشان  
 کیا اوغین سو گیسو و شہماں  
 ہجر کا دن روز محشر سو و چندان  
 تجھے آگے بس ہو میں تخت سلیمان  
 اس سبب سے ایجنون صحر کا دامن  
 خضر کے فیض قدم سے آب حیات  
 رفتہ رفتہ کیا مرا چاک گریبان  
 سوچیں آگے مرا سر و چراغان  
 آگے صحر سے عدم سے بھی یہ عریان  
 تم ہو تو محشر سے یان رخ عصیان  
 بہر باو پس ای بریر و دست مرغان

ہو خط شعاعی سے فروغ آفتاب  
 سما مجھ جب جوش و شہت تنگ کا نظر  
 یر آئی کو دکی سے ہے مگر غفلت ہی  
 ل اپنے جن دواؤں سے بڑھا دیار نو  
 بتو شاید یار کے جو روز کا ہو جاو حساب  
 جس طرح خورشید سے بڑھ جاو لکا بکا  
 زمین پھینکے میں مٹی بیشتر کر کے چاک  
 سو وونی ہو گئی او سو کو میں کی آفتاب  
 اس صحر کو محشر تک ہی او دست جنون  
 بوستان خوش خرامی میں شہم گل سیر  
 و مردوں کے کفن کا مٹو نہیں او بھو رگتے  
 تقد آمزش خط کیا دو مجھ کچھ اور بھی  
 جو دریا میں لگا دھو فحاشی اپنے یانوں

اشتیاق نامہ جانان کو جو مضمون لکھے	اسوج زن ایسے میں یان دیدہ ترین دریا
نامہ اعمال سے نسخہ کا دیوان	پھر سے میں روتے ہو تو وادی غربت میں ہم
پانی سے پتے ہو تو اپنی نظر میں دریا	جس طرح رہتی ہیں نرات سفر میں دریا

دیوان خانہ جلیب  
 دیوان خانہ جلیب  
 دیوان خانہ جلیب



اوں کو باہر لے کر گھر کے کھڑے ہو کر  
 دیکھ کر پتا نہ تھا کہ وہاں سے کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا

بن گیا رومال کو ناچا در محتاب کا ہر کسی سے کشتہ ہو سکتا ہے کیسیا کا جبکہ اپنے حلق سے آترے نہ قطرہ آب کا نالہ پیمان جو ہے اک سانپ ہے سیلاب کا ہر ہمارے دل میں عالم ماہی ہے آب کا ہرے گلگونین بے ساقی ہر خون ناب کا طور گرس میں ہی میرے دیدہ بخواب کا ہر یقین غور شید پر بھی کرکٹ شب تاب کا توڑ ٹوٹا ہے کسی دریا میں کب سیلاب کا سبکو میرے چشم تر پر شبہ ہو گرداب کا صاف ہو کر آئینہ محتاج ہے سیلاب کا چوہنے والا ہوں بس روائی کی محراب کا	اوستے جو پوچھا پسینا روی عالم تاب کا کر سکین اختیار کیوں نہ خون مجھ تیار کا ذکر کیا ہے ہر ساقی میں شراب تاب کا عشق کیسوں میں یہ عالم ہر دل تیار کا ہو گیا ہے ترے مال کی چھلی سے منم کیا میری دل کی طرح شیشہ بھی پر خون ہو گیا نسبت اگل گیا ہو میری چشم خواب کو کہ نہیں ہر شام سے صبح شب وقت سیاہ کہ مضاعف ہوتی ہیں کہ تو میں ہر جوش خو پڑ گئے ہیں نا توانی سے جو حلقہ اندون ہر صفحا حاصل تو دنیا کی بھی ہر ایدل خور مینے اور کا طاق ابرو تو کبھی دیکھا نہیں
---	--

ہستی طالع نے یہ گردش دکھائی ہے چین  
 ہو کر تھا دریا میں ی ناخ سب گرداب کا

ہو گیا اندھیر جب پہنان دہرے ہو گیا پہنچا اوس سکین کو ایسے برگ گل میں سیا قیا چشم ساقی جام ہو مینی ہو میناے شراب	شمع کا شعلہ بر اوں مہیا کا کہ گنگو ہو گیا سنا عمر گل سے زیادہ جام خوشبو ہو گیا سیکر کا طاق گویا طاق ابرو ہو گیا
---	---

وقت رخصت ہو کر دواں سر دلی ہو گیا  
 عارف وہ مہر دواں سر دلی ہو گیا  
 اوں کو باہر لے کر گھر کے کھڑے ہو کر  
 دیکھ کر پتا نہ تھا کہ وہاں سے کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا

کوئی نہ دیکھتا تھا کہ وہاں سے کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا  
 دوا خیر سے لے کر آئے ہیں اور کون سا











[illegible]



ہون جو یوں غامض نہ ہو کہ  
 ایسے سوخت کا شعلہ نہ ہو کہ  
 آواز زور سے نہ آئے کہ  
 جس نے غم کو نہ دیکھا کہ  
 ہون جو یوں غامض نہ ہو کہ  
 ایسے سوخت کا شعلہ نہ ہو کہ  
 آواز زور سے نہ آئے کہ  
 جس نے غم کو نہ دیکھا کہ

کہ جو یوں غامض نہ ہو کہ  
 ایسے سوخت کا شعلہ نہ ہو کہ  
 آواز زور سے نہ آئے کہ  
 جس نے غم کو نہ دیکھا کہ

کہ جو یوں غامض نہ ہو کہ  
 ایسے سوخت کا شعلہ نہ ہو کہ  
 آواز زور سے نہ آئے کہ  
 جس نے غم کو نہ دیکھا کہ

کہ جو یوں غامض نہ ہو کہ  
 ایسے سوخت کا شعلہ نہ ہو کہ  
 آواز زور سے نہ آئے کہ  
 جس نے غم کو نہ دیکھا کہ

غم کو نامہ ہے سر نامہ مری نام کا ہی  
 ضعف میں ٹوٹ سکا جب جہاں رہا  
 نمکست گل کی روشنی فلک نہ پہنچا  
 خامی غیروں کو دیکھتے وحشت نہ ہم

ایک ل دو کی رسائی ہے بھلا کیا نام  
 خود فراموش ہوا میں جو اوست یاد کیا

ولہ

قمریو باغ میں وہ غیرت شمشاد آیا  
 بندہ سرو ہو تم کرنے کو آزار د آیا

ولہ

گل کو جب دیکھا وہ گلگون سپرین یاد گیا  
 آج مجھ کو دشت و حشت میں ملن یاد گیا  
 گھر بناؤں خاک اس حشت کی زمین ناصحا  
 ہوں وہ وحشی نیست بھر بھولا رلو نشا  
 سر سے پانکھ اپنی شعلہ کی طرح تھرا گئے  
 تنگ جب مجھ پر ہوا ایم فرقت میں جہاں  
 وادی غربت میں جس م ہو گیا جوش خون  
 توڑ ڈالا میں جو پیمانہ سے میکش تو

کہ جو یوں غامض نہ ہو کہ  
 ایسے سوخت کا شعلہ نہ ہو کہ  
 آواز زور سے نہ آئے کہ  
 جس نے غم کو نہ دیکھا کہ



سر دو کو مول لیا گئے خوازا دیکھا  
 ایک عالم ہے خیدار راوی ہوش قد کا  
 سیکڑوں خانہ زنجیر کو تیار دیکھا  
 لکھم ایک جنون تو بنو بر باد دیکھا



وہی ہے جو کہ

روئے کل رنگ اگر حوض میں ہو عکس کن	طورِ نوارِ یمن ہو رنگ کی چھپاری کا
و مسدود خندہ کل سویہ صدا آتی ہے	باغِ عالم میں ہو موقع ہی زرداری کا

خود بخود دست کی دستی ہوتی جاتی ہے اسبابہ  
کسیا لکھوین حال میں نسخہ کی سید کاری کا

اپنے نالوں کا اکی ظاہر اثر ہو جائیگا  
تیرے جلوے سے سینوں کا ضرر ہو جائیگا  
مرچکا ہون پر موانا جو اصل تباد کا  
اوس پی کو گچے میں لٹھیں گ ہم دیوانہ وار  
ہو گیا ہون و قزوے کو لیکن پیش پا  
دوست میر سے تیرے میں شرم ہے ابھو کی ساختہ  
بھید گچے فردوس کو ہی نامہ ہوا جس کو  
ساغرے جلوہ گر ہر مثل قرص آفتاب  
رخم دل میر انہیں جو ہونہر گر لہتیا م  
کب تلاش مال کا پر یجنوں کا چو داغ  
گر ترقی چاہتا ہے شمس کی ایسی شمع  
وصل کی شب بیدار آج تو ایمنے دل  
تاہیچانے پہنچ جائوں تو پہنچ جاتی ہر جان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



مست و حین نظر جہ سے دور  
 غم غلط نصف کے باعث  
 شب منساب جو مناجا کے  
 زرد سر جو غم میں  
 رات دن کے  
 دل میں جو غم  
 دل میں جو غم  
 دل میں جو غم

وہ  
 ایک عالم ہے مری خلقت و شبیاری کا  
 خواب دیکھتا ہے کبھی نخت کی بیداری کا  
 کلام جو کہ ہے اوس یوسف بازار کا  
 جان چھو کر ہے سبب بیری گنگاری کا  
 رحمت حق ہے اشارہ ہے بھجے بخواری کا

دعائے ناخ  
 نصف خط و کین دوہیں کہیں صف کر  
 کور اکھیں ہوں کسی طور سے اک بادی کا  
 اور چارہ ہی نہیں دیدی بیماری کا  
 منہ شیطانی آواز میں شگ بیماری کا  
 دیکھئے عالم سے نالوں کی شرباری کا  
 دل میں درد وادہ سے اس گنبد نگاری کا  
 نشہ میں جو وقت سے اس گنبد نگاری کا  
 یاد دی میں جس میں بھجے دھیان کا  
 ہے وہ غم جو میں نے کبھی نہ بھاری کا  
 جسم جو میں نے کبھی نہ بھاری کا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا  
 فوہ فوہ زہین عالم میں پتلا بیماری کا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا  
 فوہ فوہ زہین عالم میں پتلا بیماری کا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا

وقت ساقی میں ایسے بن گویم پارسا	مخاطر سے خیال جام و مینا ہو گیا
ہو تصور میں جو محبوب آہی رات دن کعبہ دل صاف اوناسخ دینا ہو گیا	
<p>سارے عالم میں انقلاب ہوا                  اے فلک روزا انقلاب ہوا                  یہی حاصل اوسے جواب ہوا                  پھر ہر اک ذرہ آفتاب ہوا                  داغ نان مرغ دل کباب ہوا                  یہ بھی یوسف کو ایک خواب ہوا                  سنگ مانند برف آب ہوا                  خط مرا پارہ سحاب ہوا                  جب کہ خالی ختم شراب ہوا                  گورین میرا یا تراب ہوا</p>	<p>جب مرے دل کو خطر اب ہوا                  خاک سر پہ ہے مہر و ماہ مال                  نامہ ہر خط کے پرے چن لایا                  روز تار یک پھر ہوا روشن                  ہجر جانان میں یہ غذا ہے مری                  کی حکومت جو مصر میں دودن                  داغ سوزان وہ ہوئے سر پر                  چشم گریان کے جو لکھے مضمون                  ساغر چشم ہو گیا پر خون                  جب کہ مینے وطن سے کوچ کیا</p>
سب	جور اصحاب فیل سے ناسخ
کعبہ دل مرا خراب ہوا	کوئی اور تا کسی طائر کا اگر پر پایا یار کا لیکے جو مکتوب کبوتر آیا

دوسرا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا  
 فوہ فوہ زہین عالم میں پتلا بیماری کا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا  
 فوہ فوہ زہین عالم میں پتلا بیماری کا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا  
 فوہ فوہ زہین عالم میں پتلا بیماری کا  
 ہونے والی نام نہاد بیماری کا  
 فوہ فوہ زہین عالم میں پتلا بیماری کا



[illegible]

جان پانیگا چمن اور گل تری گلگشت سی  
انقلابی مرتب ہوس سے ملاو لگا مجھے  
حرص سوزا بد کہینا ہی جو گر جائیگ دنشت  
بالو کے موتی بین تار یرو و تانا بان آفتاب  
تیر یرو ابروئے کمان کو تیر سا سیدھا کیا  
گریو بین بین ساقہ ہون فقر رفتہ دیکھنا  
مالک روئے زمین گری تو مخدوری ہی کیا  
کیا ضرر مجھ کو جو وہ محبوب تیرا انداز ہے  
یا رجب مجھ جان بلب کو بھیجیگا پیغام صل  
اس قدر ہی شوخ رنگت و ز آتشاں کی  
اتجو میں ٹپ گیا ہی آج اوں محل کا جو عکس

ہر خرمین مرغ جان کا آشیان ہو جائیگا  
 ہر چرب ہو جاؤنگا مین ہواں ہو جائیگا  
 کیا کسا وہ ہر رزن اپنا دہان ہو جائیگا  
 تیرے آنے سوا ہی باہم آسمان ہو جائیگا  
 پیش مرگان تیر خم مثل کمان ہو جائیگا  
 اوس پری کو اپنے سیای کا گمان ہو جائیگا  
 ایک دن برگشتہ تجھے آسمان ہو جائیگا  
 ہر خدنگ اپنے ہندین استخوان ہو جائیگا  
 دیکھنا پیغام ہر خجربیان ہو جائیگا  
 شعلہ آتش تیرے گئے دھواں ہو جائیگا  
 باغ مین ہر خوشگل گل حطردان ہو جائیگا

فکر کر موقوف ناسخ جی نہیں لگتا ترا  
پھر طبیعت کا کسی دن امتحان ہو جائیگا

ہو تصور مجھے ہر دم سہی کیتانی کا  
عشق میں رشک ہمیشہ ہو چلا آتا ہو  
جام سائل کی طرح ہیں سہی انگھیں در  
عشق کامل جو ہوانگ کسان جان کر

مشغلہ آٹھ پہرے ہی تنہائی کا  
دیکھو قابل نے کیا حال کیا بھائی  
جیسے عاشق ہوں کسی کا فرشتہائی کا  
دھیان بہت کو رہا نہیں سوائی کا

[illegible]



کاروان باد بهاری کاروان بهیشتی  
 ایکن به باغ پامال خزان بهیشتی  
 چاند ساجده جو مرد ساجده عیان بهیشتی  
 رفته زلفه زلفه در تکرده صغریه زلفه  
 سجده گاه خلق سنگ آستان بهیشتی  
 جان



[illegible]



عاشق و معشوق میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج

ختم ہے باد و کوری تم پر کہ اویشمان یار  
 نالغ جار و بیان عاشق تمہارا ہو گیا

<p>سر و عاشق ہو گیا اس خیر شکار کا                  دیکھتا ہوں اپنے خون کو وہ خنجر کہاں                  الفبا پر دین کیسے ہے یہ مقرر الف                  ہو گیا کس طرح ہو کہتے میں غرت میں ہم                  کیوں نہ عیب زاد ہوں طبع ہو نقصان                  جاوے قاعدہ پر ہی تھے اگر ایک حبیب                  معشوق دل میں جو نہ مل سکتے ہیں غم کو                  کوئی غنیمت کوئی گل ہو کوئی پرمردہ ہو                  کہیں پتا ہے جو ترے رخصتا یا باکی شبیہ                  قید ہو تو ہی ہوا فایز میں قید نیست تو                  جو عشق ایسا ہوں کہ تو میں اگر ادا بھی                  کو جو جاننا نہ سکھا تو کہیں معشت میں ہم                  شرم ہو وہ شیدہ کہتے ہیں پر نر و آکھو                  چاک ہیں بل خوش قد و نکو شک قیام کر                  خندہ و دندان ناخبر زخم کاری ہو محال</p>	<p>غل چایا قریون سے بھی مبارکباد کا                  خنجر قاتل مجھے آئینہ ہے فولاد کا                  کھنجر بھی ہو نہ ہو کہ سا یہ میں مجھ زاد کا                  ہو گیا اڈرتا ہے اپنے خانہ ہر باد کا                  یعنی ہو والد کو لازم کہو دست عینہ لاد کا                  تو تیا بلجاس میرے خانہ ہر باد کا                  ان چراغوں کو نشان ہو خانہ آباد کا                  دیکھتے ہیں تو کاشا گلشن اسجاد کا                  شع روشن بن گیا ہے ہو قلم ہزار کا                  کلام مکتلا ہے جنون حداد و جلا د کا                  شبہ ہوتا ہے مجھے محبوب کی بیداد کا                  بیرمان ثالین ہزار احسان ہو حداد کا                  جیسے آشوب جہان جو حسن ہم اد کا                  جاوے دل کو یا بغل میں شانہ ہوشیار کا                  شاد ہوتا ہے یوہین اپنے دل نشار کا</p>
---	--

یہ کاشا گلشن اسجاد کا  
 کلام مکتلا ہے جنون حداد و جلا د کا  
 شبہ ہوتا ہے مجھے محبوب کی بیداد کا  
 بیرمان ثالین ہزار احسان ہو حداد کا

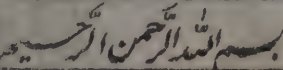
عاشق و معشوق میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج

عاشق و معشوق میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج  
 عشق و محبت میں دامن محبت میں آج



8

مجله



عالم بالانکس اپنا بول بالا ہو گیا  
ساقیا شکون سے کاشی لا ہو گیا  
فشکی ڈورونکی جالنگھوین جال ہو گیا  
اے پری مالا سروی کا یہ مال ہو گیا  
بلوغین آگے جو گل تھا اب وہ لال ہو گیا  
قصا ہنوتوں ملک پہونچا کہ لال ہو گیا  
شیشہ مے ٹوٹ کر ساقی پیال ہو گیا  
ایک قلم اشعار کی حرفوں یہ ہمار ہو گیا



چون خاتم کو و مکا فضل از این چون

نظم ستین سحر بیان شعار نگین مضمون و دیوان کلام بحسب و التئین و مرغ معنی جلد و



کثیر است ایک دیوان من این اور دوسرا حاشیہ مطبوع ہوا تھا اب علیحدہ ہر ایک کے بغیر شائع

مطبع خاص منشی نو شہر مطبوع ہو کر دیوانی











دلکش ترین ده جام چمن کیفیت زندانی  
 ادبی کی بیگشتی است آسمان بینا خالی  
 چمن در دستم کاغذی که کوکری بپوشد و دانی  
 نوبهار در کشتی که درین جاکو دانی  
 قواد سلطان نام است که نام کوکری است  
 کیمین آن اولی که در دستم است  
 قشیرین کیمین که در دستم است  
 چمن بن یک کی که در دستم است  
 رهازی غیر خون کیمین که در دستم است  
 دلجو تر از درو کیمین که در دستم است  
 نیکون درو کیمین که در دستم است

دل پر خون پر شیشه چشم تر بکوبایی  
 کمون کی کیسی ای فیاض هست تیری  
 تری فیض قدم سو به خزان گلزار قالی  
 شب تار یک دفن ایکدن پیش تو دانی  
 کسان قی کی کوئی بات کیفیت سو خالی  
 رنگ تیر دل بین گیتی هر تیر کی گالی  
 قدم کیمیا که سکون چمن این ایسار است  
 نهین عورت من بچایان مرد و کی چمن  
 زمین پر لوتها هون این او سو آرام بستر  
 نه گلاسی کشی من بایان عروج نشسته  
 نه پای ریش قاضی تو بیا عتامة مفتی  
 کمال انسان پیدا کیا جو کاو زوری  
 گران گوا ای بری گرویی تو او سکا تعجب کیا  
 چمن رخ روی جانان رخ روشن سو جوتیت  
 بلا گردان شمع عارض جانان من بسیار  
 شبنم و کس که چمن کی سو که نظر و فنی نهان  
 جو کیفیت ببری تیری که خون کیمین

بهر سه بین خم اگر کیا کام اپناه خالی  
 فلک تیر که گدا که با خفه کا جام سخالی  
 بدن کو قرب سو جاندار تصویر نهالی  
 دل نادان فراق یار کی کسارت کالی  
 که تلخی بین شراب و کس لب گیتی کالی  
 لب سو فارسی قاتل تری سو طو کالی  
 که میری جان کو شیر زبان هر شیر قالی  
 جو جوبالی کی کرنی ای ستم و کی جالی  
 شب فرقت من بهنر محبت تصویر نهالی  
 نهین گردون سر شیشه به ریخالی پای  
 مزاج ان میفو شون کا بچی کیمین لاو بالی  
 قفا خریکیانین اک کاو و سو سر و دشتالی  
 که تیری گوش نازک کو گران و کی بالی  
 تو بس قندیل کی جالی بری و کی جالی  
 فلک بزم جهان من مثل فانوس خیالی  
 جو سو کا کل چنان سو تصویر خیالی  
 که گرس کو کثوری ساقیا اک جام خالی

چمن بن یک کی که در دستم است  
 رهازی غیر خون کیمین که در دستم است  
 دلجو تر از درو کیمین که در دستم است  
 نیکون درو کیمین که در دستم است  
 چمن بن یک کی که در دستم است  
 رهازی غیر خون کیمین که در دستم است  
 دلجو تر از درو کیمین که در دستم است  
 نیکون درو کیمین که در دستم است

دیوان نامه  
 ۱۳  
 کس در بزم خالی ختم تری انکار  
 به خشم کیمین است باز ازین گری  
 بود داغ خون من بودی و خالی  
 بان آتش من تار یک سر  
 کیا بند بویاد من شب مشعل  
 چه بختی نهین من سو خون شعله  
 چمن داغ من کیمین که در دستم است  
 خورشید من کیمین که در دستم است  
 چمن داغ من کیمین که در دستم است  
 خورشید من کیمین که در دستم است

چمن بن یک کی که در دستم است  
 رهازی غیر خون کیمین که در دستم است  
 دلجو تر از درو کیمین که در دستم است  
 نیکون درو کیمین که در دستم است  
 چمن بن یک کی که در دستم است  
 رهازی غیر خون کیمین که در دستم است  
 دلجو تر از درو کیمین که در دستم است  
 نیکون درو کیمین که در دستم است



میں انھیں مارے پتھروں کو کھٹکے کر زمین سے  
 سہاڑے کر کے پھینکے ہیں جسے دیواروں کی طرح  
 سے کھڑا کر کے پھینکے ہیں جو بائیں غفلت میں  
 رہیں گے وہ بھی کھینچ کر اپنے پاس لے کر اپنے  
 سر پر رکھیں گے اور ان کے سر پر رکھیں گے  
 کہ ان کے سر پر رکھیں گے اور ان کے سر پر  
 رکھیں گے اور ان کے سر پر رکھیں گے

وہ  
 جو اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے

۱۲۹  
 دینا

وہ جو اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے

ہوتی محض کی محض قتل تیغ ناز قاتل سے  
 محبت نیست بھر بھر بھڑکی کی کبر و شہادت سے  
 زیادہ بار الفت و اٹھ سکا کب ناتوان لک  
 مگر لیلہ کو جنوں کر دیا تیری محبت فی  
 نہیں موقوف کچھ جرات تو مندی طاق  
 ہے تسکین دل قصور شیریں جسے کچھ دیتی  
 کسی ناپائون پر دھو تھے اوسے لبیا  
 تری آواز کیا انسان ہی کو قتل کرتی ہے  
 وہ بھر حسن مجھ ثابت قدم کو کون گزرتا  
 جہانیں خشک و تر جو تر اشتاق رہتا ہر  
 سمجھ سہل توڑ تو نے میری شیشہ دل کو  
 چراغ آفتاب ایسا نظر آتا ہے جو روشن  
 گریز اپنے خدا کیوں بندہ دلوں میں حیران  
 جو آنکھیں سوئیں تو دل خواب میں مجھ کو دیکھو  
 پھوٹو و ساتھ ساتھ و سفید و سیاہ ہو  
 گلہابی کا شریک ہی تو تم ہر مبصر کو  
 کمال عشق میں آنکھوں کے آگے یار ہر ہر دم

وہ  
 کہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 کہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 کہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے  
 کہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکال دیتا ہے







این چو سالک بختی می یزدان کن  
 جدای تو نیست که می یزدان کن  
 ایستادنی که می یزدان کن  
 صفی برستی می یزدان کن  
 یکتا کن  
 کز دست تو



مردنست پانی نال سے نہ شانی ہوتی ہون  
 دھنی کیون شکر کے طوفان میں ہون  
 کوئی بھی ایسی خلک فوسل کرانی ہون  
 اور کت سے نہ تو مری کشت مری ہون  
 نظرسکے افسانہ کھاتی ہون  
 غم غم کی اگر اس میں سمائی ہون  
 ہون وہ غم دوست پسندی دلی ہون

دہ  
 زندگی ہم نے کو کس گراخان سے یاد ہے  
 کیا عجیب لاشہ بھی پناہ گزینان سے یاد ہے  
 لادون اوسکی پشت پر این اگر بارگناہ  
 ہے یقین ہرگز نہ گاؤں آسمان سے اودھ سے  
 آئے جانے دارا لاکھون ٹھوکرین مارا ہے  
 پر نہ ہم مانند سنگ آستان تو اودھ سے  
 رعب اسے صیاد ایسا تیری بغیر ذون کا ہے  
 ہوا اگر ستم نہ چلے بھی کہاں تو اودھ سے  
 کوسے جانان تو اودھ توں کس طرح اغیار کو  
 جب نہ دل آیا ہوا تھ ناتوان تو اودھ سے

۱۲۶

مگر کو جذب الیخا کھینچ لانا ہے اودھ سے  
 اور جانب کو قدم کیا کاروان تو اودھ سے  
 کرکھو ناسخ فحال اپنے غم جانسوز کا  
 شمع سان شعلہ نہ خانے کی زبان تو اودھ سے

ولہ

اعلیٰ جو میں وہ کب ہوئے ادنیٰ سو بستی عزت گزین ہوتا ہی تجھے زمانہ صاف روتا ہے میرے غم میں جو وہ آج زار زار سبزہ ہو گرد عارض گلگون تو عجب کیا میری طرح جو پہنی ہے زنجیر پائون میں آنکھیں جسدینوں کی لگی ہیں خط یار پر جھجھ ناتوان جو حسن دوبا لایا ہے یار کا میرا ایک اپنی آنکھوں میں ہے جھکو کیا جگہ کب آؤنگا فطر نے لگی جو تیری آنکھ کہتے ہیں جسکو عشق وہ ہر تو ہر حسن کا روشن ہو اوس میں عارض تابان تو اس میں داغ	سیراب کیا ہوا ہر بھلا آب چاہ سے اوٹھتی ہے رہروں کو کسبب گرداہ سے چشم سیاہ کم نہیں اب سیاہ سے محلد سے بازی جاتی ہیں اکثر گھیاہ سے کیا عشق چاند کو بھی ہے تیری کلاہ سے ہوتا ہے آہوؤں کو تعلق گھیاہ سے دونا فروغ آگ کو ہوتا ہے کاہ سے سرمہ کیا ہے یار نے برق نگاہ سے میں ناتوان اسیر ہوں تار نگاہ سے ہالے کا ہے وجود فقط نور ماہ سے کیا کم شب فراق ہے زلف سیاہ سے
---	--

ترہ اینی ہے آب خجالت سے زاہدا  
 ناسخ کو انفعال ہے اپنے گناہ سے

مجمو فرقت کی اسیری سے رناتی ہوتی گر نہ ہوشمع تو معدوم ہیں پروا نہ بھی غم سے کرتی ہوا برو کو شائے ہر دم اوسکی ہر دم کی نصیحت سو میں تنگ آیا ہوں	لحاش عیسیٰ کی عوض موت ہی گئی ہوتی تو نہ ہوتا تو صنم کب یہ خدائی ہوتی کبھی تلوار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی کاش ناسخ تو بھی آنکھ اوسنے لڑائی ہوتی
---	---

حوت بچان دل کی حکایت کی زبان کیا ہے  
 شمع سان خون سے کب کو وہ زبان کیا ہے  
 شمع سان زندہ لاش سے کب کو وہ زبان کیا ہے  
 شمع سان عیان اوسکو زبان کیا ہے  
 شمع سان باد آہی نہ اگر اسے  
 شمع سان مجھ پر بے پروا زبان کیا ہے  
 شمع سان میری جان سے کب کو وہ زبان کیا ہے  
 شمع سان سبیل کی بجائے اس کو زبان کیا ہے  
 شمع سان کوئی نہ زبان کیا ہے



جاشق کو رنج تو ہو پہنچون کو بھی رنج  
 شمع کو رنج تو ہو پہنچون کو بھی رنج  
 شمع کو رنج تو ہو پہنچون کو بھی رنج  
 شمع کو رنج تو ہو پہنچون کو بھی رنج

نظر آتا ہے جبراً آفتاب افلاک کو جیسے  
 شکل آواز اچھی باہر گزرتو گریہ مینوں کا  
 گلہ نکا اور میر فصل گل میں ایک عالم ہے  
 قود و گل پر گزرتو باغ میں جس حسن باغ  
 وہ اپنی گھر میں پر خوشبو ہو سب کلیاں میں  
 خدا کا آت کوئی طالب نہیں ساری خدائی  
 نظر آنے لگی ہے چشم عزرائیل جو جھکو  
 یہ مضمون غم و شادی و مرن و نیست ہوا  
 دلا اب پنجہ ترکان میں و شمع شکون سے  
 گلیاہ وشت کو رکھتا ہر مضمون ہر شکون  
 کمر تیری وہ ہو جسے کمر توڑی ہر صفتوں کی  
 اثر رکھتا ہر سایہ کیا ہی اوں لف مغبر کا  
 مرا یہ رنگ فوج یہ بخود ہی چشم ترا و سکو

شرابا و سکی تن نازک سو بون بھان کھکھارے  
 لحدیا پر یکی ہو کان اور میری خاک پارا ہے  
 چھبے میں خارا پائونین گریبان پارا ہے  
 تو آواز شکست رنگ ہو گل فریکار ہے  
 نہان سے رنگ گل اور نہکت گل آشکارا ہے  
 بتو بہ کوئی بندہ کی طرح بندہ تمھارا ہے  
 اکھی کیا یہی صبح شب فروت کا تارا ہے  
 جہان وہ بیت ہر حسین سرا سر مستعار ہے  
 ارادہ کوئی جانان کا ہے منظور استخار ہے  
 سمجھتا ہے کہ یہ حجازہ لیلے کا چار ہے  
 تری آنکھوں کو لگے او پری آہو چکا ہے  
 بجا ہو خاک کوئی یا میں عنبر ہر سارا ہے  
 شب مہتاب ہو سستی سو دریا کا گنارا ہے

ہمارے حکم سے یہ تخم ریزی ہو مضامین کی	فرقت ہوئی جو صبح کو اک رشک ناہ سے
کہ ناسخ ہر زمین شعر میں اپنا اجارا ہے	اتک جو او سکی میں ہی وعدہ خلافت
غریب ال آفتاب ہوا تیرا آہ سے	
آگاہ کیا نہیں مرے حال تباہ سے	

فرقت کی سبب سے دل کوئی کسب  
 کسب سے سخت دل کوئی کسب  
 کسب سے سخت دل کوئی کسب  
 کسب سے سخت دل کوئی کسب

۱۲۵  
 دیوان ناسخ

تاج خود سے گزرتو کوئی بادشاہ  
 ہر روز روز و شب ہے او سکی کلاہ سے  
 نفرت ہوئی یہاں کے ہر شب برفان  
 آنکھ یاد جو میں رہ رہ کے روئے یار  
 دن رات جھکو میں رہ رہ کے روئے یار  
 بند سے ہزاروں حسرت و اقبال و بجاہ سے

دو دوں جو باغ میں رہ رہ کے روئے یار  
 اعضا تمام گل سے ہر گل کا روئے یار  
 ہر گل کا روئے یار ہر گل کا روئے یار  
 ہر گل کا روئے یار ہر گل کا روئے یار



جہاں سے ہو تا نہیں لبریز غم از جام عمر  
 آسمان میروی نظر میں شیشہ شکوہ ہے  
 فزونی سے تا عرش روشن در مراحل ہے  
 شمع ہو نہیں سوز غم سے آسمان فنا ہے  
 او سے بازی لگا لگا ہو بین خاک و تبار  
 یا لعلی من جان جس طفل کا غم ہے  
 خاک ہو جاتے ہیں دونوں خاک میں فنا ہے  
 پیار دن کوئی گدے کوئی یکساں ہے  
 عشق بے نصیب کی کفر و دین میں مٹا ہے  
 اپنی مسجد میں مودن کی عوض نافرمان ہے  
 گریبان تازہ سو اہو کوئی  
 ۱۲

یونانی

<p>ہون سوار تو متن معنی زمین شاعرین          صید مضمون جو ہے نلح نسبتہ قرار ہے</p>	<p>جو غزل ہوا مضمون دلِ بایوس ہے          روشنی ہو دونوں کچھوں کی شمع سان مجبوس ہے          گل جو ہے وہ تیرے داغ عشق سے بایوس ہے          دستکِ مطرب تر و غم میں کفِ افسوس ہے</p>
<p>جو درق ہی میرے دیوان کفِ افسوس ہے          جو کٹوری تیری انگلیا کی ہوا کفِ افسوس ہے          شاخ گلبن میں جو ہو گیا پر ملاؤس ہے          داغِ حسرت سے بڑھے صورتِ ملاؤس ہے</p>	

پچھو روئے میر  
کسی کا پیر  
وشت وشت یہ مرے  
ناله مرے مجھ میں ہے  
اسے صبا لجا و ملن ناله  
میں جہاں مجھ میں ہے  
دل مرا منٹ کے خون  
میں جہاں مجھ میں ہے  
وصل کا وعدہ کرینگے صبح  
صباح میں یوں ہے  
وقت میں بندہ نیست  
میں جہاں مجھ میں ہے

[illegible]







[illegible]

ازین آرام سو به راتن گروشن گروشن  
 که گفته بین مر و جدم نه لیل از مجنون  
 که دشمنان شکنین بود او سکون کی بود  
 شب تاریکین بجو خیال کی شبگون  
 رباعی این مکر و زون سی قامت کاغذ  
 که بر ساغر شمع می آید گلزارک اینون  
 ازین آرام سو به راتن گروشن گروشن  
 که گفته بین مر و جدم نه لیل از مجنون  
 که دشمنان شکنین بود او سکون کی بود  
 شب تاریکین بجو خیال کی شبگون  
 رباعی این مکر و زون سی قامت کاغذ  
 که بر ساغر شمع می آید گلزارک اینون

سپستونکی ہے رفا میرے ملک میں ناسخ  
و مکر سخن مجکو خیال چشم میگون ہے

مرد محفل نشین کو آگے بیدے کا ہفتون ہے  
 علی بندوس پیر وکر سپرین آج گلگون ہے  
 تو و بیلے سے ظالم سر پر پر و تیر مجنون ہے  
 تر تر و کا نہایت طبع کو مغرب مضمون ہے  
 راجہ کو آغوش میں لائے حاصل کو جان عالم کو  
 بیٹھا ہے سب وی میں مگر برفرق باطن میں  
 بلندی میں آں آسمان آگھر تھا تو کیا  
 سمیہ کاری ہی حال ہو گیا رنڈو ملوین  
 بہار حسن جاناں کو کیا رنگ گلشن کا

گرومان بر بارادگن سرف مشقت و غم  
 شغل درون نگار چو تاب غم بعد از غم  
 گرومان درون غم و غم و غم و غم  
 لیکن کوه دست و پاهای جهان و غم و غم  
 دل بود و پاهای جهان و غم و غم

۱۲۲

گرومان بر بارادگن سرف مشقت و غم  
 شغل درون نگار چو تاب غم بعد از غم  
 گرومان درون غم و غم و غم و غم  
 لیکن کوه دست و پاهای جهان و غم و غم  
 دل بود و پاهای جهان و غم و غم

[illegible]



میں نے تجھ کو کیا اور وہ جانان ہے  
تو میری تہ تیغ کر دیا ہے  
میں نے تجھ کو کیا اور وہ جانان ہے  
تو میری تہ تیغ کر دیا ہے

<p>ہوٹھ نیرے دیکھ کر حجاب ہو ا جوش جنون          لکھا ہے میں ایسے تر و حجاب برو کے فریب</p>	<p>کرتے ہیں کیونکر طیب اصلاح خون عناب سے          بھاگتے ہیں دور ہم مسی کی بھی حجاب سے</p>
<p>خاک کوے یار ہے ناسخ مروتی پریلیاس          کام کیا حجاب و حیر و اطلس و کناب سے</p>	

عقائد ویران بھی کرتا ہے ہر اک کو ملاح  
اب تو کیا ہو افسانہ زندان بھی

دل

دلا فضل بہاری ز جنوں زار و مسکون ہے  
گلستانِ ہمایوں کو شمع ہے بدیعِ جنوں ہے  
سجھتا ہوں میں شاعری کو اس قدر گلگون ہے  
صبا دیتی ہے جنسِ عفت ہوں حقِ موزوں ہے  
کہ اب زندگانی پر غنیمت ہو جو جسمِ سیگون ہے  
یاد رہا وہ نشانِ فضل تو سن کے  
غزلیں تو پڑھیں

[illegible]











[illegible]

دیوان ناسخ

وہ صلی کی دولت ملی خدایاں کی سیلاب سے  
کھسپا جھٹنے بنائی ہے مگر سیلاب سے  
دن کو رات اوتے کیا ہو گیسیو سیلاب سے  
رات کو دن کر دیا ہے رو عا لکتاب سے  
اوسٹرا اوٹے تنکے حلقہ گزرنے  
دور ہو جائے کب جو دنیا میں  
بوہقت کو ملا ہے کب ہو دنیا میں  
مکس تنکے کا بھی ہو خلعت کے سبب  
ہر دست پوزا ہے بدیاری میں عیب پوزی  
ان کے پاس سامان عیب پوزی  
کون خوش ہو ناس ہو کھادور  
ان کے پاس سامان عیب پوزی  
کون خوش ہو ناس ہو کھادور

اور نیز مین نہ بنو آئین عبت حماد سے  
خلق تابع ہو رکھے جو رابطہ ہزار سے  
عاشق ابرو یونین کھدی کو قی ہزار سے  
ہر قلم اپنا زیادہ تیشہ فرما دے  
نقش پایہ زمین کم نہایت شمشاد سے  
ہر بھی صدمہ کہ چھوٹی پیچہ صیاد سے  
جانور ہونا خستہ جو عشق پر شمشاد سے  
کوہ توڑ دے مین دست و تیشہ فرما دے  
رابطہ انسانہ کر آئینہ فولاد سے  
خار مچر مین زیادہ زشتہ مضاد سے  
کب یکا یک چھوٹتا ہے پوچھیا دے

فراق میں ہے دم تیغ موج آب مجھے  
 جو مودش دوزر لیکے دی شراب مجھے  
 ملا ہوا بہت محبوب بے حجاب مجھے  
 پیاجو جام ہی اشک غکساری شراب

ہو گردش کر غم جوش ہا ہتاب مجھے  
 عوض میں دوزہ کے بخشا ہوا قباب مجھے  
 محب ہی آئی نظر برق بر سحاب مجھے  
 بغیر یار ہو کیا نشہ شراب مجھے

[illegible]



کسیکے نام پر نہیں کیا جی سہ اس میں جنگ  
 جنگ و جہاد میں دونوں کو پہنچا کر فلاح  
 کسیکے نام پر نہیں کیا جی سہ اس میں جنگ  
 جنگ و جہاد میں دونوں کو پہنچا کر فلاح

ولہ  
 سہ آئینہ نہیں جاکس خط صیاد سے  
 نہ کی ہے طوطی غرر بھینٹے فولاد سے  
 سہ آئینہ نہیں جاکس خط صیاد سے  
 نہ کی ہے طوطی غرر بھینٹے فولاد سے

کسیکے نام پر نہیں کیا جی سہ اس میں جنگ  
 جنگ و جہاد میں دونوں کو پہنچا کر فلاح  
 کسیکے نام پر نہیں کیا جی سہ اس میں جنگ  
 جنگ و جہاد میں دونوں کو پہنچا کر فلاح

مے سے جب محروم رکھا ہوں بیکر محتسب  
 کان میں او سر او پریز و مردے نہیں  
 محشق کو قتل میں یار مجھ تو ہوں بوسہ تر پری  
 رشک گلزار صلیبی ہر اک رنگین غزل

لکھو ڈولا خانہ تخت را کو بنیاد سے  
 وائے انگور یہ پیدا ہوئے شمشاد سے  
 پوچھنا جاتا ہوں ہر کوئی گنہ جلا د سے  
 آئے میں حافظ کنار آب کنا باد سے

ولہ

بڑستوں پر جا کر نگہ کیوں نہیں فرما د سے  
 طائر رنگ خاں تھوٹا اور سکتا نہیں  
 کوئی ہے غلطان لو میں ہدم جانان کوئی  
 اخفیا کو ہی یہاں حسرت فقیر و لکھو و عیش  
 تھا ازل ہی تجھ کو نا وقت ولادت خوابش  
 کو کہن بھی ہو گیا تیری محبت میں فقیر  
 چہرہ ہو جاتا میرا و سکا آتے ہی بجال  
 شوق تیرے کھانے کا ایسا ہو مجھے بوا کہ  
 حلقہ گیسو جو میں مانتا طوق فاختہ  
 کو کہ کوئی مری کیا ہے میرے سر کے واسطے  
 دیکھنا محبت کو ساتھ او کو بہادری بخون  
 سبزہ مار سہ خط کی رعایت چاہیے

سیکھتے ہیں دونوں میں ایک ہی دستاؤ  
 چھوٹ آئے مرغ دل کس طرح افسانہ  
 خنجر و آئینہ میں ہر چند اک فولاد سے  
 باغ کے مزدوری اچھے رہی شاد سے  
 کھل گئیں آنکھیں مری شور مبارکباد سے  
 ہے مشابہ زخم تیشہ قشہ آزاد سے  
 افسس جو رنگ پریدہ کو بھی دس سیاد سے  
 چھتیاں لڑ کو نکو دلو اتا ہوں فرا و ستاؤ  
 بال سلجھائے میں شاید شائہ شمشاد سے  
 افسس مجھ و جشی کو ہر اتنے لیو فرما د سے  
 تھی طلب شیریں کو جو شیر کی فرما د سے  
 تیرے رخ کو روں مثال آئینہ فولاد سے

دوران ناز  
 ۱۱۹

آپ پید ہوئے ہیں سودا و سامان ازل  
 دشت قری کوئی بتوان نہیں ازل  
 بڑھ گیا اسے گزرا ہوا لکھن قری کو  
 اب جو ہر دم چشم زد کہ نہ قدیم از د سے  
 چھتیاں سب لکھن قری کو  
 کب سے ہائی لکھن قری کو

کسیکے نام پر نہیں کیا جی سہ اس میں جنگ  
 جنگ و جہاد میں دونوں کو پہنچا کر فلاح  
 کسیکے نام پر نہیں کیا جی سہ اس میں جنگ  
 جنگ و جہاد میں دونوں کو پہنچا کر فلاح







[illegible]



یونان باغ  
۱۱۶

ماہنامی چھ ماہ سے جو کہ ایک سال سے  
بہتر ہے وہاں سے جو کہ ایک سال سے  
بہتر ہے وہاں سے جو کہ ایک سال سے

محروم خدا یا تو نزدیکه اپنے کرم سے

دنیا میں قدر و انہیں صاحب کیا ہے

وہ



یہ مشت خاک تیرے جلو کی نیاز ہے  
 زندان خیال یا زمین عشرت سرا ہوا  
 مجھ نہ تو ان کو گیسو جان کہے گریز  
 کیونکہ نہو گریز زمر دے سانپ کو  
 دیکھی جہاں عشق میں اولیٰ ہر ایک رہم  
 لا کو ربط داغ سو پہل کو خوار سے  
 ہوا آہ سہر عشق بنا گوش یا زمین  
 تار نفس ہو یا تو نہیں دورا بندھا ہوا  
 گھلتی نہیں ہر آنکھ نہ جنگ شکار آسے  
 حیرت ہی ہے طاسم جہاں دیکھ کر مجھے  
 زہار اختیار نہیں صلح و جنگ میں  
 جب تک طلوع مشرق خم سے ہوا آفتاب  
 ہیں داغ نان گرم تو آئینہ میں آب سرد  
 آتا ہے رحم کافر و مومن کے حال پر  
 روشن ہوا یہ محفل عالم میں شمع سے  
 ممکن نہیں ہو رہے ہے معشوق زندگی  
 ہر عضو او کو عضو دگر سے ہے منعکس

کراے سمنہ ناز یہی ترک تاز ہے  
 ناکہ مر اشنا ہے تو زنجیر سار ہے  
 وہ مور ہوں کہ مار کو بھی اضر ہے  
 اٹھا زخمت سے رخصت زلف دراز ہے  
 محمود ہے غلام و صاحب آزار ہے  
 دنیا میں جو حسین ہو ہے امتیاز ہے  
 ہر دم نسیم صبح کو یاں اہتر ہے  
 صعدہ ہو مرغ روح اجل شایہ ہے  
 صوفی مراقبہ میں مرا شاہباز ہے  
 شیشے یہ جسکے ہیں وہ کمان شیشہ باز ہے  
 عالم تمام بازی شطرنج باز ہے  
 اسی میکشویقین سے درتوبہ باز ہے  
 اسودہ معاش دل عشق باز ہے  
 بت محو تاز ہے تو خدا ہے نیاز ہے  
 پرواے سر نہیں جو وہ سر فراز ہے  
 واعظ اولیٰ مضطر میں سب کچھ جواز ہے  
 حیران بزم یار میں آئینہ ساز ہے

سب زلف و شہادہ غلام ایاز ہے  
 چھپتے ہیں غلست شب فرقت کو کر کے  
 نام خدا دیا جو بیکسین کے حضور  
 دیکھ کر اسے غم میں بھی اٹھا کر کے  
 دیکھ کر اسے غم میں بھی اٹھا کر کے  
 دیکھ کر اسے غم میں بھی اٹھا کر کے

ولہ  
 فریب مجھ سے نہ آوے  
 سب ابدیں نے آوے  
 سب ابدیں نے آوے  
 سب ابدیں نے آوے

سب ابدیں نے آوے  
 سب ابدیں نے آوے  
 سب ابدیں نے آوے  
 سب ابدیں نے آوے

نکلنا یوں بہ مشکل ہمارا کوئی جاناں سے  
 نہیں اعلیٰ ہے سوا اعلیٰ ہوا کوئی جاناں سے  
 کس کے ہونے کی اس میں راہ خدا کی ہے  
 کوئی نہیں چاہے کہ کوئی نہیں چاہے  
 کوئی نہیں چاہے کہ کوئی نہیں چاہے  
 کوئی نہیں چاہے کہ کوئی نہیں چاہے

دو بار دہن ہو بخیر اگر دہن ہو  
 کسی کی طرف نہ تھکے کوئی غم  
 دل  
 دل  
 دل



جہانگیر



کشتن بر آتش و تیران طرقت جہان تیران  
 کشتن بر آتش و تیران طرقت جہان تیران  
 کشتن بر آتش و تیران طرقت جہان تیران  
 کشتن بر آتش و تیران طرقت جہان تیران

اگر کویا کون صیاد آج گلگشت چین سنتے ہی مطرب بجانو لگتے ہیں جوتالین شہر لگین آنکھیں ہزاروں ملگتی میں خاک میں	رعد بھی اوسکی جلو میں ایک برق انداز ہے دیدہ ہلبل میں ہر گل شہباز ہے لغزہ صوفی بھی گویا چنڈ کی آواز ہے جو زبان ہی خار کی سحر میں ہوا آواز ہے
---	--

چونک اوتھے خواب حد و شکر سودا یہ غزل شاعری ہرگز نہیں ناسخ فقط اعجاز ہے
---

شعر لکھتے ہیں جو یاد اوسکا خرام نام ہے نور افشان اسعد راوسکا خرام نام ہے بات ہو میرے مسیحا کی ہر اک اعجاز ہے جوشش سودا میں بھی پوشیدہ اپنا آواز ہے اوس سہی قاکو خزان دیکھا کتنی خلق چھوٹ کر اوتھا تو اب کیونکر کہ دست نازین کر دیا تھا جس طرح موسیٰ نے پانی کو لہو زار دیکھا دھو نہ دھوا پھر تاج کعبہ کی کلید جب لگا دی آگ غم سے رقص شعلہ کی کیا سوچ پر جب تکو تر لیا یہ خط شوق مثل صحرانہ انتظار سیل غم میں راندن	حکملک میں جاو صریح صورت کی آواز ہے چادر مہتاب گویا فرش پائند آواز ہے جان آجائے تن بجان میں ہوا آواز ہے مثل زلف یاریاں رنجیرے آواز ہے سر و چلتا ہے یہ دیکھو حسن کا اعجاز ہے طائر رنگ حنا کو خچل شہباز ہے خون ہوتی ہوئے یہ ہجر بایا کا اعجاز ہے اور سیخا نہ مثل باب تو بہ آواز ہے یہ دل پر دلع کیا طاس کشا آواز ہے اکو جہان میں رقیب پنکبو تر آواز ہے چار جانب ہو در ویزا نہ دل آواز ہے
--	---

جسم کو جس کے کران سینے کو بے دل بجاری  
 کردہ دیشل کا ہے ہر خندیدن تک بجاری  
 میں غفلت کا ہے ہر خندیدن تک بجاری  
 کاشد بھی خواب میں دیوانہ بن جائے  
 جو گیا سارے دلوں کی جلی پیچھے میں جلی بجاری  
 اوس سرور کی سدا آتی ہے  
 پرواز دل نالوں سے سدا آتی ہے  
 بابت روح کو ہے جسم کا محل بجاری

۱۱۳

کیا میری رات بے فائدہ شید قیامت نہ لکھی  
 کہ او دل زار نہ ہو کہ وہ غم عشق سے تو  
 محراب او اسبک اور او عشق سے تو  
 لکھ دیا سنگ پر دوس پر باہل بجاری  
 عارض ہمارے نظر آتا ہے اسی باعث سے  
 باوقار و قیامت جان کو باہل بجاری  
 ہوس کا کوہ گران کا نہ لکھی غل بجاری

دعا سارے غم میں ہر گز نہ لکھی  
 ہوس کا کوہ گران کا نہ لکھی غل بجاری  
 ہوس کا کوہ گران کا نہ لکھی غل بجاری  
 ہوس کا کوہ گران کا نہ لکھی غل بجاری



دیوان خانقاہ

[illegible]

جانی رہی عنان شکیب اختیار سے  
شاخ شکستہ بیرونِ مہر طلب ہمار سے  
رہے ہیں کاہِ کم نہیں بیان کو ہمار سے  
آج اے نسیم آتی ہے کیا کوئی ہمار سے  
روشن ہے آفتابِ قناتِ عذرا سے  
آفتابِ ہمویرِ غبار سے  
ہر دم جامیانِ نہیں لیتا خار سے  
سیکھے ہیں طرزِ رونق کا ہم بشار سے  
بہتر ہے ہکو یا س تر و انتظار سے  
باروت جیسے بنتی ہے شعلہ نزار سے  
تلو دن کو بھی پرِ بٹیا بان میں خار سے  
کیونکر گم نہ اوجھی ہے زلف یار سے

五



گلیں بنیں  
مردان ہو گئے خالی  
مردان ہو گئے خالی  
مردان ہو گئے خالی

عشق ببل پیمان یہ خار و ان در کار ہے	گلشن تصویر کو کب باغبان در کار ہے
ہر طلب میر دل نالان کی زلف یار کو	خانہ زنجیر کو بھی پاسبان در کار ہے

هو اقل کو علم اسکا کہ زندان بونگه خانی  
 بر زبون بیکین بونگه بونگه خانی  
 کرم عبرت که کیا کیا بونگه خانی  
 عیبت ان غافلان کورن فکر خانی  
 همان من عین بدون فکر خانی  
 ز کوه ده گلشن فکر خانی  
 معطر بکوه گلشن فکر خانی  
 می دیوانگی کا اندون فکر خانی  
 منگل ستم فکر خانی



[illegible]

ایک دل جنوں پر جسکی لاکھ جانی ہے  
 جس پر وہ کی لاکھ ہے اک حلقہ بیخبر ہے  
 مارتے ہیں عداوت و محبت کو تو تار و جبر ہے  
 یعنی اوسکے ہوش میں آتی یہ ہر غم و زہر ہے

۱۱۰

جوان ناسخ

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے

ایامِ عیامِ علیٰ الرغمِ محتسب  
ہم و شیون کے پانوں کو کاٹنے سے کیا ویش  
بے اس کو فہم زمرہا ہے صبر کا  
یاروں کی ہم سے دشمنی ہو سکتی کہان  
خزمرہ سے بھی گو ہضم ہوئی کم یہ قدر  
ہم جو ریشم پار سے دم مارنے نہیں  
یاں در دسہ خراسو ہے دان کان بند  
عکراتوں ان جو سرتو وہ کہتا ہی کیا مجھ  
دم توڑنا ہی فرقت جانان میں کیا کام

نسخ بقول واضح ہندوستان کبھی  
نہ اید کا دل نہ خانہ خوار توڑے

تاکجا دوست دعا کو وقف نامہ کیجیے  
 ابن آدم میں نہ کیوں تقلید آدم کیجیے  
 امتحان کو پہلے عیسیٰ شمع پر دم کیجیے  
 داغ حسرت کو چراغ گورہا تم کیجیے  
 مہیج مے کو آج خط ساغر خم کیجیے  
 اپنے قامت کو خضیدہ مثل خاتم کیجیے

روز مرگ آرزو تو مابکے غم کیجیے  
حسن گندم گون پہ ہریہ خاں پر بار ہوا  
یاں چرخ زلف کی روشن ہو سوز داغ ہو  
جو بخیا یوں ہو ملا وہ قابل ایثار ہے  
میکید مین دیکھیے چکر طلسمات بہان  
نام رہا تا ہر دنیا میں تو اضع کے سبب

[illegible]



حلقہ مار ہو ا حلقہ آجباب مجھے  
 تار روئے کا ملا جا سے رگ خواب مجھے  
 دوسرا طوق ہوا حلقہ گرداب مجھے  
 بیقراری نے دیا عالم سیاب مجھے

مرد سناخ توڈرنا نہیں انجام  
 حلقہ مار ہو ا حلقہ آجباب مجھے  
 تار روئے کا ملا جا سے رگ خواب مجھے  
 دوسرا طوق ہوا حلقہ گرداب مجھے  
 بیقراری نے دیا عالم سیاب مجھے

رقص جان کے یہودی میں پیرا ہون  
 شمع سان محفل عالم میں سوئے شب بیدار  
 جوش گریہ سے زندان میں گلی گلی پانی  
 واعظا غم نہیں نزع کی گرفتاری کا

پیاس میں یاد جو شیر کی آئی تاج  
 گھونٹ کیونکہ انوکھے ہون دم لب مجھے

کچھ عدم کا بھی خیال ایدل تجھ بیان چاہیے  
 کوئیہ دلدار کی حسرت میں روئیے کے لیے  
 حشر برپا کر رہی ہے ناقہ کیسی کی چال  
 چاک رکھتا ہوں جو وحشت میں گریبان میں  
 غل مری زنجیر کا پونچا تو وہ کہنے لگا  
 میری غم میں رو کو عالم کو رکھیا اب وہ قتل  
 ہون وہ جہنم جہنم میں مجھ کہتے تو لوگ  
 استلام سنگ سودی مجھے کیا زار ہوا  
 وسیدم کہتی ہے میری کشتی عمر روان  
 آگیا پیری میں او سکے بوسہ لب کا خیال  
 بیخیز خورشید کو کافی ہے اک جب سحر

۱۰۹  
 دیوان ناسخ  
 حلقہ مار ہو ا حلقہ آجباب مجھے  
 تار روئے کا ملا جا سے رگ خواب مجھے  
 دوسرا طوق ہوا حلقہ گرداب مجھے  
 بیقراری نے دیا عالم سیاب مجھے

حلقہ مار ہو ا حلقہ آجباب مجھے  
 تار روئے کا ملا جا سے رگ خواب مجھے  
 دوسرا طوق ہوا حلقہ گرداب مجھے  
 بیقراری نے دیا عالم سیاب مجھے







سید الفیاض فی علم الفقه

مجلس

[illegible]



ہاں ہاں ہاں نہ مجھے بد ماں کی  
 باب و تلواریاں چھین پیشانی  
 کی سبک دہی سنائی کر دیا ریت  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

دل کا گلوں میں اور گلوں اور  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

<p>                             کتھن میں غلط سنگ سے آئینہ بنایا                              گویا مرے خون میں اثر آب بنایا                              گلشن میں جو ہے شاخ گل اک دست و پا                              سو چوکر گ جان سے بھی نزدیک خدا                              ہوتا ہے زمانے کو یقین نگ حساب                              یہ ہر دم زخم کو قاتل سے گلاب                              جس دن ہو مرا سر تری قدموں پر آج                              عشق اسکو نہ کہیے یہ زمانہ میں آج                         </p>	<p>                             وہ سنگدل اک وز ہوا صاف نہ مجھے                              ممکن نہیں تاحشر فنا سے غم خوشخوار                              مگر اک بھی پایا مال کہ اس شوق میں نرات                              دعوای خدائی جو بتوی نہ بچھو دور                              خاقان نے یہ سرخ اوسکے کف پا کو بنایا                              گر سو وہ الماس نہ تھا لون چھڑکتا                              ہر دم ہے تمنا کہ کہیں تن سے جدا ہو                              عالم نظر آتا ہی ترے عشق میں بیار                         </p>
--	---

کیسے جو طویل اوسکو ہزار پر نامیخ  
 جس پر میں اس خوف کا منہ نہ بچھا

<p>                             کشتی ہو گئی سخت سلیمانی مجھے                              کرنی ہے اک دن سگ جانان کی مہمانی مجھے                              سید ہیں حاصل نہیں جز داغ پیشانی مجھے                              ای سی زیبا ہے دعوای سلیمانی مجھے                              بسکے آتا ہے نظروہ روی نورانی مجھے                              روئے کیا نقش و نگار عالم فانی مجھے                              سنگ میں آئینہ تھا جب جیرانی مجھے                         </p>	<p>                             باد کے مانند ساقی لے اور اپانی مجھے                              اس قدر غم نہ میرے استخوان کو گھٹلا                              کرتی ہر صانع عبادت کو سپکاری مری                              استقد تو فدا و آریا ہے مجھ باتو نہیں آج                              بنگیا مقیش کا تار زلفوں تار نگاہ                              کب ہو اساکن کہان کو خانہ رنگین میں                              تھا میں عاشق جب غم و حسرت نہ میں تھا                         </p>
---	---

ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں



[illegible]

حیرت و اشک چشم کے باہر نہوسکے  
حاصل ہو غیر گوشہء تجرید کیا کمال  
باہر قدم نکالیں جو ہم گھر کو کیا مجال  
بھولے نہ تیرا صحنہ خسار و کیکر  
تقلید سے ہوا شرف و ادا کب حصول  
نیو نہ کر دین ہی طرف و سکا دل بوج  
رکھو کسی طرح تو نہ و کار مہربان

شمال نہوجو ناسخ برگشتہ کا اخبار  
صحرا میں گرد باو سے چکے نہو سے

گور تو میرے لیے کھو لو ہو آخر میں ہے  
ایک عالم کو گمان میں تو تھامی ہو  
آج کل اپنا چراغ زندگی خاموش ہے  
سُسن میں غور شدید و بڑھکری ہو پائوس  
آدمی تو کیا چراغ گور تک خاموش ہے  
محو ایسا کھیل میں طفل بازی کوں ہے  
بارش و آن تلوار پر بیان ہو کا جوں ہے  
بدلی میں سورج ہی یا محبوب کمل ہوں ہے

[illegible]

وہاں آئے

اے گریہ میرے دل کا سلامت حاصل ہے  
 انسان دل میں کتنے عین حسرت ہوتا ہے  
 ہر موقع پر گریہ دینا بہت سبب سے  
 راحت میں غم کو جو اب گراں ہوتی  
 گویا کہ غم میں بس ایک تپ ہے  
 ہر ایک ملک کی ہوتی ہے اور تمام  
 دنیا کے شیشے اٹک کے گریہ کر کے  
 دنیا عدم کو ہم چلا دینا بہت سبب سے  
 راحت میں غم کو جو اب گراں ہوتی  
 گویا کہ غم میں بس ایک تپ ہے  
 ہر ایک ملک کی ہوتی ہے اور تمام  
 دنیا کے شیشے اٹک کے گریہ کر کے



دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے

جو عشق اوس کے رو کو کتابی سو بس مجھ  
 ناسخ جو شوق صاحب الم کتاب

کبھی زانو نہ مرا سر سے گریبان میں کبھی  
 نکلت گل سوزہ جنبش ہو گلستان میں کبھی  
 شانہ کرتا نہیں وہ زلف پریشان میں کبھی  
 نہیں آتی مرے پرچوں بیابان میں کبھی  
 جس طرح اور تہ میں جگنو شب باران میں کبھی  
 لہو اپنا لگے قاتل کے نہ دامان میں کبھی  
 نظر آئے نہ گہر بنجہ مرجان میں کبھی  
 نہ رکھے باد صبا پانوں گلستان میں کبھی  
 لاشہ اپنا نہ ہے گور غریبان میں کبھی  
 جنگ دیکھی نہ اگر ہو سک دور بان میں کبھی  
 برق چکی نہ مرے سامنے باران میں کبھی  
 دخل ہوتا نہیں نور شید کا نیران میں کبھی

سرد مہری یہ رہی شعلہ بخون کی ناسخ  
 گرم پہلو نہ ہو افضل مرستان میں کبھی  
 دہریں غرق گنہ کون مرانی ہے  
 موج سے مجھ کو بجائے خط پیشانی ہے

سو زخم سے نہیں مر گزول پیراں سے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے

دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح  
 دیوانہ کی طرح

جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے  
 جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے جس کا وہ کلمہ ہے



مرغی مسک باغ فکرمین شجر و باغی کا  
 می طبع روان اشعار کی جو نثر و نثر  
 بر نطق شاعران کی خوشنویسی  
 پر شاعران کی خوشنویسی  
 پر شاعران کی خوشنویسی  
 پر شاعران کی خوشنویسی

روشن جو کس طرح سے  
 کتنے میں دست ماہین اب قلاب سے  
 کتنے میں دست ماہین اب قلاب سے  
 کتنے میں دست ماہین اب قلاب سے  
 کتنے میں دست ماہین اب قلاب سے

دیوان ناز

<p>قصر تن کی بے ثباتی کا جو آیا ہے خیال          شوق کلزار فن میں میری مرغ روح کو          یہ ہمارا دل پر یا پروانہ ہے یا فاختہ          سر جھکا کر ہوں تواضع کو گنگار کی طرح</p>	<p>ہر جبابہ اپنی نظر میں قلعہ فولاد ہے          چار دیو ارعنا صرخانہ صیاد ہے          ہر وہ قدیا شمع کا فوری ہر یا شمشاد          ہر کوئی اسپر بھی میری جان کو جلا دے</p>
<p>کبیا بھجھ کر کوئے ہر دیان میں بھجھ جاتا ہے تو          آفت عشق گذشتہ تجھ کو نالہ سحر یاد ہے</p>	
<p>شعبیہ قامت موزون مراد ایک مصرع پر          تراز پر جو سارا اے پر پی بیکر مرصع ہے          تری رخسار تابندہ کو مضمون کا جو مطلع ہے          شکاف خامہ پر چاک گریبان سحرگویا          طواف و سکانہ کیوں بارہ مہینہ پہنچے          پڑا ہوش صفائی عکس جو اوپر پستار نکلا          گردن مذکور کچھ آتا ہے آخر ذکر جانان کا          پس از مردن بھی ظاہر ہو دخل ان ہر دنیا          کہان بیت الصنم میں ہر کسی کو بار مٹی ہے          خروار وچ دور و زہمت پر سحرگویا          بصلہ دیرو حرم کیا اگر تیرے آستانہ کے</p>	<p>نہیں رخ یوان تصادیر حسینان کا مرقع ہے          اتوا اسکے وصف میں بالکل کلام اپنا مرصع ہے          بعینہ آفتاب صبح محشر کا وہ مطلع ہے          جو مطلع ہے مرا خوشید یعنی کا وہ مطلع ہے          کہ رتبہ طاق ابرو کا کہیں کہیں میری اڑت ہے          گمان ہے ایک عالم کو کہ جسم و سکار مرصع ہے          مری جو بات ہے گویا وہ اک بند مرصع ہے          وگرنہ کیا سبب جو کہ روضہ فیہ مرصع ہے          وہ بیت آمد ہر ساری جہان کا حسین مرصع ہے          میں مثل ماہ گردون ہوں تومثل ماہ مرصع ہے          صنم نام خدا پسند و مسلمان کا یہ مرصع ہے</p>

اس ظلمت ہر ایک بیابان خراب سے  
 قاتل سے زخمی ہوتے کس قدر  
 ایسا خونین درد ہے کہ دیر بیاں رو دشت  
 زخمی ہوں آئندہ یا حبیب  
 پیری کی آستین یہاں زندگی تمام  
 ہم میکشون کو غم نہیں دے گا شتاب  
 فرودس میں بھی اپنے تین ہر شراب سے  
 زخمی ہوں آئندہ یا حبیب  
 پیری کی آستین یہاں زندگی تمام  
 ہم میکشون کو غم نہیں دے گا شتاب  
 فرودس میں بھی اپنے تین ہر شراب سے

ایک نازک ہر جھک کے  
 کیسے فلک سے داغ و خوار  
 کیسے فلک سے داغ و خوار  
 کیسے فلک سے داغ و خوار  
 کیسے فلک سے داغ و خوار



میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ  
سنا ہے اور میں نے یہ سب کچھ محسوس کیا ہے



کیونکہ زمین آبی صفاست ناز منہ سے  
 سر باد بکھر گئے میری شب دیکھو  
 جبکہ خاک کا ملک بانی سے ساکن ہو جاوے  
 اپنے رشتے کو بیوہ بیکہ کھر ضرور سے  
 سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے

وہ بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے

۱۰۰  
 دیوان ناز

وہ بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے  
 بیکہ کھر ضرور سے سرخ شہنشاہی صفا کا ملک بیکہ کھر ضرور سے

دوست و حشمت کو آج بیکہ کھر ضرور سے  
 فصل گل کرتی جو بالیدہ بیکہ کھر ضرور سے  
 شہرہ ہو جاتا ہے تیری زلف کا شاید نہیں  
 اوسمین بیا بقا اور اسمین ہر نہ فرنا  
 پیر زن نے کو بکن کا کام آخر کر دیا  
 نعمتہ مطربے مجلس سست ایسی ہو گئی  
 پاشکستہ جو ہو کر تارے جہان میں سلطنت  
 وصف لب کرتا ہوں اک برق تجلی کر

دل

آتے آتے کیوں اوٹھ پانوں بھاگو دور سے  
 طالب دیدار جسکا ہر دلاوہ تجھ میں ہے  
 خلق کے اعمال بد کر تو میں ایسا اعتبار  
 منعم مودی کو کھر کو اہل حاجت لوٹ لین  
 وعدہ دیدار اونے حشر پر کھا تو ہے  
 باعث الفت جنسیت گزرتی کیوں  
 ہو گیا ہر بیکہ کھر سو داگ تجلی دیکھ کر  
 بعد مردن بھی ہوا ایسا خوف قاتل کا مجھو

دل

نور انکھوں میں کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے  
 اس بات سفاک کو بیکہ کھر ضرور سے

دل



فقط چاه بیخه ناست دله اری کی  
 منور د ناست کو لال داری کی  
 باغ داری کی تو بیزار داری کی  
 باغ داری کی تو بیزار داری کی  
 باغ داری کی تو بیزار داری کی

عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است

کیا ہی ہم دیوانو کو ہم عشق از خود بخوار ہے  
 در د عالم میرے نالوں کے سبب بیدار ہے  
 ورنہ جو لاله ہے باغ دہر میں بچار ہے  
 دیکھنا نگر سہو سفاک اور گلے خار ہے  
 دل مرے پہلو میں گور حیرت دیدار ہے  
 استخوان میرا خاک مرغ آتشخوار ہے  
 کچلی موباف ہوا در او سکی چوٹی مار ہے  
 رشتہ تھکستہ بالاسے کمر زار ہے  
 کان او سکا میری نظر نیمین طاق مار ہے  
 رنگ اوں خنجر کا جیکو مرہم زنگار ہے  
 فصل گل میں کس یزدست چون بیکار ہے  
 بعد مردن بوسہ لینے کو لب سو فار ہے  
 زخم کو جا دیکھا سبزہ مرہم زنگار ہے  
 یوں مجھے آتشک دہو یا رہ گلزار ہے  
 یوں لیر داغ میرا گزرا فضا پر ہے

چشمش سودا میں کم ہوا لو کا ہر مفید  
 ایک خواب طالع و اشراف کو افسانہ ہوا  
 ایک بین سیر و دل پر داغ میں دو خاتم  
 روٹھا شمعہ نہیں آگھو نہیں لکھیں بین  
 باغی مایا میں بھولوں کی چادر کو خوش  
 کہد یا تنگ و خیر و اری ہما جلا ہے گھا  
 مانگ سب کے تیر میں جھک سناپ کی شوگر  
 وہ بیت کا فربہ گلستہ ریاض حسن کا  
 زلف ہوا در او موقی کان کو دندان مار  
 چاہیے قاتل کا خنجر خرم پہچانے کی جا  
 گر نہیں جو حیب سید کی اورا دیو جہان  
 تیر مجھ گشتے کو پہلو سے کھینچو یا رکا  
 دور سے ہوتی ہے پیدا خاکساروں کی دوا  
 آتش فرو دگشتن بنگی تھی جس طرح  
 دوزخا میں جس طرح طاقوں میں ساپ کے

عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است  
 عشق بال بهار است

دیوان ۱۰

یو خدا کی یاد کا میل ہے افغای راز  
 او صنم ناسخ نری فرقت لب بیکار

دفع دل چکا خیال عاصی بنو سے  
 ہو گیا بخت کا ہر نیمے انکھو سے  
 نفی چون تنگ جاہ بنیمے انکھو سے  
 ہو گیا بخت کا ہر نیمے انکھو سے  
 نفی چون تنگ جاہ بنیمے انکھو سے



تھو کہ اب کی سرگھل چوٹ لگے ہے اسے  
چینی قیامت میں تیرے ہاتھ کی لکڑیوں کے  
جیسے تو کہتے ہیں پروانہ اور آپ کو شمع  
مراج کر رہی ہیں کس دیوے ان شرابوں کے  
نہیں ہیں شاہوں کے مشتاق نہ ہوں گے  
وہ

[illegible]

وصل کی شب صیغہ ہوا یاہ لیکن غم میں ہی  
 ساقیا بویار کیا ساغر لگاؤں منہ سون  
 مثل باری پڑ گئے کاسٹے زبان میں پائے  
 زینستہ ہی میری جہانگیر گو سپند و نئی طرح  
 سر ہو تا ہوں تر پہ کر کوئی دم میں بہت  
 داخل خلوت سر ایو نیکی کس کو تاب ہو  
 ہو گیا مانند خورشید آشکارا دماغ عشر  
 باندھتا ہوں جیک میں سے چٹائی کا فیال  
 حجر میں مثل یلیناب بھارت کو کھاتا ہر ہنگ

پوچھو ایو ناسخ نہ کچھ میری اور اسی کا سبب  
آپسین و نرات حیران ہوں ہوا ہو گیا مجھے

نہیں پہونچنے جو نالے بھی مصفیرون کے  
 موصول یہ عادت یہاں بھی بر قائل  
 رہے تو سلسلہ زلف میں اگر داخل  
 برٹھا محیط مرے جوش اشک سو ایسا  
 یہ انقلاب کیا تو نے چرخ بینائی  
 جواب خط میں نہ پرزہ کبھی لکھا اوستے

قفس کی طرح میں دل چاک ہم ہیروں کے  
 جو رشک بال ہمارے میں تیرے تیروں کے  
 مریدان کف بیعت ہوں سارے ہیروں کے  
 کہ اب نشان فطرتے نہیں خبریوں کے  
 کہ تھے جو ساغرے کا سین فیزیوں کے  
 اور اوٹھے پرزہ اور اوٹھے ہیروں کے

چونش

تار سنبل  
 داوی و حشمت الیہ  
 طاقت جنبش کہان اوسمن  
 عشق میں عاشق کی عمر اور  
 ایک چاہے  
 عاشق شکیں تاک ہے خال سے زبان ہے  
 راقم شکیں تاک ہے خال سے زبان ہے  
 دل سے غنیمت ہے شکر آقاں ہے  
 پیرۂ دل میں ہے سبکیں شہرۂ آقاں ہے  
 ایک ہی آئین نظر سجد کی محراب میں ہے  
 کو ستم دیکھیں تری محراب بر دوخان ہے  
 ۹۹  
 نازخ

این خیال یارین دن رات استغراق ہے  
 سچ سے کہیں ہر دن رات استغراق ہے  
 دور ہوں لیکن محض فکر و مشاہدہ  
 یہ تصور کشف و کرامت ہے  
 یہ تری ہے ہر دم تر بارش  
 جان دی ہے کہ نہیں  
 جو تر اخلاق ہے نہ  
 دل



دو خدا شایسته است ای ایزد جانور  
که بایان روضه شاه شهیدان  
پیشانی ده عشق کرمین گریبان  
پیشانی ده عشق کرمین گریبان

دله

کلاه اسکندر  
آفتاب الکریم  
آفتاب الکریم  
آفتاب الکریم

و حوان هوکین سیه جنت اور عبد  
که آب زندگی بے یار جگه آب خنجر  
صریحی ایک پانی کا جو قطرہ ایک تھر  
کہ کاغذ ہے مراکتوب یا بالی سمندر  
شہ اقلیم وحشت ہوں گولا گرو شکر  
یہ سمجھا میں کہ سری خاک پر چھو لوگی چادر

اوڑا جاتا ہوں یاوس کوچ کو میں نہیں  
شفا تیر سے کیا ہوگی مجھ یار چران کی  
لب و دندان جانان کو کموں میں لکھو  
جلاد کو کیوں مضمون آتش داغ جلدی کا  
بیابانوں میں یو ریگ و ان حکم و ان اپنا  
نشان و سکو قدم کو تیر کو جب میری تربت پر

قریب آیا ہے شاید جلوہ گاہ یار از سما  
فروزان یا نون کا سر آبدان اختر ہے

زلف جانان کی حوض شام غریبان  
مدعا ہے دیکھنے سے سوس گلستان  
نرگس جادو کی جا چشم غزالان  
کاکل پیمان کے بدلے مار پیاؤں  
آبلوں میں کچھ دنوں خام غیلان  
صبح سوتا شام بیٹھے اس سو قرآن  
خشم آلودہ کہانٹک چشم گرماں  
کوہ کو چشموں کو بھی کیچہ جوشان  
چند مدت عالم شہر خموشان

جہ میں ہوا بیا بان جاے اختر و کیجیے  
لکھائی کیوں اغ معشوقان گل خسار  
چلکے جنتوں کی کمر میں کیجیے طوق انہو تھ  
پھر لہریں لکھیں غرہ و غیش عجب کی طرح  
تا بکے اغیار میری آنکھ میں کھنکھارین  
کرتے پھر دیکھو کیوں کیلے مصحف چرخ نگاہ  
کیجیے اب دیدہ غول بیا بان پر نگاہ  
پہ چہ میں اپنی آنکھوں تو بہت سیلاب شک  
کر کے اقلیم وحشت میں بہت جوش و خروش

کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون  
کون کون کون کون کون کون

دیوان خان  
۹۸

بوتی بوتی ناز سے جسکی چھتری بزم  
اوسکے غم سے سینے میں چرخ دل بیتاب  
بوتی بوتی ناز سے جسکی چھتری بزم  
اوسکے غم سے سینے میں چرخ دل بیتاب

دو خدا شایسته است ای ایزد جانور  
کلاه اسکندر  
آفتاب الکریم  
آفتاب الکریم



1391



[illegible]























بدانیست که بر سون جمال ریاست  
 در گناه کوکب شب که بر ریاست  
 کجی نه ایینه دیکه است خود را  
 بود ایون خال او سکو خیال بدست  
 سیاه آگ بین کوکب دیکه است  
 دیفیض خال نشینون و سوزندون کو  
 که سبز پانی های است بر نهال ریاست  
 در یک سینه خراشی بین بوزخ  
 که جبه سرخ شفق بین مال و مال  
 در یک محبت احباب کجی خفا  
 در جوبن شجر یا ببال ریاست  
 و  
 جبه بین جامه است در شبنم خور  
 او جبه بین جامه است در شبنم خور  
 در یک سینه خراشی بین بوزخ  
 که جبه سرخ شفق بین مال و مال  
 در یک محبت احباب کجی خفا  
 در جوبن شجر یا ببال ریاست

بدانیست که بر سون جمال ریاست  
 در گناه کوکب شب که بر ریاست  
 کجی نه ایینه دیکه است خود را  
 بود ایون خال او سکو خیال بدست  
 سیاه آگ بین کوکب دیکه است  
 دیفیض خال نشینون و سوزندون کو  
 که سبز پانی های است بر نهال ریاست

بود که مفرغ اعمال زاهد بار و هرگز  
 خط عارض پرستی بود نظر آینه یون سکی  
 جو مالک گنج زر کا بهیو بجای پر کشی و سکو  
 چسپا یا بهیو منصفه بر کین فرای پرستی  
 هزارون قاض عاشق رگ تو بین جبین اگر  
 بر اندون مرغ آتشوار ای جراح آتین  
 جدا سوت نه بین یزین بهیو جومری سر  
 تصور روز رستیا بهیو مزار صفا جانان کا  
 بهیو ثابت بود دیکه اثر دیا و گنج کو با هم  
 خیار راه بهیو جبین کیونکر جسم خاکی کو  
 که سر سبزی است جو محروم بهیو کا بودا  
 سقر آهوان چشم کو سبزه چرناست  
 که فروار کو کو دیکه یواس پانی کا ترانه  
 کفن بین کلو اب سار بهیو جبه چسپا یا  
 بر است تیغ ابر و سنگ تیر آستانه  
 تیغ چسپا یا بهیو میر و داغ سوزان چسپا یا  
 زرداغ جنون شاید که قار و کافران  
 بهیو آخانه دل بتو آینه کا خانه  
 بهیو مودی بین بهیو آینه کو قضا بین مراد  
 رگ جان تسن عمر و ان کو تاز یا بهیو

نه کیون غائب یون چشم جهان سوزانده  
 مجروح سکی که کا خجیب سی مضمون چورانا  
 اجل سر گفتمی بهیو خواب غفلت بین مایه  
 غبار هستی عاشق جواج و سکو اورتا بهیو  
 غدار تشین پاکه کش کا اک بهیو نا بهیو  
 لب گل رنگ پرستی لگایه کا بهیو نا بهیو  
 نکلتا بهیو جوبر گل ز کف گلزار عالمین  
 چشم کجی کو عوض لازم جبه جبه نا بهیو  
 سمند ناز کو گردن کا دور اناز یا بهیو  
 که منظور او سکو است سبزه خط کا جبه نا بهیو  
 او سی برگ گل و لاله کو ناخران نا بهیو  
 خدا جانور بین و فن یکس کا خزان بهیو

بدانیست که بر سون جمال ریاست  
 در گناه کوکب شب که بر ریاست  
 کجی نه ایینه دیکه است خود را  
 بود ایون خال او سکو خیال بدست  
 سیاه آگ بین کوکب دیکه است  
 دیفیض خال نشینون و سوزندون کو  
 که سبز پانی های است بر نهال ریاست



مست ہو عالم ہے اشعار کی تاثیر سے  
 فاش ہو باغ بہار میں از دل کن بہین  
 اگر شبید و س گل کی کھدیوین قہر ہو بھی  
 بند ہو سکو مضمون میری دشت پروردگار  
 رزق کا کیا غم کہ ہوتا ہے تولد و طفل  
 شمع ہو صفحہ پر نور کھنے میں قلم  
 ہو گئے ایدانہ دیو سہو صنم بہر خدا  
 تھا تو جان بخشی میں عیشی پر ہوا موسیٰ کا  
 سرفراز اس فوجوان کا بس ہر چہ ازاد کو  
 بعد مردن بھی تصویر ہو کسی شب بگرد کا  
 نرم کرتے دل تر اگر عشق کھو تیا جمل  
 زرق و برق کر تو میں جو اغیال میں ٹھیکر  
 ہو پستو آکر لین محتسب کو سنگسار  
 موج خون بھی مثل برق ابرو و اکسار  
 ہر نیکو کاری عبت ایمانی بنیاد و ظلم

مثل مینا سے ٹپکتی ہو مری قہر سے  
 سسکے میں طرز فغان ہم بلبیل تصویر سے  
 عرصہ حشر فغان بلبیل تصویر سے  
 مثل سودا کی کوئی باندہ جو اگر زنجیر سے  
 پہلے بھر تلے خدا ایستان ماورائے  
 ہر بجائے نسبت جو دون قطار گرو کلگیر سے  
 امن ہو سودا و تیون کو ہر دم کی قہر سے  
 آشکارا جب ہوئی لکنت مری قہر سے  
 شجرہ ملعونہ مانگوں زیادہ اکسیر سے  
 حشر برپا ہے عدم میں ناکہ شکیں سے  
 کرتے ہیں پتھر کو پانی شیشہ گرد بیر سے  
 کالبد انکے بناتے ہیں مگر اکسیر سے  
 بچ رہی ہیں سنگ کچھ میخانہ کی قہر سے  
 جاسکا قاتل زہیر میخانہ سنگیر سے  
 فائدہ حجام کو کیا کہے کی تعمیر سے

ہر ریاض فکر ناسخ کی جو شادابی ہی  
 لکھتوں آگنی روح غنی کشمیر سے

سچی اور دیر سے اس جو صبر ازنا ہے  
 دیان مارین میں دانت پارتی غنیمت شاد ہے  
 چنانچہ جانیں آکھوں غبار و غبار کا کارخانہ ہے  
 نہ تو شبید و س گل کی کھدیوین قہر ہو بھی  
 بند ہو سکو مضمون میری دشت پروردگار  
 رزق کا کیا غم کہ ہوتا ہے تولد و طفل  
 شمع ہو صفحہ پر نور کھنے میں قلم  
 ہو گئے ایدانہ دیو سہو صنم بہر خدا  
 تھا تو جان بخشی میں عیشی پر ہوا موسیٰ کا  
 سرفراز اس فوجوان کا بس ہر چہ ازاد کو  
 بعد مردن بھی تصویر ہو کسی شب بگرد کا  
 نرم کرتے دل تر اگر عشق کھو تیا جمل  
 زرق و برق کر تو میں جو اغیال میں ٹھیکر  
 ہو پستو آکر لین محتسب کو سنگسار  
 موج خون بھی مثل برق ابرو و اکسار  
 ہر نیکو کاری عبت ایمانی بنیاد و ظلم

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں  
 کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں  
 کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں

۹۱  
 دیوان ناسخ

یہ شعر منقذ ہے نظر کرتے ہو کیا مال کی بیان پر  
 شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں  
 کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں  
 کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں

۷۱  
 دیوان ناسخ  
 کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں  
 کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے  
 کہ شمشاد نے یہ شعر لکھے ہیں



کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال

کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال

این وی آزاد دلخسچ و نه گهر چکانه در  
 چو عشا لگتی سے بندھتا ہوں میں اپنے  
 ردیف یا رتختانی

گوش کرکان جو ابریں گوی تقریر سے  
 ہوں تن تمام مقابل سو کمان تیر سے  
 خود بخود بر پا ہو غل درواز کی زنجیر سے  
 ہین کسانیں اچلتے ہیں یا وہ تیر سے  
 پختہ ہوئے ہیں شہر خورشید کی تاثیر سے  
 غل کبھی بر پائ نہیں ہوتا عمری زنجیر سے  
 ہو گیا جتنا گذر اس میں گودہ تیر سے  
 پس بوی میں زینت ہو ہم یوانو کی زنجیر سے  
 بند ہو جاتی ہیں آنکھیں خواب کی تاثیر سے  
 عید کو کھلائی تو ہمیں وہ بھاگو تیر سے  
 گل کھلے ہیں عشق چیان کی طرح زنجیر سے  
 بجلیاں گرتی ہیں مجھ پر مٹی زنجیر سے  
 سادہ کیوں کہ خط محسار کی تحریر سے

دیدہ انجی ہو و دشمن تری خویر سے  
 یار نے جھکو لڑایا ہر جوان و پیر سے  
 گھر مراثو جنوں ہی اس قدر محو ہو  
 پیر چاہو بچے عدم کو رہ گئے سچے جوان  
 کیوں نہ داغ عشق پر ہو در خامی طبع کی  
 ہو یہ پاس بخت خوابیدہ کہ لفظ کی طرح  
 خانہ دنیا دلا گویا کسان خانہ سے  
 زلف سے ہے ای سر پر حسن تیرا جس طرح  
 اہل غفلت جو کہ ہیں نیامین تابینا دہین  
 رہ گئے مثل کسان آغوش و احسنت میں این  
 زلف و خسا صنم پر ہو گیا سودا مجھے  
 ابر غم میں گھر گیا میں تیری زلفیں دیکھا کہ  
 خشک ہوئی بر بھی فارغ خاؤ قدر نہیں

کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال

کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال

کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال  
 کبوتر لایق نظر است اما کبوتری که در دماغ غزال



[illegible]

۶۷ دیوان ناز

[illegible]

نامح کی التجاہ کیا مرضی علی  
کمیٹی خیرات قتل عدو الفقار کو

دیفیہ

ہمیں اشک مری گلشنِ قافم سجایا  
 سوزِ مری کرتا ہوا شایہ میں وہ بایں  
 جزِ تصویرِ لاپارہ نہیں جنتِ تباہ میں  
 میخانے میں سو مرتبہ میں مری کو جیسا پہنا  
 بھر جائے اگر بادہِ شہما منہ نکرون میں  
 ہر شہرِ چین و چین میں اردو ہے افزون  
 سو نقصِ سوزِ افزون ہے ہر پرتو پر افتار  
 تکلیفِ تکلف سے کیا عشقِ نواز  
 معشوقِ امید فاکھو ہونا سخ

ہمیں داغِ مری سے سینہ میں انجم سے زیادہ  
 ہر لطفِ خموشی میں تکلم سے زیادہ  
 کرتے ہیں نیتِ علم اور قتلِ علم سے زیادہ  
 ہر قلقلِ سینا مجھے قسم قسم سے زیادہ  
 میخواری میں ہر طرفِ مراحم سے زیادہ  
 ہر گلِ مری جان کو کڑوم سے زیادہ  
 پانوں کی صدا لاکھ تیرنم سے زیادہ  
 مو سے سرِ شوریدہ میں قافم سے زیادہ  
 نادان کوئی دنیا میں نہیں تم سے زیادہ

کیونکہ حبث خلقی پر خدا کا یہ بدن میں آئینہ  
میں



کتابخانه ملی ایران

چاہیے رنگ شفق نظام تری تصویر کو  
 اُت بیابا ہی کیا سفیدی چاہیے تحریر کو  
 مین گواہ اک طفل کھتا ہوں جوان تیر کو  
 لاخرا سیا ہوں نہیں ملتا نشانہ تیر کو  
 موقلم کیا چاہیے قائل تری تصویر کو  
 کیوں نہ شکر تیر گریہ عبا بن تیر کو  
 میانین کیا چین ہو قائل تری شمشیر کو  
 قبر پر جاکھٹے ہیں چھوڑ کر تعمیر کو  
 ہوا اگر مشعل کی حاجت نالہ بگیر کو  
 کیا تعلق ہو کفن سے خار در انگیر کو  
 شمع کو درکار ہو شمع اور زبان گلگیر کو  
 ہمیشہ پائے شمع دیکھا ہو سر گلگیر کو  
 نسل پروانہ جلا دہن شمع ہی گلگیر کو  
 کیا ہو گویا تری زبان شمع ہی گلگیر کو  
 کیوں ہم بھجوں ایک اب تو اضرا گلگیر کو  
 شمع نے پایا ہی موم آہن مذ گلگیر کو  
 تو کیجیے تین ملا نک بر سر تصویر کو

روان و آریان کن  
تو را زبون یار کو  
چون قاصد مست که بر موج جسطاف کی می  
بخت غیب عشق که بر غبار مرا کوسه یار

دل







5

5

شیریں و جام ہو سے کیا آفتاب کو  
 دیکھا ہے شیر کہ کمان آفتاب کو  
 دریا میں پورا کمان موج آب کو  
 رکھتا جو وہ کمان میں تیر شہاب کو  
 بانہ صحن شبیہ سال ہم جو شہاب کو  
 کیا مرتبہ دیا ہے خدا فرشتہ آب کو  
 بوسے شراب آئو سو نگین گلاب کو  
 کیونکر کروں گرک زہرن کو کیا آب کو  
 نور آفتاب سے ہی ملا ماہتاب کو  
 تلوار کی ملی ہے برش موج آب کو  
 پیر بہین یاد کیا کروں عہد شہاب کو  
 رکھا ہے آفتاب کی خاطر سحاب کو  
 کھدوار ہو جو قرین تم کیا خطاب کو  
 گردوں نے آفتاب نہایا شراب کو  
 قسمت نے آفتاب کیا ماہتاب کو  
 کر اے سحاب چشم نہان آفتاب کو  
 بس جانا ہوں بعد نبی بو تراب کو

دی آگ او سنو پر توڑخ سے شراب کو  
بدبجانتا ہے جل سوزا بد شراب کو  
جھوٹوں وصال یارین کیا نظر آئے  
ابرو جدھر کو لگتے بجلی سی گر پڑی  
کیا بال کر دیے مین غم سحر نے سفید  
حاجت نہیں نماز کی تھی مین زاردا  
گلشن مین گروہ ساقی میکش کر نگاہ  
اوس چشم مست کو ہوں تصویر مین بادش  
جام شراب پیتے ہی چمکا ہو حسن یار  
ساحل کیو اسطے تری ابرو کو حکمت سے  
اس دل کو ہاتھوں مین سو گدازنا بیکدان  
محشر کے روز دامن تر کام آئے گا  
شکستہ دم مین صفحہ عالم سونام بھی  
بھرتے ہی جام مے ہوئی صبح شبِ صال  
اپنی شبِ صال ہوئی صبحِ شام سے  
دیکھ نہ یار جلوہ صبحِ شبِ صال  
اتنا سچ نہیں ہو کام مجھ او غیر سے

وہ ان کی

۲۶

بالا اس کا فکے بالوں پر نظر نہ نہیں  
پڑھیں گے غلامی راج کے پیر و اراکو  
تھے چنگیز خان جن میں سب کا بچو حدو  
شیر و شیرین سبز رنگ آقا کو  
سب بوڑھ بننے آقا کو  
حق سب پہنچے تقسیم ہو  
حاصل ہوا ہے

دیوان ناسخ

[illegible]







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

عزیز اس واسطے کہتا ہوں میں یہاں سے  
اٹھا شیر قالدین کی طرح شیرستان کو  
کیا سر و چراغان آہ نے سر گلستان کو

[illegible]



عقاب افروخته ای که بر سر جان پهلوانان کشته شود که در میان کوه و دریا  
 می زند و در میان کوه و دریا می زند و در میان کوه و دریا می زند و در میان کوه و دریا می زند

ترقی و مبدعہ کیسی پر حسن و زافون کو  
 تری رفتار آئینہ بنادیتی ہے جیون کو  
 بنا دیگا شہر سوز و درون بہ قطر خون کو  
 بہت سی فوج پر جاتی ہو تھوڑی فوج بخون کو  
 ملا ہو و گردون و خم خالی فلاطون کو  
 اگر گوش و نودی جو جس گوش ہی ہو گردون کو  
 نہ جام بادہ ہو چو نچکا تمھاری چشم کیون کو  
 بنایا شاخ گل قاتل فو اپنے دست بخون کو  
 نیا یا قطرہ سے مل گیا اگر خم فلاطون کو  
 ملا و گرمی مقصود سے مقصود بخون کو  
 کہ اکثر دیکھتا تھا میں کسی کی چشم کیون کو

اثر خدا ناکه شبگیر من جن و فزونی و ناسخ  
لیا کرتے تھے اکثر ہاتھ میرا و من لفت بگونہ

غضب بر سر و باند معاویہ پڑی و تلوگوں  
 ذرا دیکھو کوئی ابرو تو سمجھو قدر شاعر کی  
 کہ کوئی مال دنیا کا اوٹھالیا کیسا سر  
 یقین ہوا کہ جہان کو مشکل اس کا غیر کچھ

یہ کس شاعر نے ناموزون کیا معاویہ کو  
 لکھا ہر مصنف رخ پر خدائی بیت موزون  
 یا زوین نصیب ایسے لوگوں کی قارون کو  
 کروں شجر برین جستر تری لفظ کو مضمون کو



۸۲  
 چو کربیا به او سگواران بدید ایوانان کاغذ  
 خانه زان کنیون هو جا می گهر آئینه کو  
 نور که ز رخسار بر لب سر را هیند  
 نور که بر حسن می جویندی خرا آئینه کو  
 جبکه بر سر زرق و برق زین رویا استقد  
 چشم بر سر زرق و برق زین آئینه  
 چو کربیا اندھا نین اتا نظر آید  
 چو کربیا بگویند اک بال آیین  
 چو کربیا بگویند اک بال آیین  
 ایستد و کفالی بوسه ای کبر و نظر  
 ز لبون ایسا که رخ من اگر آئینه کو  
 و  
 و

ہرگز مین قابل نقصان متاع مسکمان  
 کون بانی خلق مین اوسکے چواڑ وقت نفع  
 جو کہ ظالم مین وہ ہرگز تر زبان ہو نہیں  
 اگر یہ ہو منظور ہم ندوکی آنکھیں تر نہون  
 گر کر جو ابد و نہوتا شیر بد خشک سے  
 گر پیچ میر و نالوسی تو میرا سنگدل  
 و حو تو دیا مین اگر تو اپنی زلف عنبرین  
 شعلہ زن ہو آتش رنگ گل خسار یار  
 و یکسک آفا ز خط اوس گل کی آنکھیں بیون  
 تو جو اوس درد ان گھر کو چلے گلزار سے  
 تر پینے سیرا دیکھ جو درد آتشین  
 بھیجیوں اوس صیدا کو نہایت تو مار جو خون کو  
 چار باغ جسم مین جو آب جو اشک آہ  
 چشم تر کو گرمی داغ جنون کی کیا ضرر

مہربان بابت ہے ہر بشر آئینہ کو دیکھتا ہے تو اگر وقت سحر آئینہ کو

نہ لاسے عالم بالا کی پونہ میں جی کو افسون کو  
خیال قامت نوزوں پر میری طبع نوزوں کے  
ریاضی کی نہیں مگر کوئی رشتہ بچان سے  
میرہ مار سیم پر جو جلا دیا جو افسون کو  
بہت حال خوار آتشیں سے جو مشا جسے  
بہت اسلئے پڑیں سبب الی کی افسون کو  
عجب کیا



[illegible]

ترقی و مدد کم کسی بی حسن و زافزون کو  
 تری رفتا کر آئینہ بنا دیتی ہے جیون کو  
 بنا دیکھا شرر سوز درون بہ قطر خون کو  
 بہت سی فوج پر جاتی ہے تھوڑی فوج بخون کو  
 ملا ہو و گردون و خرم خالی فلاحون کو  
 کر گوش و خودی جو جس گوش ہی پر گردون کو  
 نہ جام بادہ پہنچا کیا تمھاری چشم میگوں کو  
 بنایا شاخ گل قاتل تو اپنے دست بخون کو  
 نیا یا قطرہ سے مل گیا اگر خرم فلاحون کو  
 ملا تو گرمی تصور سے تصور بخون کو  
 کہ اکثر دیکھتا تھا میں کسی کی چشم میگوں کو

اثر خدا نامه شبگیر من جن و زول و نوح  
لیا کرتے تھے اکثر ہاتھ میں و سن اف شبگیر

<p>عقشب پر سرو باندھا اویں پر کو فک کو گون          ذرا دیکھو کوئی ابرو تو سمجھو قدر شاعر کی          نہ کوئی مال دنیا کا اوٹھنا لیجا بیکا سر          یقین ہوا کہ جہاں کو مشک اس کا غنیمت گنا</p>	<p>یہ کس شاعر نے ناموزوں کیا مگر آج          لکھا ہر مصحف خ پر خدا فی بیت موزوں          یا فوین نصیب ایسے لو میں ایک فاروں کو          کروں تخریر میں جسے تیر ہی لفظ کو مضمون کو</p>
--	---

کیا سوراخ را ایجان تر یا نوک پر فطره خون کو  
 رنگ دانه زبان مرست بر فطره خون کو  
 دیوان ناسخ

[illegible]

عزیزان

غزلان



۱۰۰



[illegible]

۱۰  
 دیوان خانہ  
 پانوں میں راہ طلب میں سر پہنچ چکا ہے  
 ابلوں کیوں نہ یاد منوں بھانڈو دستاویز  
 خود کو دقتا دکاں حال کا ہوتا راج  
 زودمان در کار سے کیا سب دہوار کو  
 ایک تنہا سب چاگر دی گئی تھیں  
 عمر بھر میں ہے دم ایسا کتنا نوار کو  
 دل

۱۲  
دیوان خانق

تشی بن گرم اعلیٰ سے سیکندریہ میں  
ایک نرسہ ہو تو ان فرزند خورشید  
ن نام و نشان میں ہو تو ان کو شہزاد علی  
نام دے گا

باد گلگون بود ساقی آبی خوشک  
 چشمه نقره سیدان ابرو ساقی خوشک  
 بوفه غلغلان فون چشمه بود خوشک  
 کفایت نکرده فون چشمه بود خوشک  
 بخت بدست آید ریاکاری خوشک  
 یاموی قسمت ز بهباد اوق خوشک



[illegible]

بیان کیا ہو سکے مردان کی محبت و جلال کی  
کیا دل مر افق تنہا کے مقابل ہو  
ہمیشہ ہاتھ میں رکھتا ہوں زلف یار کو شان  
گہنا تنگ کی تو بہ کو دماغ ناز برداری  
شمر خیمہ جو اسے خام طبع و باغ عالم میں  
و غنور ہاتھ دھونا جان و سجدہ ہر کشتی  
و تیر جہاں کی ہی و ریا غم نہ وہ اگر چاہے

بجسرت و کیمتای ماه کفان بجگو و نواح  
و یاد دل چسب نیز ایک محبوب مجازی کو

میں جو رتوں خرمین باد و دشتان سبز ہو  
 تختِ دلِ غنچوں ہی پیدا ہوں رنگِ بگل  
 خلق کو حیرت ہو کیونکر سر وہ چلنے لگا  
 سبزیِ دشتِ جانانِ حُسنِ فکں ہوا گر  
 تم با ذنی ہر دلِ مردہ کو تو آواز نے  
 کیا عجب گرز ہر بار زلف کی تاثیر سے  
 آگیا پورا دوسرے میں کسی کا سبز حسن  
 مریم زنگار کو میرے دل پر داغ پر

[illegible]



زمین تابش حق کے سخی آلودہ و مٹیوں کے  
 زبانی ہی زبانی کہ چون خالت نور من کو  
 چھری کی بجی جواؤں کے شکر چمن کی دست خانگیں  
 بیلدایلی بیلان باغ نے سستہ رخ نشین کو  
 خوارا کدن نہ تو باغ و سرور و شکر کیکن  
 جو کسے جام بیان کر دین ای گل خان کو  
 گر بیان چاک بین است تک سنا تھا سوا اگر ناک  
 بیدستی کلین گل زار دے میں بیلدایلی  
 بجلا علیہ ز غزل خوانی ہو بجے کام کیا باغ  
 زمین تاسے کچھ شعر غزل خوان کو

کسی صورت و ناجنس و غیر لغت و نہ مکن  
 اگر بیان بحرین جلیبے و رنگ شفق لازم  
 معصائب نظم کر تا موشن شب و تاریک تجران کے  
 عداوت پر ہم شیخ و سپہر کے آب و رخسار کو  
 نہ چھوڑ گا المومرا کبھی قاتل کے دامن کو  
 بنایا شمع بزم فکر مینے طبع روشن کو

رسائی و ستاح حسن تک کہ دست شکن  
 تصدق کر لے دیکھا جو پور و روشن کو  
 وہ سی ہلکی ہونٹوں پر اگر جاتا ہی گلشن کو  
 یہاں کیا ہر جو پھیلا تو ہی تو ای برق اس کا  
 عجب کیا ہر جو انسان صورت پر و حیران ہو  
 اگر طول ایل ہو قطع ہو ترک لباس آسان  
 کر تو ہر کسی آلودہ ہونٹوں کی شناختی  
 اگر مضمون پا جوں پا پڑن زبان کا  
 اگر اس کی جگہ پر ہو تو آنکھ اپنی تو کیا ہوتا  
 کہ جو حسن گر جائی نہ عاشق کو دلا یا کر  
 موافق ہو صلے کہ سمجھے میں سب تب جانان  
 رنگ زخم ہیر دی ہو تو خدا کی و قاتل  
 بنا و شیشہ سے اس کو بھی تو ہی متوالا

[illegible]

۷۹

**مقام نالایق**

شکست خوردی دل پر داغ چلائے  
ناله یاد آئین نہ کیوں برسانے لگاؤں کو  
ایسے جو باقی وعدہ و عمل کا کرتا نہیں  
عشق کامل ہو کبھی میر سے دل بیاویں گو  
تو سے ہونے ہی جلد اور زاری پلویں گو  
وقت نہ زبان کے بار ورج کو جس طرح شوق  
دون رہائی سے وبال باوس زلف کو خوش گو  
کیونکہ میں اکثر مصاحف میں پراوردہ فضا  
نہایتیں نامساوی زبان پر اوردہ فضا  
ہوتے سے دل خوش گو



کیونکہ او شمسوار ایا رکھوں موزوں ہر دم  
 کہ میں بھی ہوں غراب عبادتِ فضل تو سن کو  
 ہو اللہ کی نیک نیت میں اشک کرو دو انگشت کو  
 گریبا سے نیل اشک تو دیکھ انہیں جاتا  
 کی طرح کاشیں اہل عقل بیری گردن کو  
 جاساں غم کا شیں اہل عقل بیری گردن کو  
 ہوتا تو اصل قیمت میں نہ پڑتا تو ان حدایت  
 کہلا لے سبک بے ملامت اول طفل بے گناہ  
 وطن بھگتوں کو چھوڑنا تو بس چھوڑنا  
 علی کہ انہیں سکھایا ہے سب بے گناہ  
 فلک کی سہمی سے ہو سکتا ہے انقلاب  
 مائیک زہندان بے گناہ گلشن کو  
 سر شوبہ نہ تھی یہ احسان آخری ہو گا  
 بنائیں سب بے گناہ کو دکان بے گناہی کو

بہر سوئی بروت نے سرمہ بنایا طور کو  
 بین بود آفتند جاری رکھتے ہیں ناسور کو  
 جو ابھی نیچے جو توڑوں زخم کے انگور کو  
 انگورہ اوٹھا کر شینہ جنت میں ناکھیا حو کو  
 مرتے دم میں ہم مسلمان دیکھتے ہیں جو کو  
 دور سوئی سے رہا شعلہ جلا یا طور کو  
 اسی صم کیا ہی جنا پر فوق ہو سینہ و کو  
 حق تو یہی دار سے کیا کام تھا منصو کو

دلگداس شعلہ عارض کو گردہ اگل گلشن کو  
 کباب سب بے گناہیں بیلین شاخ نشین کو  
 پس از مدون تو شبت خال بھوئی بیرون کو  
 قدم رکھتے ہیں کیا نام لپا کر برون کو

بت پرستی میں بولخ حق پرستی کا خیال  
 دیکھتے ہیں ہر منہ میں ہم خدا کے نور کو  
 تری تلواریا لفت ہو قائل سیری گردن کو  
 وہ اپنی کمال چپان ہو باز سیری گردن کو  
 بجای سجدہ و زنا رہر شیخ و برہمن کو  
 جھوٹا کیوں پیش جام شیشہ اپنی گردن کو  
 بناتا ہو فلک تربت گرا کر خانہ تن کو  
 زمین جادہ کناری ہو گیا صحر کو دامن کو  
 کہ سب کتے ہیں پردہ کر کر کا او کی چر کو

وہ اکسیر آتش غم کو کہ اپنی آواز کو  
 غلامی ایک دم میں کر دیا زنجیر کو  
 چھوڑنا تو نہ مستکین جھک کر نہ تیر کو  
 غزوان جلاں نے جو دیکھا سیر کو  
 چاکر بانی عالم نے کیا ہے کس جنت کو  
 چاکر معدن باقوت کی جنتی ہے جنت کو  
 بنایا معدن باقوت کی جنتی ہے جنت کو  
 مدد دیا لیا ان کو جنتی ہے جنت کو

بنایا چشم دنیا غم کو کہ اپنی آواز کو  
 گون کا مال ہے اب لاٹوری کو جنت کو  
 پھنسا ہے کوئی زنجیر جاساں جنت کو  
 جہان میں جنتی ہے جنتی ہے جنت کو  
 جہان میں جنتی ہے جنتی ہے جنت کو  
 جہان میں جنتی ہے جنتی ہے جنت کو



دولت وصل کی خواہش میں ہوا تھا چنانچہ  
 باقیہ آریا نے بیچ شمشیر سے  
 پتھر شمشیر سے لے کر غنیمت سے  
 باغ میں لگ گئی تھی نظر تیرے  
 سر و کھلائی درخت سے چھایا  
 وادیاں سے چھایا

کوئی یوسف کا زمانے میں غریب رہا نہ ہو  
 اس قدر بھی غم فرقت ہو کوئی راز نہ ہو  
 سطح خاک سے پیدا کبھی گلزار نہ ہو  
 تیرے سو فار و نین گر صورت نہ ہو  
 فیشک بھی کبھی اس طرح شکر بار نہ ہو  
 غیر زکس کوئی اس باغ میں بیمار نہ ہو  
 مشہد ہوتا ہے ترا سایہ دیوار نہ ہو

دولت وصل کی خواہش میں ہوا تھا چنانچہ  
 باقیہ آریا نے بیچ شمشیر سے  
 پتھر شمشیر سے لے کر غنیمت سے  
 باغ میں لگ گئی تھی نظر تیرے  
 سر و کھلائی درخت سے چھایا  
 وادیاں سے چھایا

خود فردی جو ہر منظور ہے او کا فر  
 بغل گوہرین کا شاسا کھٹکتا ہونین  
 گلزاروں کو جو دفون نگین قبرین  
 نکلے ناو کی ہوس لے ہمارے کس شکل  
 ہر جو وصف شیرین میں ہو ملک کمال  
 چھوڑ دی رسم عیادت بھی جو اس گل کھج  
 جس پری کی نظر آتی ہے مجھے زلف و راز

نا تو ان ہو کہ جہان میں رہوں ایسا حال  
 کہ مرے پافون سے چوٹی کو بھی آزار نہ ہو

نہ جنوں میں بھی رکھا نخت فرمایاں مجکو  
 دیدہ شیر و زکس ہے زیادہ پرہل  
 گر نفرت کرے آگاہ اگر مال سے ہو  
 خلق خورشید قیامت ہو ڈر کی لیکن  
 بعد مرنے کے جہان روح پھر گئی تھی  
 یا اس کا کل پیمان کی محبت کی عرض  
 او سکا دیدار جو ہو گا تو قیامت ہوگی  
 گوہرین کھین نکین کی روشن جوہرین

دل غم چھایا جو کھلم کھلا  
 عافیت آدمی کا عالم دل غم کا  
 اس قدر نسبت ہے کہ اس کا  
 ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز  
 دوستی ہر گز ہر گز ہر گز  
 ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

کوئی یوسف کا زمانے میں غریب رہا نہ ہو  
 اس قدر بھی غم فرقت ہو کوئی راز نہ ہو  
 سطح خاک سے پیدا کبھی گلزار نہ ہو  
 تیرے سو فار و نین گر صورت نہ ہو  
 فیشک بھی کبھی اس طرح شکر بار نہ ہو  
 غیر زکس کوئی اس باغ میں بیمار نہ ہو  
 مشہد ہوتا ہے ترا سایہ دیوار نہ ہو

دولت وصل کی خواہش میں ہوا تھا چنانچہ  
 باقیہ آریا نے بیچ شمشیر سے  
 پتھر شمشیر سے لے کر غنیمت سے  
 باغ میں لگ گئی تھی نظر تیرے  
 سر و کھلائی درخت سے چھایا  
 وادیاں سے چھایا

دیوان ناسخ



دیوان ناز

پس عروج کی حالت میں  
کبھی بلند ہو اسے بغیر کسی  
کمال صورت اور کسی  
نیکو میں کبھی میں کا  
نزاروں گور کی تو میں  
میں سے روز میں

اہل حق میں جنت اور جہنم کی بات



کمان



[illegible]



زردا جو چہ پہن پہن خندان چہ چہ  
 باغ جہان باغ چہ چہ چہ چہ چہ  
 رولیف واو

<p>رفعت کبھی کسی کی گوارا یہاں نہیں          دور دراز ایک صبح پر رنگ جہان نہیں          عبرت کی بجائے لاکھوں ہی طفل جوان ہیں          دشمن اگر وہ دوست ہو اپنی تو کیا عجب          ہر گل پر اس چمن کو گریزاں پرنگ بو          صبح شب سال ہر دم توڑتا ہوں میں          رفتار ناز میں یہ چپک جاتی ہر کہیں          آنکھوں کو فائدہ جو نہیں تیری گرد راہ          بولا جو ہو گل ہی ہو ایا ربے دماغ          خود رو میں کس طرح گل خسار سو قد          حاصل تھو بھارت یہ عقوبت ہو اگر          منعم کے شکر میں بھی ہلا نہیں کبھی کبھی          تعریف تیغ اور قاتل ہر دم کو کھاتھ          پیر مرد ایک ہی تو شگفتہ ہے دوسرا          ساقی الکاؤ رکھ مرے منہ سو خم شراب          خونریز یاں جہان میں ہتی تھی ہر نزق          رنگ بہار زہر ہوا جو تیرے سامنے</p>	<p>جس سر زمین کو ہم پرچہ مان آسان نہیں          وہ کون سا چمن ہو کہ جس کو خزان نہیں          پیری میں بھی خیال اجل کا یہاں نہیں          یاں اعتماد دوستی جسم و جان نہیں          سر چمن ہو کون جو سرور وان نہیں          نالان بین میری غم میں ہوں لڑاں نہیں          گویا تری کمر میں صنم استخوان نہیں          حاصل چین ہو کیا جو تراستان نہیں          کتا ہو کون آتش گل کا دھواں نہیں          ہو کون باغ جس کے لیے باغبان نہیں          یوسف بغیر کوئی بیان کاروان نہیں          تنہا برائے لذت دنیا زبان نہیں          گویا دہان ختم ہو میرے دہان نہیں          باغ جہان میں فصل بہار و خزان نہیں          دریا یے کی مچھلی ہو میری زبان نہیں          کچھ آسیا کے سامنے قدر فسان نہیں          باغ جہان میں غیر گل و عطران نہیں</p>
--	---

زردا جو چہ پہن پہن خندان چہ چہ  
 باغ جہان باغ چہ چہ چہ چہ چہ  
 رولیف واو

دودھ دھیری ہاتھوں میں کیونکر ہوں پتلیان  
 کیا نیند آئے ہو وہی رات بھر خیال  
 گریختے کی ہوش کوئی غل سا کاں ہو  
 یارب بھلا شرب ہمارا کیسا حلال ہو  
 ناخوش ہے ذراں تو ہمیں حلال ہو  
 ناکھین وصال میں تیرا دھال ہو

دولہ



دین کے لیے ہر شے قربان کر دینا  
 دنیا کی ہر شے کو قربان کر دینا  
 دنیا کی ہر شے کو قربان کر دینا  
 دنیا کی ہر شے کو قربان کر دینا

جب وہ مجھ میں ادا کرے  
 سب ناز اپنی فتن کرے  
 جتنی افسانہ لکھ کرے  
 وی افسانہ لکھ کرے  
 جس کو گمراہی میں لے کرے  
 کیا مگر میں بہ نہیں جا کرے  
 دھیان آگاہی سے لے کرے  
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
 نیک و بد کیا ہوں ہمیشہ با ہم  
 پھول کا نون سے جدا کرے ہم

دیوان تلخ

۷۲

یہ زند کیا ہی مرے کے گناہ کرتے ہیں  
 فلک کی سیر عبت مہر و ماہ کرتے ہیں  
 جو تھک دیکھ کے بت قاہ قاہ کرتے ہیں  
 چشب کو ہم سو گروں نگاہ کرتے ہیں  
 جو وہ نظارہ مردم گیارہ کرتے ہیں  
 وہ کب نشانی تیر نگاہ کرتے ہیں  
 گیارہ منبر کو ہم سجدہ گلاہ کرتے ہیں

جہاں تک وہ طبیعت سے زائد و حاصل  
 ترے جمال کو دیکھیں زمین پر اگر  
 بنا ہوں کیا گل دیوانہ مقصد سے ہیں  
 وہ بد گمان سمجھتا ہے چاند کا مشیت  
 مزاج میں یحیا جو کہ پھیلتے ہیں تجھ  
 چتر کر رہی ہیں ہزاروں ہی مرغ دل پر  
 ناز میں بھی پرو دھیان و سکون خط کا

جو ناسید ہیں اہل ورع میں اور تلخ

امید دار شفاعت گناہ کرتے ہیں

نام تیرا ہی لیا کرتے ہیں  
 ہم گریبان سیا کرتے ہیں  
 مے دیدار لیا کرتے ہیں  
 مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں  
 لوگ جو چوم لیا کرتے ہیں  
 آج زر جو کہ دیا کرتے ہیں  
 مہر و مہ کسب ضیا کرتے ہیں

جان ہم تجھ سے دیا کرتے ہیں  
 چاک کرنے کے لیے اے ناصح  
 ساغر چشم سے ہم بادہ پرست  
 زندگی زندہ ولی کا ہے نام  
 سنگ اسود بھی ہے بھاری تھیر  
 کل نہ دیکھا کوئی مٹی بھی اونھیں  
 تیرا کیا ذکر مرے داغوں سے

جو کہ کیا ترے نام سے کرتے ہیں  
 سنگ یا کا رخ کرتے ہیں  
 نین چرخ کرتے ہیں  
 خاک ہم اسود کرتے ہیں  
 جو کہ کیا ترے نام سے کرتے ہیں  
 سنگ یا کا رخ کرتے ہیں  
 نین چرخ کرتے ہیں  
 خاک ہم اسود کرتے ہیں

دین کے لیے ہر شے قربان کر دینا  
 دنیا کی ہر شے کو قربان کر دینا  
 دنیا کی ہر شے کو قربان کر دینا  
 دنیا کی ہر شے کو قربان کر دینا



پیشکش ہون اپنی آنکھیں دیکھ کر تڑپ کر گئے  
مقتل داغ و زخم اب تک ہر طرف سے  
میں نے جہنم کی آگ کو دیکھا ہے جس نے  
سب کو ساقی تجھ کو جان بچا کر

میرا چاہ وہ سب کو دوا کر دے  
غزل سب کو دے دے کہ وہ  
سب سے گھر کے دروازے پر  
بیٹا ہر گھر کے دروازے پر

غول کی آنکھیں چراغ اور شمع کیلئے  
کیا مری تو لوہے میں کاٹا ہو کسی نے دیکھنا  
خضر سب کو دیا چھوڑو نگار تو خضر تلے  
کستور گھونگھٹ میں تاباں پردہ و زلف  
خانہ دل پر شبک آہ بے تاثیر سے  
کیوں ہے حسن سبز کو عمر ابد مانند خضر  
دیکھتے جذب زلفی کھینچتا کیونکر اوسے  
وہ دم دبا جاتے تو جتنے سامنے شیر تیاں  
کیا تری جالی کی کرتی میں چلتا ہوں بدن  
آئد موسیٰ ہماروں کی قوی ہو یہ دلیل  
جو ترا جی چاہتا ہے میں ہی کرتا ہے تو  
ہو نہاں صبح شب عم کیا ہوئی تاثیر ختم  
پر ہون آنکھیں کو سمنہ کی طرح مضبوط  
یار کے دست خدائی ہو چلا کی کہان  
بیوٹن ہو کر زانیہ میں ہو کر نالان مبشر  
گاؤ خوری سو و خوار ہی ایک ہی فوٹو  
آب حیوان پر سکندر ہی یہ ساقی نے کہا

ایک شب تاریکی اپنی کج ویران میں  
غیر کا نقش قدم تو کوئی جان میں نہیں  
آب آہن کی حلاوت آب حیوان میں نہیں  
روشنی ایسی چراغ زرد اماں میں نہیں  
آج تک وزن کوئی دیوا جان میں نہیں  
آج حیوان گرتی چاہہ رخسار میں نہیں  
کیا کریں یوسف زری چاہہ رخسار میں نہیں  
غیر روباہ و شغال باب و کواں میں نہیں  
یہ فروغ ای سو قدس و چراغان میں نہیں  
کو بسنا فرعون ہو جو فکر سامان میں نہیں  
وہ پیری ہو تو کہ فرماں سلیمان میں نہیں  
سورہ و الشمس شاید قرآن میں نہیں  
ایک قطرہ بھی ہمارے ابرو گان میں نہیں  
دیکھو کو کوئی بھی پھلی دست جان میں نہیں  
آشنا نالو نسوئے پر گریستان میں نہیں  
چھہ تعداد اندون ہنساں میں نہیں  
میکشی گر لطف کچھ بھی آب حیوان میں نہیں

وہ زمین زلف سب کو دے  
غلاب سب کو دے زلف سب کو دے  
ہر گھر کے دروازے پر  
بیٹا ہر گھر کے دروازے پر

۴۱  
دہان ناخ

کہ او داد تری واد غواہ کرستین  
ہم اوس صغریٰ پرستین جوین زار  
خدا کا حبیب بشر اشتباہ کرستین  
فلتم موت ہوا دل و جملہ کرستین  
جست جلاب فرام سپاہ کرستین  
کہ در دست سب کو دے کرستین  
کیا دل میں دست سب کو دے کرستین  
فقر اسیل نام کاہیدہ او کا قلم

دہ دم میں کچھ نہیں کاہیدہ او کا قلم  
سیاہ کاہیدہ او کا قلم  
فران میں مسافر کو زار سپاہ کرستین  
کہ سامعین عارف وادہ کرستین  
میرا بے ہوشی کرستین  
دلاہ میں طلب دو گواہ کرستین  
کہ غلام طلب دو گواہ کرستین  
میرا



[illegible]



جہاں جونا جاتی ہے وہاں جونا جاتی ہے  
 جہاں جونا جاتی ہے وہاں جونا جاتی ہے  
 جہاں جونا جاتی ہے وہاں جونا جاتی ہے

جہاں جونا جاتی ہے وہاں جونا جاتی ہے  
 جہاں جونا جاتی ہے وہاں جونا جاتی ہے  
 جہاں جونا جاتی ہے وہاں جونا جاتی ہے

اول

جست مذکھے ہوں سود کھینے شنگ آب میں	تیرا بابت کھراوہت شنگ آب میں
مہج کو ترانا نظر آیا پینگ آب میں	تیرا کی شب جب ہوا ہوش مرورہ نو کا
کرتے ہیں جیسے سفر اہل فرنگ آب میں	خافہ سخت لاش کا وین یوں پروا
سنگ ہی ہو جاو غرق کر پیر و سنگ آب میں	نرم طبیعت کو کیا پوچھی وہی لزند
غیر و چھینٹو نکلی جب کہ تو ہیں جنگ آب میں	کتے میں ہر دم محبوبین خوش و غلام آب میں
رفیع نہ تلو ارکا ہو کبھی رنگ آب میں	سجستہ کیاں ہو خاندہ ظالم کو کیا
خلق کو دیکھیں ہو کہہ ی رنگ آب میں	عاض زبانی یا جلس فکر ہوں اگر
شمع سمجھ کر تجھے آئین شنگ آب میں	راکوہ یا میں تو اور تو جو ای شنگ آب میں
میں کیا آپ کو جب ملی شنگ آب میں	آپ کو سر پہن سارو نہات اگر

ناسخ مجور اگر جا کے سنا فرنگ  
 آئین نظر سب حباب چشم شنگ آب میں

جاؤں تا حشر کے میدان میں دامن	غم شیرین و رو کے کروں تر دامن
یار یا سا تو مجھے جو نہ میسر دامن	طبع خام ہے پہلے جو کسی کے آگے
زرت سے زہار نہ او طالب زہر دامن	مثل گردون سچو گردش ہی سبکی رات
ہو میری خاک سو قاتل کا مکدر دامن	زندگی بھر جو صفائی رہی کیا تہر دامن
کھلا گیا دامن و شش ناز سو ٹھوکر دامن	استغین نہ ہر میان کوئی چراغ جان پر

منہ دل انتو کی ہے تیرا غلام آب میں  
 حال انگشت جہت ہے تیرا غلام آب میں  
 جوتے نظر دامن شنگ آب میں  
 ہاتھ تیرا ہے تیرا غلام آب میں  
 فاقہ سستی پر قناعت ہو جو غلام آب میں  
 جو باب بادہ عشرت ہو جو غلام آب میں  
 کہ یہ ہے تیرا غلام آب میں  
 کہ یہ ہے تیرا غلام آب میں

دائے ننگ و قدم کو باغ کی بالید  
 کوری میں غنیمتیں جہاں گلشن آب میں  
 دل میں غنیمتیں جہاں گلشن آب میں  
 دست عالم کو کیا چشم سیاہ آب میں  
 پیش چشم عالم سیاہ آب میں  
 فن کیا کو دہشت کوئی آب میں  
 مہر سے کس کا دہشت کوئی آب میں  
 دہشت کوئی آب میں

دور سے دونوں کا نظارہ ہے تیرا غلام آب میں  
 فن کیست آفتاب ہے تیرا غلام آب میں  
 نظر دامن کا ہے تیرا غلام آب میں  
 عالم دامن کا ہے تیرا غلام آب میں  
 صفحہ دامن کا ہے تیرا غلام آب میں  
 صورت دامن کا ہے تیرا غلام آب میں  
 اوستا دامن کا ہے تیرا غلام آب میں  
 دامن کا ہے تیرا غلام آب میں

دوران ناسخ  
 ۶۹







کیا وہ پھر  
 اس او سلا نقش  
 زلفش کے  
 خنک کر بلا ہے  
 سب



تو زمین اشعار را  
ببین کور اگر اعداوت می تو کردی

کے سوا کسی اور کو بھی اس کے لئے نظر انداز نہ ہوں

میرزا محمد علی قزوینی

سقورخ سپوئے روتن کنول تالاب میں  
 خوشہ میرویں عیان ہو خرم متاب میں  
 بارنگین جیسے ہو جاتا ہر ملک آب میں  
 پروان میر اسفینہ موتیوں کی آب میں  
 ملکدار یا میں جو کچھ ملکیا سیلاب میں

شاخ مرجان بر حیدر عکس است ملک بن  
یترے نو و غلط پر عرف آیا نہیں  
بزم میں کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ عمر  
گو مضمون لیے پھر تے ہیں یوں شہر  
طالب حق براگرت سال کو نکاسا جھوٹ

کیون نہ از دل سخن بہنیں اعجاز ساقی کا مقرر  
آفتاب و سنہ و کھایا ہے شب معتاب میں

جیسے آفتاب میں نظر ترے کنول تالاب میں  
لال ہو جائیں اسی حب چھلیاں تالاب میں  
کوندی میں بجلیاں لہروں کے لہر آب میں  
کرب لایم ہوا گر بیرون ہو سنگ آب میں  
کوئی آجاتا ہے تنکا جس طرح سیلاب میں  
شعروشن جس طرح رکھو کوئی محراب میں  
پلٹی ہے پانی کی پھلی و تینوں کی آب میں  
سوچ رہتا ہے کہیں چمکے نہ کہیں خواب میں  
جمع ہو رہتے ہیں تنکے بیشتر گرد آب میں  
چھنس گیا ہے عکس یہ خوشیہ کا گلاب میں

یون مرئی نگھین عیان میں اشک کرسیدائش  
 ہے تو دستِ حنائی کو اگر دھوئی وہاں  
 کس نہر سے اوٹھائی ہے لبِ ریا نقاب  
 استفادہ سخت لکھا دل گذارہ فریاد  
 اشک کو قطریں میں یہ مجھ نہاں کا حال ہو  
 جلوہ بینی ہے یوں عذابِ بے رو کے تلے  
 دانے میں انگلیا کی بڑیا کو بخت کی چنیاں  
 رشک کی معنی میں یہ سو تو بے خبر و بخت  
 خط فطر آتا ہے اگر اس کے ذوق پر کیا عجب  
 چشمِ زمیں پر تصورِ روی جانان کا دام

استاد ہون کے لیے یار ہون  
 ضروری کہ کسی سے ملے  
 کہ راہ منزل مقصود میں  
 گمراہی سے انتظام یار ہون  
 ہاتھ دے کر اپنے الگ ہون  
 بعد میں پریشان کے صاحب سجاد ہون

[illegible]

بن اسیر جلاقلہ کیسیو سے  
 شہر بن کا فتح یوں  
 ۱۰  
 ہے آج عمرت بن ہوا سے کہ نہیں  
 اگر ساقی نہیں تو ماخذ سے کہ نہیں  
 بن برکت قدم بر دینا سے کہ نہیں  
 بن دریا کی آہن و دریا نزدیک کہ نہیں  
 مانا آشتنا کی آشتنا سے کہ نہیں  
 اور آشتنا یوں جسے یاد کیا کہ نہیں  
 نکال باب و آشت مجاہد سے کہ نہیں  
 شہر ہو دھوا آشتنا نہیں کہ نہیں  
 کی شہر ہو دھوا آشتنا نہیں کہ نہیں  
 سیاہ







گلشنی ہے یہاں سے گلزار میں  
 گلزار کا جو تصور ہے یہاں سے  
 گلزار کا جو تصور ہے یہاں سے  
 گلزار کا جو تصور ہے یہاں سے

۱۰

یہ وہ مصحف ہے جسے حاجت نہیں  
 ایک کو عالم حیرت میں نہیں  
 شمع تصویر کو کچھ حاجت نہیں  
 کو فسانا خواب ہی جسکے لیے تعبیر نہیں  
 کیسے عصیان کرین انکے لیے تغیر نہیں  
 مثل کعبہ یہ کسی بندے کی تعمیر نہیں  
 دہن زخم کو کچھ حاجت تقریر نہیں  
 یہ جہان آئینہ ہے کاغذ تصویر نہیں  
 برگ ناپے شجر طور میں تویر نہیں  
 اور مسجد کی کسی واسطے تعمیر نہیں  
 مچو جو ہونہ سکے یہ خطا تقدیر نہیں  
 یان ہے موجود دہن خوف سے تقریر نہیں

نور انوار

تیری تلوار کے مین زخم کوئی دیکھ نہ سکے  
 قاصدا حال سراپا ہے سراپا مرقوم  
 اس میں مین یونین اشعار پر سے جانا سخ  
 دل کے بہلائے کی اور اب کوئی تدبیر نہیں

مشکے نقش حیات اور او سوتا شیر نہیں  
 نطق عیسے مین تے نطق ہی تاثیر نہیں  
 کیوں دلا پیری مین بھی مین کی تدبیر نہیں  
 کار حیرت دکان مین ہی کسان غیر کو دخل  
 کوئی غفلت بھی حقیقت کی نہیں پر خالی  
 ای تو ہو تے مین دیوانے خدا کو بھی عزیز  
 خانہ دل نکرو دہم ای اصحاب بغیل  
 جانتا ہی تو مراد و بیان کیا ہے ضرر  
 بس دلا صورت ہستی کو کوئی دم پر ثبات  
 ای سہی سرو تر و کان کو توں کی طرح  
 ابرو یار کے مانند بنا تے مین طاق  
 خط سہی غلبن نہو اصلاح ہی کرا صاف غدار  
 بد زبانی ہو دہان گرچہ ہی معدوم دہن

سرو سامان ہو ہر نہایت شک نہیں  
 سراپے کو کف بار مین شمشیر نہیں  
 ایک عالم ہے شجر طور میں شمشیر نہیں  
 مگر دہن کے برابر ہے بھی ہونی نہیں  
 جو دہن بات سے یاد ہی نہ تو تقریر نہیں  
 قدرت حق کیسے یاد ہی نہ تو تقریر نہیں  
 در ختم رنگ طلا کیسے یاد ہی نہ تو تقریر نہیں  
 خاک کے سائے حیرت کی زنجیر نہیں  
 کو دیا ہے اسی صورت کی زنجیر نہیں  
 آہ بے ہوشی کی زنجیر کی دستاویز نہیں  
 آہ بے ہوشی کی زنجیر کی دستاویز نہیں

جہاں کہ بتوں سے آشنا ہوں  
 جہاں کہ بتوں سے آشنا ہوں  
 جہاں کہ بتوں سے آشنا ہوں  
 جہاں کہ بتوں سے آشنا ہوں



عشق پر دل پر داغ ارادہ کو جانان کا  
 چہرہ طافس کا شکنجہ نہیں ہر باغِ ضوان میں  
 رونا کی کلب جو دیباچہ طبع کی گلیاں بیان میں  
 چہرہ طافس کا شکنجہ نہیں ہر باغِ ضوان میں  
 رونا کی کلب جو دیباچہ طبع کی گلیاں بیان میں  
 چہرہ طافس کا شکنجہ نہیں ہر باغِ ضوان میں  
 رونا کی کلب جو دیباچہ طبع کی گلیاں بیان میں

خدا سے وصل صغیر کا امیر ہو نہیں  
 ایو صم پر ترے ملو کی تجھے اس نہیں  
 یاس تو پر کسی حالت میں مجھ یاس نہیں  
 دشت و حشت میں مری پائون کہ یاس نہیں  
 استخوانِ نیری کم از زہرہ الماس نہیں  
 ماہِ فوا اسکے سو کیا ہی اگر داس نہیں  
 محنت کیا ہی خدا کا ہمیں جیسا نہیں  
 ماجرا یہ بھی کم از قصہ قریاس نہیں  
 واعظا جھکو کبھی تو بے راس نہیں  
 دور رہ او سے دلا جھکو تر یاس نہیں  
 درجہ جان میں جو پر قفل تو و سو اس نہیں

دو امان نام  
 ۶۴  
 احیاء و اقامتی بیکار تر از تر نہیں  
 جسمِ آفرین تر از خاک کچھ کسیر نہیں  
 کیونکہ اس میں ہے مینو زبان جسکی راز  
 فرودہ کو نہیں دفتہ میں تاخیر نہیں  
 وعدہ میں غدر دین اسے میں بر نہیں  
 کون سے ناز تر از حسین کہ تر و بر نہیں  
 فکر سے ناز تر از حسین کہ تر و بر نہیں  
 کون سے ناز تر از حسین کہ تر و بر نہیں  
 فکر سے ناز تر از حسین کہ تر و بر نہیں

خدا سے وصل صغیر کا امیر ہو نہیں	اگر چہ یاس سر اسری لیکن ہی ناسخ
ایو صم پر ترے ملو کی تجھے اس نہیں	کبھی ملجای خدا اسکی مجھے یاس نہیں
یاس تو پر کسی حالت میں مجھ یاس نہیں	اس کہتے ہیں جسو اس نہیں یاس نہیں
دشت و حشت میں مری پائون کہ یاس نہیں	وصل کا ٹھونک ہر شادای و المیدہ ہو
استخوانِ نیری کم از زہرہ الماس نہیں	اوسکے دانستو کو قصور میں جو دم نکلا ہو
ماہِ فوا اسکے سو کیا ہی اگر داس نہیں	مزرعِ عمر کو ہر بار در و کرتا ہے
محنت کیا ہی خدا کا ہمیں جیسا نہیں	بار بار ہیشہ کو کعبے میں لٹھعانی ہو شراب
ماجزا یہ بھی کم از قصہ قریاس نہیں	خطوہ لکھتا ہی مجھے لکھتے نہیں تیر قیب
واعظا جھکو کبھی تو بے راس نہیں	ساتھ شیشون کو دین ٹوٹے لگتا ہی مرا
دور رہ او سے دلا جھکو تر یاس نہیں	قابلِ قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت
درجہ جان میں جو پر قفل تو و سو اس نہیں	چپش دل مجھے دیوا چھندا دیتی ہے
حامی اپنا کوئی جو حضرت عباس نہیں	رہتی ہیں ظلِ حمایت میں علم کی ناسخ
ہو ہی میں پھول یا لالو کے پیدا بستان میں	دل پر داغ ویزان ہو اسکی نصف پیمان میں
نہ پروانہ جو محض میں بلبل ہو گلستان میں	جہان کو عشق بار کجا جمع کو جانان میں
خزانہ کے ساتھ ہم آئینگی ابا کی گلستان میں	بھلا دیکھیں تو کیونکر روکتا ہو باغبان ہو
چراغ اپنا ہی مثل برق روشن باد و باران میں	نہیں داغ جنون کو کچھ نہ تر تہ و گریہ
درِ غلطان نظر آئے ہیں جھکو دستِ جہان میں	پسینا یار فر ہو پنچا ہی جب دستِ خانی ہو

دل پر داغ ویزان ہو اسکی نصف پیمان میں  
 جہان کو عشق بار کجا جمع کو جانان میں  
 بھلا دیکھیں تو کیونکر روکتا ہو باغبان ہو  
 نہیں داغ جنون کو کچھ نہ تر تہ و گریہ  
 پسینا یار فر ہو پنچا ہی جب دستِ خانی ہو  
 لال منہ ختم سے اس کا ہونہ ویزان  
 لال منہ ختم سے اس کا ہونہ ویزان  
 لال منہ ختم سے اس کا ہونہ ویزان  
 لال منہ ختم سے اس کا ہونہ ویزان



وہ کہ جس سے اب آپ شکر سنا ہوں  
یہ اپنی شکل جس سے دوچار ہوں میں  
نہ کہہ میں جس سے آسمان کی راہ ہوں میں  
فوق ہوں گوشت و خون کے وہ فار ہوں میں  
اوپر کے واسطے میں داخل میوہ دار ہوں میں  
نورانی ہوں نیکوں میں انگلسا ہوں میں  
یکسبیب ہوں اسے پیسے بھونے میں  
یکسبیب ہوں اسے پیسے بھونے میں  
وہ ہر دم چہنش کے ہوا ہوں میں  
جہاں کہہ کر دہن کروں تو ابجائے  
ہوا کہہ کر دہن کروں تو ابجائے

ذائقہ تین دان برابر خاک کو شکر نہیں  
 معیوس حیرت کہ دین کو زمین ہم نہیں  
 کیوں پڑا ہے میر کو چہ بین کیا گھر نہیں  
 دل مرا کعبہ ہو کچھ تہخانہ آذر نہیں  
 کچھ خطر وے منم کو حاجت سطر نہیں  
 آپ آقا ہے کسیکا جو کوئی نوکر نہیں  
 غیر آغوشِ محراب دامن مادر نہیں  
 جو کہ وناخ غلام ساقی کو نہیں  
 خیال چشم ہے کچھ ساغر شرب نہیں  
 خدا کے دیکھنے کی او کلیم تاب نہیں  
 ہمارا کاسہ سر کاسہ حباب نہیں  
 کہ برق کو نہمتی ہے بارشِ سحاب نہیں  
 سوا ویدہ تصویر کس کو خواب نہیں  
 بغیر صبح کوئی وقت آفتاب نہیں  
 کسی منم کا پسینا ہے یگلاب نہیں  
 ہمارو دشت میں ناخ کین کر نہیں  
 غیر ممکن ہو مومن کو ایذا نام نہیں

[illegible]



بہارِ ناز و نغمہ ہر صبا در آتشِ شمعِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین

<p>لال مجھ پر دی گلگون یار کا کسم نہیں          مر گیا میں گاہِ رونی خرم پر ہم نہیں          اہل دولت کو اگر ہے بخلِ مطلق ہم نہیں          میری مریسے بھلا کیا چشم تر ہوں شعلہ رو          زیرِ بر و تیری آنکھیں میں گزرتی ہوں          جو کوئی ہر بات واضح ہے سلیمان مان          چر گیا پر تو جو تیرے روی اشتناک کا          دوست دنیا میں نہیں کوئی کسی کا بغیر          آنکھ نہ گرس کی نہیں ہر گرجھپکتی اس لیے          ہم شہرِ چرمین پہان پر جہان گاہ ہے          چشمِ جانان سے جو الفت ہو دلادیا نہ ہو          زلفِ جانان کا کوئی مضمون کیا جس کو          یار کو محرابِ برو کے تصور میں مدام          یار کو ناسخ یہ لکھ مصراع استادِ قدیم          مشرقِ خورشید تیری نور سے در نہیں          خلق کو فرصت زیارت سے کیوں ہم نہیں          ہر سرِ عریان مصراعِ داغِ سودا سی تمام</p>	<p>کب مزاج کا کل غمِ فشان بر ہم نہیں          یہ عجب گلزار ہے جو قطرہ شبنم نہیں          ہوا بھی حاجت نہیں دنیا میں گرا ہم نہیں          چشمہ خورشید کو دیکھو کہ مطلق ہم نہیں          صیدِ فکں سے غزالانِ حرم کو ہم نہیں          مثلِ خاتمِ خرم اگر قامت نہیں خاتم نہیں          صاف تجا کے لب گل پرین شبنم نہیں          ہو گئی جب صبح شمع مدہ کا پھر ہم نہیں          ایک لمحے میں بہارِ گلشنِ عالم نہیں          کون ہے جو میرے سونو عیش و محرم نہیں          آہوانِ وشت کو جنوں کو مطلق ہم نہیں          میرے خاموش کے برابر افعیو نہیں ہم نہیں          دیدہ کعبہ ہے گریبانِ چشمہ فرم نہیں          دیر کی تیرے ذرا آئین تو مجھ پر نہیں          کون ہے بارہ درِ میناج جو ششدر نہیں          یار کا موم کمر کچھ موم سے غیر نہیں          شاہِ قلیم جنوں ہوں حاجت نہیں</p>
--	--

چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین

چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین  
 چرخِ بزمِ گلشنِ بخت کا رخِ چین



بافتن از ایل دینار و کون  
و خاوی سبزه خندان در زمین

نمونه ای از کتب خطی  
نمونه ای از کتب خطی

نمونه ای از کتب خطی  
نمونه ای از کتب خطی

چو رات چو دهرین محبتی با شرباب  
روشن هوا آفتاب شب تاب تاب

نسخه نهم در اسکے سوا فخر کچھ مجھے  
ہوں امت جناب سال تاب میں

کشتہ سیما ہوں جولا توں ماتم نہیں  
حرف میں گل نہیں نقطے میں شیر نہیں  
اتنی شہرت یقین ہمت ماتم نہیں  
آج یان خبر کا سہ سر کچھ نشان ختم نہیں  
اویری پیکر دہن میرا کم از خاتم نہیں  
شکوہ بچا ہے کہ کچھ وہ ادھیں توں نہیں  
تیرے گالوں کے برابر شیر اعظم نہیں  
سانو خورشید کو ربط گل و شبنم نہیں  
آگ ہی گل نہیں اسپند و شبنم نہیں  
پیکر و شمشیر و خنجر میں ہی ہر گروم نہیں  
خوب سی بارش ہو تب تک دلا شبنم نہیں  
جام کو کچھا تو دھیان آیا جو نہیں ختم نہیں  
کون شائع ہو رہا ہے جسکی گردن ختم نہیں  
اختلاط گل سے رنگین قطرہ شبنم نہیں

مرگیا میں ہفتہ رسیرو سے کچھ غم نہیں  
بوستان صفت عرق آلودہ نہیں کتاب  
استقد مجھ کو خیال و نسے پر و نیا میں کام  
یہ دہان جام سے آواز آتی ہے رام  
نام تیرا میرے ہوتو نسو سیجا ہوتا نہیں  
ہو مرا محبوب میری رو کا گیند شریک  
رونگلا انہیں دوسپہ عیان خط شعاع  
گذری عاشق اپنے عشق توں کو کھلو دیکھ  
تو جو آیا باغ میں تو چشم بد کے واسطے  
ابرو قابل ہے جی دینے نہیں انسان عبت  
ترد گل ہی آب جھلت ہو جو میں دیا بہت  
ہوتی ہو سامان غفلت سے ہو کر عمر بچھے  
انچو استغنا سے ہے باغ جہان میں خجل  
رنگ اسو کہتے ہیں نیا عرق منہ شہاب

کیون سرور ایک شمس صورت آدم نہیں  
قاسم حجاب کچھ ہم فاضل ختم نہیں  
نکست گل کئی جاتی ہے زبان میں  
قابل نظارہ رنگ گلشن عالم نہیں  
بان برفانی و دھن میں سی ہوتا و دھار  
عکس بھی جہان ترا دیکھ میں ایوم نہیں  
مرگیا میں سو نکلا تو ترا ہوا ہوا بول نہ  
یہ غلطی میں جہان تھا کچھ کی میں کم نہیں  
زلف و عطر کیا فارت دل بردن نہیں

نمونه ای از کتب خطی  
نمونه ای از کتب خطی

نمونه ای از کتب خطی  
نمونه ای از کتب خطی

نمونه ای از کتب خطی  
نمونه ای از کتب خطی























دل  
 دیکھ کر لہو ابستی جب وہ جسم بیاہ میں  
 چھوڑ کیوں سر سون پہ چھوڑا میں  
 غمت دل غم نیز دلائے تو کونای میں  
 دانی یافت بھی میں سویتوں کو تار میں  
 سیکڑوں گردن کا دورانیہ کچھ اوپر تار میں  
 بار کا دورادہ ہے قاتل تو تیار میں  
 لہر کشتیں آبلوئی تپ دلاؤں میں  
 پتھر گینیاں کلاں کشتن کلاں میں  
 پتھر پتھر دودھ میں کشتن کلاں میں  
 اور انگلیں میں کشتن کلاں میں  
 کجا عجیب تار کفن بنی تار میں  
 جان نکلا

کتاب  
 تاریخ سوادجیچہ میں ملالہ دربار ارمین  
 آفتاب عارفی تابان نظر آتما زمین  
 سایہ سیان بیرون چاربتا ہوں کہ یو یارین  
 کیا طاقت ہو کہ نصیب یارن جیبا دوسو کیا  
 سپہ خط سا نظر آئے کہ کاخا ساجیچہ  
 فصل گل بو سار سے سخاستان گلستان چو  
 شادگان میں ہیں خون کف پانچا میں  
 غور میں

مومین جو ہر ایک شیخ ابروے چھڑائیں  
 آفتاب جھڑپ ہے انتقام اسکا جو ہم  
 و مہدم کوڑی لگتا ہوں سب آؤ کے  
 خط کو ہر دہریہ کے بالوں کو تشبیہ تمام  
 مرد مک دانہ ہر مہر مغ دل تو دامین  
 جو حسین گھر میں اسکا بیٹھنا ممکن  
 ہر گمان خط کا جسے تجھ پر ہوا اسکا سیاہ  
 برگ گل ہر ایک پر غوغا گل پر قفس  
 جارا ہر کو سب جانا نہیں قیہ و سیاہ  
 تمبا جاجے شیر مار شیر جوے کو کین  
 میری اشک گرم کا پتے ہی قطرہ ٹپ گئے  
 آتش رنگ جنا و قفس میں کتنی ہو ہاتھ  
 ہر تصور را دن اک یا میں ہزار کا  
 غسل میت جسکو کتنی میں وہ غسل شفا  
 دیکھ کر چشم تر عشاق کو کتنا سوہ  
 ایسے لکھہ نکلین مضامین ناسخ و ناکل

ورنہ وہ بیکار رہی ہو بال جس نلو اور میں  
 چین کرتے ہیں کسکی سایہ دیوار میں  
 تو سن عمر روان تا گرم ہو رفتار میں  
 کچھ نہ فرق آیا فروغ عارض لدا میں  
 فتنہ کے یہ لال دور و چشمست یا میں  
 ماہ کھنکھان کو پھرا یا حسن بازار میں  
 بڑ گیا ہر عکس لطف اتمیہ رخسار میں  
 جاو نا نہ نکست گل ہر مری نقار میں  
 زاغ نے باندھا ہر اپنا آشیان گلزار میں  
 پرورش پائی ہے سینہ دھن کج سار میں  
 لاکھ بجائے زبان مرغ آتش خوار میں  
 سیکڑوں بل پڑ گئے ہوئے میان یا میں  
 کیوں نہ آجائی سفیدی دیدہ بیدار میں  
 موت ہو سحران کامل عشق کے آزار میں  
 قطرہ شب نہم میں جام نہ گس سار میں  
 یک قلم اور اقل گل ہوں نہ قرا شعرا میں

[illegible]







ایک وصف دین ہر گھل کو بوج کو تفکر سے  
 ہوش رونی کا ہوا ہو کوئی جانان کو چلین  
 دیدہ قمری اگر روشن ہو تو میرے نور سے  
 قطرہ شبنم نہیں یاری شک گل تیرے حضور  
 ہجر میں ہو غم لیون پر سمندر کا گمان  
 آٹھ گئی ہو کسے روی شعلہ افشان خاک  
 سامنے خوشید کے جھلجھلچ نہان ہوجانے  
 رنگ شربت کر گیا پر دار باغ دہر سے  
 ہاتھ آئی میں جو تجھے زعفران عشق اور شک گل  
 اکست زلف صنم کے سو گھنے دالو میں ہم  
 رات کو گلگشت کی آؤ تو یہ سمجھے تدو

بلیبلین دیکھیں اگر خسا جانان باغ میں  
 آتی ہر برسات تو جاتی ہیں انسان باغ میں  
 سرفراز جہاں بھی سرور باغ باغ میں  
 عجز سے گل کو نکال دین دیدان باغ میں  
 ہو گیا آتشکدہ ہر اک خیابان باغ میں  
 غم لین ہو گئیں سب غم بران باغ میں  
 ہو گئیں گل تری آئی ہی پیمان باغ میں  
 محکو حیرانی ہو گل کو پیکر میں خندان باغ میں  
 نخل گل میں چورت طائر صان باغ میں  
 بوسے گل سے ہو دماغ اپنا پریشان باغ میں  
 سیر کو آسرافات سما دبا باغ میں

فان ہزاروں ہیں گریبان چاک لیل گل ہیشمار  
 محکو یاد آتا ہو ناسخ کوے جانان باغ میں

خرم گردون بھی نہ تھا جسے کہو تو توں میں  
 فرقت یار میں ستون کا مگر ہوش ہون میں  
 مثل مثل بہرین روز و شب غم و غم میں  
 ہوس قتل میں در سے کھنکھش ہون میں

بیشتر نشہ ایجاد سے بیہوش ہون میں  
 بھاگت ہوں سے بھر گئے ہیں گسروں و  
 حسرت و مل میں ہیا کی طرح جتے ہیں شک  
 ناز و خجرت قابل نہیں ہوتا عریان

وہاں  
 جہاں ہون انکا بھی فون حرام نہیں  
 مقام عشق سے یہ سبکے کا مقام نہیں  
 دکان زخم ہون پیمان زخم نہیں  
 جو محکو پیمان ہوا اور زخم نہیں  
 عجز و ذلت ہوا اور زخم نہیں  
 جہاں ہون کوئی نہایت نہیں  
 کسے نہایت ہون کوئی نہایت نہیں  
 ۵۲

سب کوں ناز و شک فتن ہون گیسو میں  
 لگاؤں سر سے تیری فتن ہون گیسو میں  
 سب کوں ناز و شک فتن ہون گیسو میں  
 لگاؤں سر سے تیری فتن ہون گیسو میں



دو رات ہی وہی سفر خشکی قتری	رکھتا ہوں کام شعری بجز دین سے ملے
دو آنس چین گیسو شکنیں سے جھدر	رکھتا ہوں نفرت اتنی ہی چہ چہ میں ملے
تا سحیح نہو چو مگس خوان اغنیا	
سنتا ہوں یہ سخن لبان جو بے میں	
بھارتا ہوں دل ایشیدہ تیرین	شراب اسکی عو ص کب کی ساتی آسوا
جو وہ نور شیدا بان خلق تو پوشیدہ گمزن	بجائے ذرہ جاتی ہیں نگاہیں زنی میں
ہمارے دل میں ہستی تصویر تیری انکھوں کا	کھلے میں پھول نرگس کے یہاں شاخ صنوبر
نہیں ہیں صمیم جو ہے چوکے تے بیٹھیں	چھپی ہو شرارت ہوں شراری جیسے چمڑے

[illegible]



روزگار



انگلین غزل اک اور کھون میں بہا میں  
اور انا گل رنگوں سے و سر کشیدہ کون







[illegible]

تن سے سر آزاد ہو جاگو تو ہوں آزاد ہم  
 ہو رہی ہیں صورتِ برگِ خزانِ بادی ہم  
 کوئی دنیا میں نہ ہو گا جیسے میں نہ ہوں  
 جی نہ کھوئے وقت اپنا ہوتی گو فرما ہم

پہلے اپنے عہد سے افسوس سودا رٹھ گیا  
کس سے مانگین جا کے ناسخ اس لکلی آدم

جانتے ہیں یار کو دروازی کو دیوار ہم  
ہوں ترسے پانوں کی آہستہ کہیں میں  
دیکھنے کو اپنی آنکھیں کہتے ہیں بیدار ہم  
آنکھیں وارکتے ہیں مثلِ درنِ دیوار ہم  
زورِ دوا مول لیتے ہیں سہرا زار ہم  
ایک کے دل پر جیتے ہی ہوئے تھے بار ہم  
پھانڈینگے دیوار مثلِ سایہ دیوار ہم  
سبزِ خوابیدہ چونک اٹھے ننہں بیدار ہم  
پاسے خفتہ کو کہیں آبِ طالع بیدار ہم  
سیکشی سے فرقتِ ساقی میں ہیں نزار ہم  
چھوڑیں کیا مادِ مبارک میں درخار ہم



دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات

دولہ

ہو یقین بن جاؤں میں ہوا روں کب  
 گردہ میں پرواز بھی جیتک کہ روشن چراغ  
 خانہ زنجیر میں ہونے لگے روشن چراغ  
 ہو گیا مجھ کو یقین ہو زیر پیرا ہن چراغ  
 چو کہ جو طبع آتا ہو نظر دشمن چراغ  
 تیرا آتا ہو نظر شل گل سوسن چراغ  
 آتش یا قوت سے ہوتا نہیں دشمن چراغ  
 بن گیا رشتہ فقیہ شہ سوزن چراغ  
 برقی سان گمرنگ گئی بیانی دشمن چراغ  
 سیری تربت پر جلاتا ہو ترا تو سن چراغ  
 دوستو ہر گز نہ رکھنا تم سر مدفن چراغ  
 بیشتر انسان گھجائی ہیں دم خفتن چراغ  
 آتش رنگ چمن سے ہو گیا روشن چراغ  
 بزم میں پھیلائی مجھ کو نکلت گلشن چراغ  
 دن کو جب روشن کرے خورشید کا کوئی چراغ  
 بن گیا عکس فروغ حسن سے آہن چراغ

جس مکان میں ہو تری تھکا کار روشن چراغ  
 جب تک کہ خوش مشوق ہر عاشق ہو تھکا  
 جوش دشت کو کیا ایسا مجھے آتش دم  
 رکشی ایسی ہو اسکے سینہ پر نور کی  
 میں جو روشن طبع بغض شویہ کارن کو  
 روشن ایسا اس گل عارض سے ہو بستان ہم  
 میں جو عمدہ اے نعلین ہر وہ ہو تو زمین  
 ہا کے تے یا جو یان زخم دل سوزان مسیح  
 گردون روشن آتش داغ جدائی سے اگر  
 جھرتے ہیں سنگ لحد سے پائین لگی میں شہر  
 کوئی پر دانہ جلیگا تو جلونگام سے میں  
 ہوتی ہو نور خرو سے اہل غفلت کو گریز  
 داغ حسرت ہل اٹھا گلکش میں تیرے بغیر  
 چھوٹا سے غنچہ لبست اگر وہ رشک گل  
 کیون نہ ہو پر فلک کا حق ظاہر خلق پر  
 اُسے نکل سکندری آئینہ میں لیکھا جو تھ

دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات

دولہ

۴۶

دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات  
 دل کی بات دل کی بات دل کی بات











رویف عین مسئلہ

ماہی جلالت کی کیا نسبت اور کیا کمال ہے  
موجود خداوند کا ہے اور اس کا شرف و کرامت

کشمکش عین شوق و اشتیاق  
عشق و محبت کی صورت پروردگار

فیض با تمام ہرین و توتاج کل عالم تمام صید ہے دام بہار کا ہم خاک ہو گئے ہیں خط سبز پار ناراجون نے جھک کر شروع بہاڑن	سنبل کی شاخ سا ہوا جسم زار سبز کرتا ہے چوب تیر کو خون شکار سبز مثل گیاه سودہ ہوا اپنا غبار سبز لازم ہے شامیانہ بروی نزار سبز
---	---

نماح کمال یار پہ جوش بہاڑ کیا روئے سرخ پر خط مشکبار سبز	
رویف صادمسلہ	

اس قدر زیر فلک و سرگل ندھن سیکڑوں مردوں کی پرتو میں بھوک کر کھن مرغ خوشخوان اس چمن کا ہوں کہ جسکو متھن گلشن میں مینا کی گردون کو ہزاروں ٹھوکرین	کر رہا ہے لولی گردون کو بجا آرام قص فتنہ محشر وہ ہے جسکا رکھا ہوا نام قص آسمان ملاؤں سا کرتا ہر صبح و شام قص کرتے ہیں تہ تی میں جب ہم ندھو شام قص
ہو گیا پیری میں جیش پناہ جانی ہو و چند دور دامن ہو گیا ہی مجھ کو مثل آسیا گر عوض ناتوس کے جا کر میں اک ناکہ گردون تو بڑوہ صیاد او ظالم کہ نہ بھوک دیکھ کر	ہاتھ میں عشو سے کرتا ہوں جو کا جام قص پستل ہے دل کا تیرا ہی بت خود کام قص جنگل میں ہر طرف کرتے پھریں امانام قص کرتے ہیں بدلتی تیرے کے اسیر دام قص
جی اوٹھو مردے ہزاروں سنو گھنکر کی صلا	واسطے زندہ نکلا یا موت کا پیغام قص

وہاں ان ناسخ  
خفا ہوں غول کی انگلیوں میں یو ایش  
کیونکہ میں نے شیدوں زلفوں کو دویش  
تھم کا شعلہ ہے ہم قاسمیت جانانہ شمع  
کیا مونس ہے ہم سے قاسمیت جانانہ شمع  
ہو زبان افسانہ گوئی کہتی ہے افسانہ شمع  
وہ صلیب کے مرنے میں ہوں عاشق و معشوق شمع  
تھم کے مرنے میں ہوں عاشق و معشوق شمع  
پتھر نازک ہو میں تھک دی سے پتھر نازک شمع  
صاف آئینہ نظر اب ہو گئی ہے گستاخانہ شمع  
جزم اٹھا رہا ہے کس کی طرف سے شمع  
سائے جانان کے کس کی طرف سے شمع  
کس کی طرف سے افشان کس کی طرف سے شمع  
کس کی طرف سے افشان کس کی طرف سے شمع  
کس کی طرف سے افشان کس کی طرف سے شمع  
کس کی طرف سے افشان کس کی طرف سے شمع

ساق جانان دیکھ کر جیتی ہے فوج و لشکر  
شہر میں اوسکو نہ بانستے گا بجز دوانش  
کیونکہ







ایک لشک گرم مناسخ گزروئے نین گری  
 طعنہ زن فواره ہو منتقار موسیقار پر

بنا کر ہے مین مجھ وحشی کو جسم زار پر  
 دور جام و تصدق ہو اگر رفتار پر  
 سخت دل سینے سو دوڑے تے مین و تفر  
 ایستہ ہم روڈ ہار پرواز سے مرغ گاہ  
 کس قدر یو آپکے دستِ خنائی کا اثر  
 او بت کا فترے موی کم کے شہد مین  
 ہو گل ترے گل تصویر کی قیمت زیاد  
 گل مین خوش خلقی کو مقبول نظر تو نہ خو  
 قطرہ بننم گلون پر جبکہ دیکھے باغ مین  
 ساغر مے ہو دوا اپنی نو مطرب قلم  
 عازم گلشت وہ بکیش ہو کیا جو آسان  
 بندھ گیا مضمون جو او کو رو و آشناک کا  
 عندیہ مین کہتی مین سندرہ بر کل فکر  
 دیکھ کر اوس گل کو غنچہ جی چاندی لگا  
 جان و عالم کھر ہے مناسخ میخوار کا

یون نگہ سر پر ہے جیسے ایک ہو غار پر  
 خون دل مینا مے ہو قامتِ دلدار پر  
 دیکھ اعجاز محبت گل مین عاشق خار پر  
 جھینگے سوطا تر و نکو ہوتے مین بیکار پر  
 لیتے ہی چمکی مین رنگ آبا لب سو فار پر  
 مد تون مرتے رہی ہم رشتہ زنا ر پر  
 فوق ہریان و حقیقت کو حقیقت زار پر  
 باغ عالم مین نظر پرتی ہے کسی خار پر  
 سو جی پہنچتی خندہ و دندان نمایا پر  
 لکھتے مین اشعار و یوار و درخمار پر  
 تاشا ہے شامیانہ ابر کا گلزار پر  
 پر گئے چھالے زبان کلک گوہر ہار پر  
 توڑین منتقار و نکو اب اس ناع کی نقار پر  
 ناکو کب ہو قوف مین بلبل تری منتقار پر  
 چاہیے بول کو مگر یون مری پوار پر

دیوان مناسخ

دولہ



برج

کے لیے

نما سحر بر آب آغون به مشق تصویر سقندر  
جسمت کز تاهون نظر ولد آتاری نظر

پاسان حسن ہر حال میں رخ پر نور پر  
باغ عالم میں ہی چل سہنے پلایا تھا سوا  
موجودیوں کے خان بان پر یاد کرتا ہر فلک  
کی حد کا فریون پر صم جنت حرام  
داغ ہوا دل لعل رخ پر چاہیے دونوں کا پاس  
دیکھ کر تجھ کو گلوں سے یہ چہر لیل کا دل  
ہو جو دھوا جلدانی کر حجاب اغیار سے

[illegible]







[illegible]

8

بیت جی جاؤں میں کوئی نہ کوئی  
بیل نالان کمان جائے گلستانِ محمود  
چاہتے دامنِ قاتل کو یوں جانے  
وہل جانان میں نظرِ ابرو کیان  
بہرہ کیا دیکھوں خطِ ابرو کیان  
کوشش غم دور ہویم دلِ ایران

寄

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

جہان میں تیرا جہاں میں وہی پنج ترہین  
 تصور ہی عجیبہ دو دین ہم نہ کہیں لیکن  
 ہمارے زخم کے فشار کی کتاب ہر اسکو  
 سوہن صبر بیداری شبہا و ہجران  
 ہمارے ہاتھ سے وہی جھٹک کر لو گیا ہم  
 تیری طین تو ہر نافوس ہر شمع کا فوری  
 تپ غم سے ہوا طال یہ تیری قیمتیں  
 کسی کا دروہو ہا کسی کو کتاب نے میں

کہ نازل ہوئی ہر آفت ہو کی شمع روشن پر  
 لگی رہی ہر آنکھ اپنی دجانات کے روزن پر  
 تو اس جراح پہلے باندھ ہی چشم سوزن پر  
 کبھی بس تو بھی خواہید ہو گا میرے دھن پر  
 گر بیان آ رہا لیں ایک ہی جھٹک میں وہی  
 گرین کیونکہ نہ پروئے ہزار دن تیری طین  
 اگر گتہ ضعف سے طوق کران ہر مری  
 کہ جامہ دگل میں خندان شیشہ ٹپک ٹپک

اگر تو تیار ہو کہ انہی اسیرین میری قسمت کا  
فلک بجلی گرا دیتا ہے تا سچ میرے خرم پر

رکھو سوادِ خاطر رخ رشکِ قمرِ زور  
 رویا ہوں جب ہوا گر زبانِ شعلہ زد  
 کیا روزِ بد میں ساتھ رہی کوئی ہم نشین  
 پتینگے آگے جاں میں ہم صفوی طرح  
 اپنے منم کو لیکے شب وصلِ باغ میں  
 اس مرتبہ ہوا آتشِ دماغِ خون کا خون  
 میں ناتوانِ مائدہاں تک پہنچ سکوں

[illegible]



[illegible]

میں اب ایک ترشہ مثل کی سو فارسی  
مثل طوعی انغمی بھی ہو دین نقار سن

تیرسی گشتی ہر دل میں بات جو کرتا ہو تو  
ہو نہیں نہ نگین بیان چو اوج میرا سخن

ردیف ال مملہ

جیسے ہوں آید سلطان مین در بام  
ہو نجات سے وہین بارہ گلفام سفید  
دیکھ غیر ہوں مثل گل بادام سفید  
جو گئے آہ مرے ہوئے سیہ فام سفید  
ہو گیا رنگ مرکب دم ارقام سفید  
پہنے پوشاک جو وہ سر و گل اندام سفید  
افس اک روز لیک تجھے خود کام سفید  
رنگ سب گنوین ہوتا ہی بہت خام سفید  
ہر اچھی صبح امید ابلق ایام سفید  
بیعتی ہی مجھے کاغذ وہ ولا رام سفید

یار آیا تو سو کے دیدہ ناما کام سیفہ  
پیرے عکس تک لب سرخ کا گرسا غمین  
دید احش چشم یہ کی زمیں ہووے  
بل بڑا شب فرقت نہ ہوئی تبک صبح  
سوچے مضمون بیاض سرخ جانان جو مجھ  
سرخ پوش آواز شمع یہ ہر رنگ بدن  
گوہنتا نہیں جز جامہ رنگین تو آج  
غزہ کر حسن دور فرود نہ کرسم اندام  
اپنے رخسار پہ چھوڑے نبکھی تو جو لفظ  
حرف مطلب جو لکھوں مناد وہ تباہ و برباد

تیرے محبوب کے قاصد نے کہا کیا تاسخ  
ہو گیا نغمہ ترا سُننے ہی جو بیخام سیفا

روایف رای جمله

نوید کا زبانت عباس وقت کتاب کو بخشنا  
 اسی فیضانے فکر اب کی کتاب کو بخشنا  
 ہزاروں بیلین میں منتظر دیوار گلشن  
 جگر سے خون دقن از قند و قمار گلشن  
 شوق میں مہ ذوق از قند و قمار گلشن  
 کہو میرا تین لکڑیاں غلٹ غلٹ  
 رہا تو زدن کی لکڑیاں غلٹ غلٹ  
 جو عجب جاتے ہیں شوقیہ جو شوقیہ  
 تیرے شوق سے سو دیکھتا ہوں تیرے شوق سے  
 تیرے شوق سے سو دیکھتا ہوں تیرے شوق سے  
 تیرے شوق سے سو دیکھتا ہوں تیرے شوق سے

[illegible]



۵۲

دولان نامہ

۱۳۶

چراغ افروز

१५

ہنسی کے کنارے پہنچ کر تشریف لیا اشد  
 دیکھا ہے جب وہ یہ سب دیکھ کر غبارِ رنج  
 خون میں تر رہی ہیں دیکھیں یہ کچھ دیکھ کر  
 الفت گل میں ہنس کر ہنس کر دیکھ کر  
 ہو درگون زر دین گل کو کوئی وجہ نہ  
 کہ نہ اردن زر دین سید رو کے بھجان  
 گل خدا جانے ہے رو کے بھجان  
 انہ گل سے رو کے بھجان

سینہ پر دل نغمہ خاکِ پیرہن  
اُس صغم پر توڑ کر تمارِ شعاع  
وصل میں تمنا صبح سے یزارِ مین  
قہر ہو گر شعلہ پُر زرترا  
چاک کرتی ہر گریبانِ دیکھ کر  
شام کیا ہو تیرے گھر میں بازیا  
وصل کی شب ہو چکی اندھیر ہے  
وصل کی شب آتی ہو جو تیرے سامنے  
ہر بیان کس کو شبِ فرقت میں ہوش  
وصل کی شب کب ہوئی بکواسیب  
ہر دعا اے خالقِ لیل و نہار

ردیف خای معجمه

بوزار کی سرقامت جنانا سمن کی شاخ  
ظالم کو بعد مرگ بھی ہر ظالموں کے ربط  
ہم و شیون کی بخت جو گزشتہ ہیں - ہیں  
کبھی پھری جو نازے اُسے تذقن

[illegible]



تیرسی گشتی بود دل میں بات جو کرتا ہو تو  
ہو غنیمت نہ کیمن بیان چو دوسرے ترخان  
ہیں لب نازیک ترش لب لبیب سوزنا مرشد  
مثل طوطا غریب ہی ہو دینش قمار سمن

ردیف ال مملہ

یار آیا تو ہو کے دیدہ ناکام سفید  
پرے عکس تک لبِ سُرخ کا گرسا غریب  
دیدارِ چشمِ سیہ کی زمیں ہووے  
بلِ بطلِ شبِ فرت نہ ہوئی تبکِ صبح  
سو مجھے مضمونِ بیاضِ سُرخِ جانانِ جو مجھے  
سُرخِ پوش آوازِ سُرخِ یہ ہر رنگِ بدن  
کو نیتنا نہیں جز جامہِ رنگین تو آج  
غزہ کو حسنِ دورِ زہ نہ آریسم اندام  
اپنے رخسار پہ چھوڑے کبھی تو جو لفظ  
حرفِ مطلبِ جگرِ کھونِ مسادہ و تباہِ جگر

تیرے محبوب کے قاصد نے کہا کیا تاسخ  
ہو گیا نفع ترا سنتے ہی جو پیغام سفید

روایف رای جمله

[illegible][illegible]

میرزا فتح

46

[illegible][illegible]

کتابخانه







ابھی ہوئی پس دیوار صبح آتا ہے یاد دار کج سے  
میں کی شب دیر کے اٹھا کر دار کج سے







[illegible]

دشمن جان ہے ہمارا یا سب ان کو مرد و ست  
 کسے تیرے جوش کے پھینکے انہار کے استخوان  
 ہاتھ میں تیرے ٹھہریگا وہ ان کو بندوق  
 لوٹے ہیں خاک میں سکھیں گی یہیں کعبہ  
 بی اٹھامردہ جنازہ جو گیا اُس راہ سے  
 وصفِ بخت جب کیے و نظرِ منیرِ شریع  
 کب ہو کہے کا ادب ایسا کہ تھوڑی قدم  
 سار کا ملک جو ہر بے اختیار نہ رجوع  
 جو وہاں پہونچا وہی آگاہ اُس عالم سے  
 جو وہاں سجالا پہونچا کنارے گور کے  
 خاک آقا صوابِ خط کی ہو تجھے امید  
 اے اہلِ ایسا کن شہرِ خوشان کر مجھے  
 حالانِ عرشِ اعلیٰ کو یہاں کو پہونچ  
 داغِ حسرتِ یوں چلے دیوِ قندیلِ حرم

ہو جیسے اب اشنا سے گانگان کو جو دوست  
 اک سترے ہو کر جنوں گانگان کو جو دوست  
 یاد رکھ قاصد بڑا ہی نہ نشان کو جو دوست  
 مرتے ہیں مولج پر اُفتاد گانگان کو جو دوست  
 کہ چکی ہر خلق سو بار امتحان کو جو دوست  
 صاف میں سمجھا کہ تباہی بیان کو جو دوست  
 یا نون اپنے چوتھے ہیں ریتان کو جو دوست  
 مرکز علم ہر شاید درمیان کو جو دوست  
 اور ہر کچھ ہر زمین و آسمان کو جو دوست  
 رہرو ملک عدم ہیں رہروان کو جو دوست  
 کاشتے ہیں آپ کو چے سالکان کو جو دوست  
 کیا کروں ملتا نہیں کوئی مکان کو جو دوست  
 عرش اعلیٰ سے کیوں بالا نشان کو جو دوست  
 کون جادو کش ہر دنیا میں سان کو جو دوست

غیر ہوشیطان تو اپنا فرہ ہوتیر شہاب  
ایسے اے ناسخ بین عمر آتش زبان گوشت

پر گمان مثل قد یار درخت

اس چمن ہین مین بے شمار درخت







این چو جان منم که بختی شادمان  
 او من کی عرش بوزاری تو بزم شیرین  
 چو جنب بر خیزدین بکس کرد چوادی  
 سبکی زیاری است تا صبح بختی و زلف شیرین

کز تیری الفت بن من کز ناما تو کند  
 خنکست رنگ گل تا بختی تو خنکست  
 خنکست رنگ گل تا بختی تو خنکست  
 خنکست رنگ گل تا بختی تو خنکست

دست جنان من خنکست رنگ گل  
 دست جنان من خنکست رنگ گل  
 دست جنان من خنکست رنگ گل  
 دست جنان من خنکست رنگ گل

وصل کی شب سوگیا تها من سوغم ز عمر بھر  
 عالم اسباب من اسباب غفلت من عزیز  
 بعد مدت خواب من آیا جو و میر جمیع کجا  
 گر سیما کو نین من بری عبادت کا خیال  
 میں نے خواب وصل کو اس سے کیا ہر خیال  
 طاقت جنبش شب فرقت کز صد و سو گز  
 یار سو جائے تو جا گین طالع خفتہ مرے  
 پوچ گوئی میں کھلے اگر تھے ہی غفلت کی دلیل

آنکہ میر گئے ندی میری ہے تو ز خواب  
 خلق کی آنکھوں میں جاہر دیکھنا تو فی خواب  
 یہ گناہ بخت خوابیدہ ہوا تو قصہ خواب  
 پھر گئی ہر کیا اجل کے پائوں میں زخیر خواب  
 اسنے اٹھی ہی سنائی ہو مجھے بغیر خواب  
 نیمہ قران نہ کیو نہ ہو وہ انگ خواب  
 وصل کی شب قبل کرنی ہو مجھے ناخیر خواب  
 پر یہ پوچھیازے اکثر لاتی ہو تاخیر خواب

اس کے قران خواب میں دیکھی سو بھل اٹھا  
 ہو گیا پیچ ام اجل کا جھکنا نسخہ خواب  
 رات دن تیار ہوں میرے شیشہ دوسا غریب  
 جس طرح مینا کی بلوری میں ہوا حشر آب  
 کام مریم کا کرے کیونکہ نہ خون شیر آب  
 گوشت کھانسیے ہرادر کے تو تیرے شر آب  
 رعشہ دار انسان کو کر دیتی ہو اکثر شر آب  
 ذائقہ تیرا کھلو کھتی ہو تیری ہر شر آب  
 تانہ ان بد بالہنوں کے کھو لیدی جو شر آب

اسکی قران خواب میں دیکھی سو بھل اٹھا  
 ہو گیا پیچ ام اجل کا جھکنا نسخہ خواب

ہو میری مستی کو عشق ساقی کو شر شراب  
 خون آتا ہی نظر صاف اس تن زک سون  
 ہر دل مجروح کی اس شہیم سب کوں شرفا  
 گر چہ ہوں سیکش ہر پای زائد کز غیبت مری  
 کا پیٹھ میں اہل عصیان دشت تعزیر سے  
 لذت عشرت ہوئی تو تلکھامی کب حصول  
 سیکشی کز زہد دن کو اس لیے انکار ہی

رات دن تیار ہوں میرے شیشہ دوسا غریب  
 جس طرح مینا کی بلوری میں ہوا حشر آب  
 کام مریم کا کرے کیونکہ نہ خون شیر آب  
 گوشت کھانسیے ہرادر کے تو تیرے شر آب  
 رعشہ دار انسان کو کر دیتی ہو اکثر شر آب  
 ذائقہ تیرا کھلو کھتی ہو تیری ہر شر آب  
 تانہ ان بد بالہنوں کے کھو لیدی جو شر آب

دام من کیوں اس کو ناتی چھنا لہجہ  
 بھوکھون کی گلشن میں بہاے مذہب  
 بھوکھون کی گلشن میں بہاے مذہب  
 بھوکھون کی گلشن میں بہاے مذہب  
 بھوکھون کی گلشن میں بہاے مذہب

دامن ناسخ

۳۱

کز اس رنگ گل کی دیکھا تو مذہب  
 نشان من جاس گل کلنتہ پندار مذہب  
 عاشقوں کے ہون آرزوین کا زلف بھر  
 غمہ

دامن ناسخ  
 دامن ناسخ  
 دامن ناسخ  
 دامن ناسخ



یہ رنگ اس کی سنہری رو کی زہر پیدا  
 ہوا سدا کر ن کام سے بھی نہ پیدا  
 خدا سے کب ہوئی ہوئی مراد عالم کی  
 چھپا یا غلام کو کیا ہو دیر پیدا  
 نہ داغ یا غلام کو کیا ہو دیر پیدا  
 پس از وفات بھی باز آئے پیدا  
 مراد فدا ہے ہوتا ہے از تر پیدا  
 پس کئی سے ہوا فدا کی پیدا  
 از گ سے ہوا فدا کی پیدا  
 وہ افتاد ہوئے فدا کی پیدا  
 ہمارا سنگ فدا ہوئے فدا کی پیدا

کیا حق نے غیر خجام میر مر بہستی میں  
 کو کی لکھ کر اچھا تا ہو جو انکو آئینہ میں  
 ہوا الیریز مر سے جام میری زندگانی کا  
 بند صاحب حروف میں مضمون جاری ناتوانی کا

دہان زخم دل کے تھقے بے طور میں تاسخ  
 تصور ہے کچھ کسکے لباس زعفرانی کا

یہ نو جو روی چہرین کا کہ چوچل چاند چوچوین کا  
 زہر سے کہ صوف دہان میں یار و دریا شہرین  
 وہ چشم فتان پر غریب دل و زلف پیاں پر شہرین  
 یہ چو شہر پیاں جو اشک کا پیا تو قیاس قیاس کوئی  
 زہر سے کہ ہو خوش دہان ہجران ہمارا سینہ زہرین  
 یہ سادو دل کا کہ عالم کہنے دیکھا ہو تو وہ  
 ہر سو ہو بخت عاشقی کا نہ دین ہو بڑا کوئی کا  
 اگر ہو چھا ہر پند یقین ہو خوش کام میں حکمر  
 جو طلقہ زلف غریب کا وہ کٹا فدا ہو شک چہرین کا  
 بنوین چیک چہر جان شیرین یار دہن میں چہرین کا  
 خدا میں ہر شب بگل بنوین عالمی یارین کا  
 جسے کہ کہتے ہیں جہنم شہر ہر گاہ آتشین کا  
 برای گلشت جاری غلام خیال چہر تارک حسین کا  
 نیام تیغ قضای ہر دم لقب قاتل کی تہن کا  
 بنا ہو عشق تباں کا تیکان نشان سجدہ مر جہنم کا  
 ہمارا ہو آفتاب شہر کھڑ ہو داغ آتشین کا

طبع ہر انصاف دوستان سے کہ اتنا فرامین سب زبان سے  
 کیا ہی تاسخ ہے آسمان سے بلند تر تیرہ اس زمین کا

جو دل ہی ٹوٹ گیا کیا ہو شمع ہر سید ا  
 وہ زلف داغ سنان میں ہوں میں کہ ہو تو خ  
 ہوئے ہیں شمع شانیہ سے کب غم پیدا  
 ہر ایک شمع ہے دھندلے تیر پیدا  
 کہ شمع گون میں ہوئے شہر پیدا  
 کیا ہے آتش نم سے مراد سنگ و

ہوا جان میں نہ اس دنیا فتنہ کی  
 ہوا جان میں نہ اس دنیا فتنہ کی  
 ہوا جان میں نہ اس دنیا فتنہ کی  
 ہوا جان میں نہ اس دنیا فتنہ کی







فلس میں پیمانہ ہرگز نہ لکھا گیا  
 آہ ہمارا قادیان اگر کوئی پوچھے

دل زینت میں جان باغہ مال ہوا  
 یہ غم نازی بازو قاتل ہوا  
 پہلی موت سے سوسا جیساں ہشت ہوا  
 ایک دم پاس ہو وہ ورثاں ہوا

انہی عالم بالائے صدا ملک ہوا  
 اسخان کو بھی میں دیکھ کر کھنکھاتا ہوا  
 بار حسان فلک سے دلی آزاد ہوا  
 یہ بھی حاصل ہوا کہ کچھ حاصل ہوا  
 کان کو کھول کر کچھ حاصل ہوا  
 توجی کس سے کچھ حاصل ہوا

ترے نقش قدم سے ہو گئے دیر و حرم پیدا  
 زمین کیا جسکا پتھر پہ سو نقش قدم پیدا  
 مقدم عشق سے کرتے تھے دینار و درم پیدا  
 برای خیمہ پیاہن ہزاروں جام جم پیدا  
 تو سناپوں کی طرح ہر موج دریا میں ہوس پیدا  
 کیا اس شمع کو نرم جہان میں مجھدم پیدا  
 جو کم ہوتا ہوا دل پہلو سے تو ہوا ہر غم پیدا  
 کہیں ہوتا نہیں شدا کا باغ ارہم پیدا  
 تو میں سمجھا ہوا یہ جادو راہ عدم پیدا  
 ہوا میرے سنگلستان سے ہر غم پیدا  
 ہرستہ ہی ہرستہ نیسان گھر ہوتے ہیں کم پیدا

تیری ہی رنگدین گروہ میں کرو میں سجد  
 سیابان طلب میں ہم میں اسے خضر کے پرد  
 فلوں میں غم مایں افلاس میں بازو حیدر کو  
 عیان ہی ہر حجاب بحر سے کیفیت دنیا  
 لب دریا اگر وہو وہ کافرانی رفو  
 مری آتش زبانی ہر خراب اس مری خرم  
 فقط نقصان میں ہی عاشقی میں کچھ بھی مل  
 کیا کر تا ہر گروہوں بے نشان بناد نظام کو  
 لگا اسی کر سے وہ دوپٹہ کھولنے اکدن  
 جبین کھونکر برہمن ماری ہوئی کچھ ٹالین  
 نہیں ممکن کہ کلک فکر کچھ شرب و حجب

کہا دین اب تک جی جان میں گم  
 جادوئی لکڑی تو زینت پہ نام و درم  
 سائب جگہ تو کچھ جادو وہ نہایت  
 زلف ہر وہ سائب جگہ تو کچھ کین  
 قتل گہ سے جب جگہ فاصد امر کا حکم  
 ۳۸

کئی روز ازل سے طیت دوزخ میں دل ہو	میں اگر زینت قرآن کے قابل ہوتا
کیا خالق نے ساتھ انہی کو کاشخ و خیم پیدا	گر سر زلف گر گیر نیوتا مجھ کو
معلق میرا ہی تھم خبیر قاس ہوتا	قیصر نالان کو رہا حضرت لیلی میں نہ ہوش
کیا گنہ تھا جو میں پابند سلاسل ہوتا	شاخ آہو میں ہوں کچھ میں ہر شہر آہو
اک جبرس اور و گرنہ پس محل ہوتا	
مشکل نہ تھا کوئی نافر میں گرتا ہوتا	

دو کچھ پہچانے کو نشہ لے لے  
 اور کچھ پہچانے کو نشہ لے لے  
 فضا کو پہچانے کو نشہ لے لے  
 کمر میں پہچانے کو نشہ لے لے  
 قی کا جواز میں پہچانے کو نشہ لے لے  
 نو دہشت میں پہچانے کو نشہ لے لے  
 سنا سنو آسمان میں نشان آہو  
 نکلے نشان میں نشان آہو  
 نکلے نشان میں نشان آہو  
 نکلے نشان میں نشان آہو  
 نکلے نشان میں نشان آہو

نہیں ہرگز نہ لکھا گیا  
 آہ ہمارا قادیان اگر کوئی پوچھے  
 دل زینت میں جان باغہ مال ہوا  
 یہ غم نازی بازو قاتل ہوا  
 پہلی موت سے سوسا جیساں ہشت ہوا  
 ایک دم پاس ہو وہ ورثاں ہوا

انہی عالم بالائے صدا ملک ہوا  
 اسخان کو بھی میں دیکھ کر کھنکھاتا ہوا  
 بار حسان فلک سے دلی آزاد ہوا  
 یہ بھی حاصل ہوا کہ کچھ حاصل ہوا  
 کان کو کھول کر کچھ حاصل ہوا  
 توجی کس سے کچھ حاصل ہوا



نام پیر بکر  
 سمت اسوا سٹا ہوتا  
 غلط ہے کہ پیر آدمی کا پیر  
 کہ زلفون کے ہوتا ہے اس کا  
 زری



ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا  
 ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا  
 ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا

ایک دن روزنیکے سب تیرسی تین زیر پا  
 پختہ نقش پاک جابہر و تشن زیر پا  
 آبلون میں کرو یہ کانٹوں سے روزن زیر پا  
 جاوے صحرابو سے بہن مادر رہن زیر پا  
 یار کا کھتے ہو تو سن نل آہن زیر پا  
 دیکھا اعر غافل ذرا تیرا جو سکن زیر پا  
 کرتے ہیں ہو دگان خاک شیون زیر پا  
 طائر رنگ خاک کا ہوشن زیر پا  
 بچہ نہ ٹھہری زمین سخن گلشن زیر پا  
 ای بری کہتا ہر زبا تجکو دشمن زیر پا

آج چھو سکتا نہیں کوئی بھی اسکو ہاتھ سے  
 خاک پر رکھے خانی یا بہنہ تو اگر  
 خاک صحر اچھانتا پھر تھو اس غبارین  
 زلف جانان یاد آئی ہو جو صحر امیں مجھے  
 سنگ مٹھا طیس کی ہو لوح میری قبر پر  
 اس عمارت کو نہ تو سر راوٹھا لجا گیا  
 رقص میں آتی نہیں نہ آئے گھنگر کی صدا  
 دیکھ کر اس سر کو حشر سے بولین  
 سر دیکھنیے جو اس سر و فرمان کا خرم  
 دوستوں کے روندنا ہی دل پینگر فشر

آتی ہیں گماتے ہاں جو نظر زنجیر پا  
 وہ سر لاپور دکھلائے اگر تنویر پا  
 میرے ہاتھوں کی کر کچھ فکر نہ زہیر پا  
 داوی ہر خار ہر سو قوت ہو تعزیر پا  
 راہ میں بچتی ہیں انکھیں دیکھنا تو قیر پا

ہوں میں وہ بچو تے وضع صداع و اکلبہ  
 گر خاسر سر ملی نہ شمع تو چندن زہیر پا  
 ضعف ہوا ہر طلب میں جب و انگیر پا  
 حاکمان عرش چھوڑیں نقش میں اگر سانیر پا  
 پیٹے دو سر مجھے بچہ نہ مجھکو دشت  
 لیچے کو جانان سے دشت میں مجھے  
 قدر اسکے سری سوچو ہوتی ہیں رچو فیفا

ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا  
 ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا  
 ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا

ہوں میں وہ بچو تے وضع صداع و اکلبہ  
 گر خاسر سر ملی نہ شمع تو چندن زہیر پا  
 ضعف ہوا ہر طلب میں جب و انگیر پا  
 حاکمان عرش چھوڑیں نقش میں اگر سانیر پا  
 پیٹے دو سر مجھے بچہ نہ مجھکو دشت  
 لیچے کو جانان سے دشت میں مجھے  
 قدر اسکے سری سوچو ہوتی ہیں رچو فیفا

ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا  
 ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا  
 ہر کس کو سے میں قدم رکھنے کا  
 کالی سر ہوئی کی زندگی کا



[illegible]



اگر میں حال نہ ہوں تو ہر حال چھوڑ دوں  
 ہر قسم کی دنیاوی چیزیں چھوڑ دوں  
 آسمان سے کس نفع کوئی کیا پڑے گا  
 ہاتھ اٹھا کر دونوں عالم سے خدا کا سنا  
 کیا میں اس وحشت میں رہوں تو خوش رہوں  
 ہاتھ اٹھا کر دونوں عالم سے خدا کا سنا  
 ہوں وہ غریبان شوق کئے کا اگر ہو تاج  
 حوت بھی اوستاد سے لے لے غفلت مانگتا  
 سوچ آب زندگی سے کام لیتا ہے کا

کیسا ہوں اس بحرِ عالمِ خیالی کا شکار  
 ہر دلیل مرگ انسان واقعی ہو سفید  
 سکے عارض کو تصور میں فنا ہو آج میں  
 لاغریا ہوں کیسکو میں نظر آتا ہیں

اس خرابی میں بنایا جسے گھر دیوانہ ہے  
 دیکھو ہر دروازے پر تاسخ نشانِ زنجیر کا

خنکوا سنے پامردی کو گنگے لنگ ٹھہرایا  
 ملاقاتِ دور و زہ کو بیان آؤ تھی ہمیں  
 اہل سے ہونگے غافل خلیو ہر دعو سلطانی  
 فلک نے جبکہ تیرے حسنِ عالم سوز کو تو لا  
 کہ درت اپنے چہرہ کی نظر آتی ہو لوگوں کو  
 بنے ہیں صاحبِ غیث پسند اتری پوشائیں  
 وہ بیرنگی کہ بیرنگی بھی جسکو کہیں نہ سکو  
 چراغ کو کہ غفلت سے میں بھجنا رخ روشن

بھی پر ویدم پرتی ہو محفل میں جو اسے تاسخ  
 گزرتی نگاہ مارنے چورنگ ٹھہرایا

تو نزاکت سے گلستان تک جو خجست نکلتا  
 رنگ سرو گل سواؤ رُنگی جازت نکلتا

۲۴  
 مگر جی میں تو میں جامِ شہادت اگھٹتا  
 کہ تیرا سہرہ خور و شکر غمِ شہر ہے  
 خیر میں نہ تیرے تاسخ میں غفلت مانگتا  
 وہ کہ جلیلی یکتا جو میں لگا  
 مارا پر غفلت ہی پس پر وہ ہو گا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا

ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا  
 ہر قسم کی غفلت میں غفلت مانگتا







ادیکوہ  
زندگی میں صفت  
میں تلوون خاک میں جا کر نہ بار بار  
چاہتا ہوں کہ یہ دیوار اٹھا دیوڑا اٹھا  
ہوں نہ بے جا غبار تو سن دے کہ نام  
بابت جن نامک فرا جو کج نام کو کج  
میں تلوون خاک میں جا کر نہ بار بار  
چاہتا ہوں کہ یہ دیوار اٹھا دیوڑا اٹھا  
ہوں نہ بے جا غبار تو سن دے کہ نام  
بابت جن نامک فرا جو کج نام کو کج



و کہ  
 میں اگر دونوں کو نہ دیکھوں تو یہ حال کا  
 یہ تو ایک شکر کا نام ہے جو کہ ایک دوسرے کا  
 یہ تو ایک شکر کا نام ہے جو کہ ایک دوسرے کا  
 یہ تو ایک شکر کا نام ہے جو کہ ایک دوسرے کا

بعد از اولیٰ فقر و غنا کا  
 بار دنیا بے غنا کی  
 بوجہ کہ ہم اس میں سے جو  
 نہ خطا ہم میں سے جو  
 و وہ قلیان میں سے جو  
 آپ کو مدد سمجھتا ہوں  
 دیدہ گریبان پہناتا ہوں

۲۱  
 انکس افسار سے ملتا ہے دانہ خال کا  
 نالوان ایسا ہوا ہوں دام زلفیہ یارین کا  
 مرغ دل سے اوزن میں سکتا ہے دانہ خال کا  
 و کہین روئیں سے نازک تر زلفیہ یارین کا  
 باندھنا اس پر تو زلفیہ یارین کا  
 وصل کی طلب ہو چکی اس شکر کے رمال کا  
 ہمت نشین گھر بیل اب بربانی کے رمال کا  
 کھاتے ہیں کن کن کے روزگار کے رمال کا  
 انتظار ایسا ہے ہلو خفا شوال کا  
 دیمدم تاجی جگہ ہے یہاں اشال کا

جہاں نظر میں یہ تاریک تھا کہ اسے ناسخ  
 سوا گور مجھے رشک ماتہاب ہوا

<p>سید ہو یک درمی نقش قدم کو جال کا                  آجائے لفظ لب پر باب استفعال کا                  ہو بجا اسکو پسند آئے جو کپڑا جال کا                  طار نہکمت بھی قیدی ہو گیا اس جال کا                  ہو ہر اک آب روان دیوانہ تیری جال کا                  بس یوہین ہو گا مقلد یک تیری جال کا                  تیرے قامت کے الف پر ہو جو نقطہ خال کا                  انرا تیرے بدن پر ہو کر کے بال کا                  کھینچتے ہیں باؤہ گرنگ اسکی جال کا                  غم نہیں ہرگز زمین شمع کو جھو جال کا                  منتظر آئینہ خانہ ہے تری تمثال کا                  طو کیا سیکھا ہے تو عمر و ان کی جال کا                  نیکیا گنبد ہمارے قبر پر تنہاں کا                  زوہل سکتا نہیں گل کے آگے شال کا                  ساتھ نہ ہو کہ سوئیں مجھ غم نہیں جال کا</p>	<p>سرو شل جاوہ ہو یا مال تیری جال کا                  ہو مطلب سے اسقدر نفرت کہ رہا ہو جال کا                  سرو ہو باغ جہان میں وہ منم نام خدا                  یو کبھی کافر کی زلفوں کو جدا ہوتی نہیں                  طوق ہر گرداب ہو ہر موج ہو زنجیر یا                  تو شراب آتشین پتیا ہو وہ کھانا ہو آگ                  ہو گیا ثابت کہ ہو جس خوش قد و کاچھیں                  روزگرا بھی میں جس سر سے پائون تک یکساں                  ہوں بولو نہیں جو میں جھون چشم مست یار                  حادثات دہر سے محفوظ ہیں ارباب فکر                  سلم حیرت ہوا عالم دکھا اپنا جال                  پھر نہ میرے پاس آیا جا کیا جان جہاں                  ایسی اپنے لاشہ سوزان سے گرانی زمین                  جنگ میں غالب میر دینہوں کیونکر فقیر                  ہو قوی تر دوست اس کا جو غم ہو قوی</p>
---	--

دور اس یار سے غلام دکھایا مال کا  
 یہاں عاشق ہیں سالی ایک دانہ خال کا  
 یہاں عاشق ہیں سالی ایک دانہ خال کا  
 یہاں عاشق ہیں سالی ایک دانہ خال کا  
 یہاں عاشق ہیں سالی ایک دانہ خال کا



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible]

جو گلہ تنو کو دیکھوں مہیاں آئے سرور ہوگا  
کروں تحریر مضمون کوئی اسکے کیسو  
سوال وصل میں ہلتا پیر و تیرے ابرو کا  
گیا سجدے میں کیا جسے تیرے بھکتی کا  
چڑھائی و داغ افلاک کو انسان کی کمزوری  
اُسیا ہم جھکو ہوتا ہی فاقہ در دھیرا ہے  
نظر آتے ہیں کیا پر دوسو مضمون فکر و دی  
جو کچھ تو نے ہوئے بالائے کوس سے نہ ٹھیکر  
نظر آتی و صفات اسمیں حجب انجام کی صورت  
یہ بیٹھا انتظار یا میں تکبیر لگا کہ میں  
اگر لب رخ میں تو نشہ ہے نکھیں بھی مل گئے  
میں ہوں عالم کے دیوانوں میں زون طبع پونہ  
دو اتر حرفوں کے بتے ہیں طوق گردن جی  
قرہ جو یہ گویا کہ بان کا کام کرتی ہو

یقین پڑنے سننے سے اس کا سر چڑنے لگے ناسخ  
بیان میں سامنے جس کے کہ وہ اپنی نگاہ کا

گر نہ جانسوز غم کیسے جانان ہوتا نہ کبھی یونج مراد شمر افغان ہوتا







وہاں سے لے کر آج کل تک



[illegible]



[illegible]



ایں ملکوں میں رہنے والوں کو یہ نصیحت ہے کہ جو دنیا کی دولتیں حاصل کرے وہ ان کو اپنے لیے نہ رکھے بلکہ ان کو غریبوں اور محتاجوں کو بخش دے۔ کیونکہ دنیا کی دولتیں مٹ جاتی ہیں مگر اللہ کی رضا اور نجات ہمیشہ رہے گی۔

جائے بین عالم بالا کو جو نالے سیدھے

ہو خیال آج مجھے ایک سہی بالا کا

دین دنیا کی بحث فکر سے بھٹکنا

دوبہی ہو گا جو ارادہ ہو مولا کا

اگر ہو میرا تولد ہفتسم ماہ محرم کا  
 حرم سے بطح لائے ہیں زار آب زمرم کا  
 تہ نقش خاتم ہو میں حلقہ ہوشتم کا  
 کہ مہرین کرتے کرتے شکیا نقش اپنے خاتم کا  
 ہمارے دیدہ ترین ہو عالم چاہ زمرم کا  
 اثر سوز غم فرقت میں ہو نار جنم کا  
 ہوا بے سبب و الیس کیا نقصان آدم کا  
 عزیز و گہنیں مہاج ممکن عرش اعظم کا  
 ہوا ہوش غم بے یار نظارہ سپر غم کا  
 غور آگے مرے کرتا ہو کیا تحصیل سلم کا  
 اسے سوچو ذرا کیا حسن ہو اولاد آدم کا  
 دلیل اسے جدا ہونا ہو یاں طفلان توام کا  
 بیتاج و تخت ہو رو کوہ ابراہیم ادم کا  
 بخیلون کی بدولت رہ گیا ہو نام حاتم کا

کدونا گاہ جو میرا ہوا شہر عالم کا  
 عجب نقشہ نظر آیا وہاں شایان عالم کا  
 کہیں آئینہ زانو سکندر کا شکستہ تھا  
 کی جانب پڑا تھا کسے سر خاک میں ہو گا  
 جب میں سایہ ردا و رعد وہیں غور کیا تھا  
 ساقی دادی امکان میں ہوں گویا کمال کا

کب ہوا عجب خلق اپنا کی فائز کا  
 ہر رگ ازل میں بان عطر تیرا تھا  
 مودہ چشم سے نہیں کچھ ہمارا دودا  
 اوست دل میں خیال اک لطف تیرا تھا

۱۴

ماتہ ہونے دو دل کل جا کہیں  
 ایسے سے غیب بجا آواز آئیں  
 بیل چاہے بقیہ کھلے گونہ گونہ  
 بیل چاہے ایک سے دست کی یادیں  
 طہر سے ایک سے ہوا جوتون کی یادیں  
 دن جو اپنا من ہو عالم منجے اوج جان  
 رات جو نہ ہو منجے جسے گویا جگہ کا  
 استعداد نہ ہے منجے سے تیرا خاتم

نام سے جہان کے ستارے تیرے  
 نام کی شب ہوئی تو تیرے تیرا خاتم  
 مول کی شب ہوئی تو تیرے تیرا خاتم  
 حاکم بن نام سے آگے ملک شہید کا  
 عشق کو دنیا پر سلطان و کد کا ایک  
 کوہنہ کی رخسار مجھ پر کس کا ایک  
 بان بخت سے ازل میں تیرا خاتم  
 جہان کا خاتم و کد کا ایک



وزیر است بین  
 و  
 دل را کس جز خیال اکسیت به بزرگ  
 آینه به میسر است بهین در غفا  
 جبهه دست میجا این کف می  
 کس که در تصویر بین هر طرف  
 کس که در آوازه میسر است در یاد  
 الف به هر که در آوازه میسر است در یاد

[illegible]

کھل گیا جو پیر میں چشم مجھ یالوس کا  
جو کہ ہیں پیدر کیا آنکو جو قدر داغ عشق  
آنے پائے بزم جانان میں تو یہ بالید ہو  
گل نہیں جز داغ حسرت بوستان دہتریں  
ہجر میں نائے ہیں ہوشوں گر کیا ہیالیت  
کا فرشتہ تیان ایسا ہوں گر چلوں قتل  
کھولتے ہیں غنچے میرے سانسے لچھے عبث  
ہوئیں وہ وحشی کہ شل حلقہ بزم غم  
جو کہ ادنیٰ ہیں خوشامد سے وہ اعلیٰ ہرچہ ہیں  
زینت ظاہر کے جو باندین بنے غیض ہیں  
اہں زینت کو نہیں اعلیٰ و ادنیٰ میں تمیز  
خاک جو میرے تن پر داغ کی برباد کی  
ہو دہن ہرغواہ اور آغوش ہر شاخ گل  
دین گذرین کہ قدموں جد ابھو نہیں

میریون کو عمل سے میں تسخیر نہیں کرتا  
خبر افس درم کچھ ہی تا شیر نہیں کرتا

[illegible]



این گداز ہو این ساقی کو تر بین خواب کا  
 آنات شب فراق میں خالی تو کیا بچب  
 ایسے موت آنے کی تو کس کو جواب کا  
 ہوتا ہے دیر میں زوال آفتاب کا  
 لکھنا ہے دل کی کھلی آفتاب کا  
 دیکھو دیر میں کی کھلی آفتاب کا  
 دیکھو دیر میں کی کھلی آفتاب کا  
 دیکھو دیر میں کی کھلی آفتاب کا

بالائے سر و چو لکھلا ہے گلاب کا  
 ہوتا ہے وقت شام غروب آفتاب کا  
 انسان پر ہو نور فقط انقلاب کا  
 کیا جلد چھوٹا ہے پیچھو لا جواب کا  
 محتاج آفتاب ہوا مانتا ہے کتاب کا  
 ہو شک کی زمین تو دریا گلاب کا  
 ابلیس اب نشانہ ہے تیر شتاب کا  
 گداز شب فراق میں موسم شباب کا  
 بدلا ہے شہرہ سے خراج آفتاب کا  
 درخت جوش باغ میں ہر ماہتاب کا  
 نرگس کے چول اور پیالہ شراب کا  
 قاصد خیال آئینہ کا خط کے جواب کا  
 چوتھا فلک ہو ایک ورق آفتاب کا  
 تھامس نقش آب کے افسر جواب کا  
 دیکھو جواب ہے سخن لا جواب کا

کہتے ہیں تیرے عارض قامت کو دیکھ کر  
 دیکھی جو اس کی زلف ہو احو داغ دل  
 صبح وہی صبح ہو ہر شام وہی شام  
 اتنا ہو رشک اسے دل پر آبلہ مجھے  
 شکل بغیر ساقی موش ہو دور سے  
 آتی ہو خشک وتر سے مجھے جو زلف یار  
 اس کی نگاہ گرم جو بڑتی ہو غم پر  
 پیری بغیر سننے ندیکھا طلوع صبح  
 آتا نہیں ہو دکو بجز شب و فاندون  
 تیری ہمارے یہ اور اے گلون کے رنگ  
 مارا ہر شمع مست نے میرے سو میں ان  
 محشر میں ہونامہ اعمال دیکھ کر  
 ارض و سما کے طبقے ہیں بازی گنہ  
 سیر تری میں کی جو کندر کی ہنر دید  
 اپنی غل آپ میں لکھتا ہوں ابغزل

وہ مست ناز تو ہے سب جو بیخواب کا  
 راحت طلب کروں تو ہے آسمان کی رخ  
 حاضر ہو موت ابھی ہو خیال آفتاب کا  
 ہوتا نہیں ادھر کبھی نہ آفتاب کا  
 شعلہ اگر نہیں وہ منہ سے پائون تک

۱۲

لبریزاد کے ہاتھ میں ساغر شراب کا  
 بٹھا ہے کس رخ سے کٹوا گلاب کا

کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں

کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں  
 کہتے ہیں کیا ہو سبب فراق میں



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

تھا جو یوسف ہوانہ وہ بھی عزیز  
مرغ دل داغ کھائے گا جو یون  
کرے یا وحشہ جو اک ہفتہ  
ست کہتے ہیں جسکو ابرہہ  
مثل مینا ہوں نہ کیوں جھک کر  
کیوں نہ مصع رہے قدمزدان  
جلیب را پایا بس نہ پھرا  
مرغ دل تب سے آپکا ہو صید  
ہو شب جبر تا ابد نہیں صبح  
قمری جو تیرے گھر کے گرد اسے  
ہو زمین چاندنی سے کیا خوش ہوں  
ریشک منال پر ہو گیا اوسکو  
جب ہو اگور میں عذاب فشار  
ید بیضا سے ہاتھ آئی یہ بات  
لاغی سے مرے سراپا میں  
وصل میں تو سرک گیا جسد م  
تن پہ ہر قطرہ عرق ہے گھر

نفس قدوم من طهر در بهار کباب کا  
 نام قدوم به عوشت خانه بین آب  
 نام بود حسا تو من ساه خبا  
 کافیل ابدا کشته







فخر کی پیشانیوں پر ہر مہر کی مہر  
 سائنہ لاج سے درپیش ہر مہر کی مہر  
 خانہ دین کے کونے کونے میں  
 کونے کونے میں دلوں کی  
 سلسلہ مومع کا اور حق کا اور واجب کا  
 بنیاد



[illegible]



چاکر شیشو کا کلن کر کے پانی میں ڈال دیا  
 چاکر شیشو کا کلن کر کے پانی میں ڈال دیا  
 چاکر شیشو کا کلن کر کے پانی میں ڈال دیا  
 چاکر شیشو کا کلن کر کے پانی میں ڈال دیا

سبزہ خط کو رے گالوں پر نمایاں ہو گیا  
 آگیا محکمہ حراؤن لاف پریشان کا خیال  
 شکی محفل کی دولت بچر کے بیٹھا مجھے مار  
 سٹو لگا کر ہی لے لے لیاں نبی ہر نیشکر  
 ہو کے قلم سلیم کو کلمہ ہی کہا محکمہ شہید  
 خود بخود شہر ہا ہی نر نہ تاتے ہی فصل ہار  
 استفادہ مضر ان کے دستِ خانی کے کھلے  
 چار تہ چھپتے ہی جو دودن ہوتی تھی شوق طوق  
 بعد مران بھی ہر باتی مجھے خوش حشر کو فند  
 باتوں بھی اب بھون کر کیجے کا شوقی نذر  
 ہو گیا وہ سر جو جس شہر میں تصویر یار  
 ہم وہ بھون ہا میں کہ جو شہید رو آیا لفظ  
 مشتعل ایسے میں اوسکے دست نازک خود خود  
 سر اوٹھ کر چرچلا اس دستِ وحشت خیر میں  
 شمع کا فوری جلاتے تھے سواو کی گور پر  
 کوئی دم پیری بھی اپنی ہر لسان بھی دم  
 کیوں سواطین زمانہ آگے ہیں باد پر

یا مین اصفان ویکو سبکستان ہو گیا  
 دم میں مجموعہ عناصر کا پریشان ہو گیا  
 رات اہل نرم کی کثرت کا احسان ہو گیا  
 دو دہنہ کو نسیم باغ رضوان ہو گیا  
 قدرِ اظالم کمان تیر ترکان ہو گیا  
 یاں گریبان آج بون گل گریبان ہو گیا  
 جو قلم ان میں قلم تعاشق مر جان ہو گیا  
 ہو گئی قدر اوسکی جو نظرون پہن ہو گیا  
 سبزہ تربت چراگاہ غزالان ہو گیا  
 سر تو مدق سے نیاز ننگ طفلان ہو گیا  
 جس کو کونین کواد سے جانا کچاہ کنگان ہو گیا  
 مہج سان اپنا دہن چاک گریبان ہو گیا  
 طائر رنگ خبا بھی مرغ بریان ہو گیا  
 پار تو کو نوسے وہین خار غیلان ہو گیا  
 دیدہ غول بیابان سے چراغان ہو گیا  
 مثل شب عہد شباب آنکھوں سے نہاں ہو گیا  
 تختہ بابوب جب تخت سلیمان ہو گیا

گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا  
 گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا  
 گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا  
 گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا

گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا  
 گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا  
 گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا  
 گریبان میں آج بون گل گریبان ہو گیا

ادنیٰ میں ادنیٰ کیوں نہ ہو نام علیا  
 ادنیٰ میں ادنیٰ کیوں نہ ہو نام علیا  
 ادنیٰ میں ادنیٰ کیوں نہ ہو نام علیا  
 ادنیٰ میں ادنیٰ کیوں نہ ہو نام علیا







[illegible]

فصل کیونکر گردان و دو نوین گوارا آنا سخ  
کہ محمد سے نہیں حیدر کر ارحبدا

بیت ابروین ایلم یو اچو ثانی  
لوکم اوزنگارون نیشین تو دلیف  
یکسوی کاشی شیر خدا مارون

[illegible]



[illegible]



این کتاب را در شهر کاشان در روز جمعه ۱۲۰۰ قمری  
 در روز ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان در روز جمعه  
 در شهر کاشان در روز ۱۲۰۰ قمری در روز جمعه  
 در شهر کاشان در روز ۱۲۰۰ قمری در روز جمعه

بنام و مرتبایان قصه یا قوت این جلوه نه سوخته و دنیا کشید ایشاه دین تو گراته کن دین یا جوج و جوج کن دین تازون دین یا جوج و جوج کن دین جوج کن دین یا جوج و جوج کن دین جوج کن دین یا جوج و جوج کن دین	سیفانه نظر آتا هر یک که بند زبرد کا سر سلطنت تکیه هر گویا تیری مند کا جوشه شبستان تو به تان ذوالقشیر کی سکا و بهی رتبه هر تیرا بهی جوتیه تبار جوج کا که جلد و جسم کو رتبه هر قرآن مجلد کا سوا اسکله که یا میر تیر جوب کشد کا
---	---

معانی قل بوالله اعلم بهین عیان ناسخ  
 برا و قافیه رکعای دین نسی می احمد کا

در این شهر مشرقی کتابان بجران کا ازل و شمشیر طایف مار السیر کفته بین کفری شید و کوبیدل نواج کینیا به شکسته شل گل فصل گل من داغ بود بین شفق سمجها بود سکو ایک عالم دایمیدی بیخانه حرار شمن بوا ویران بودن سے وہ شوق فتنه انگیز اپنی خاطر من سما یا هر چکنا برق کا نازم پر ابر باریان بین نفس کی جیب سفیدی دیکھتا ہوں کچھ حرکت بین	طلوع صبح محشر چاک ہر میر گریبان کا دل پر داغ کو کینہ کنر عشق اول نطفہ بچان کا کہ نور صبح صادق ہر بخار اینی بیابان کا بنہا ہر کینا ہمارا کلبہ خاک گلستان کا خاک کو گر گلو لگا لگا خاک شیدان کا کیا دیوار کے رضوان نریان عالم حران کا کراک گوشہ ہر صحرے قیامت جسک آتیا کا قصور ہر روز بین او کو روز فندان کا تو عالم یاد آتا ہر شب محتاب بجران کا
--	---

چاہے حق دل بویں اور غنم خود کو فک  
 حیدر نہ تھا کہ کس ان پیدا ہوا  
 بلان کی خلقت سے عالم حق ہی تو ہی  
 خاند دل میں چراغ شام آیا صبی  
 عالم پر ہی میں شمع زوال پیدا ہوا  
 شمع سے تشریف مرگ ایک ہی پیدا ہوا  
 شمع لگا کھاتے دین انسان دھان پیدا ہوا  
 بلان کی خلقت سے عالم حق ہی تو ہی  
 خاند دل میں چراغ شام آیا صبی  
 عالم پر ہی میں شمع زوال پیدا ہوا  
 شمع سے تشریف مرگ ایک ہی پیدا ہوا  
 شمع لگا کھاتے دین انسان دھان پیدا ہوا

در این شهر مشرقی کتابان بجران کا  
 ازل و شمشیر طایف مار السیر کفته بین  
 کفری شید و کوبیدل نواج کینیا به  
 شکسته شل گل فصل گل من داغ بود بین  
 شفق سمجها بود سکو ایک عالم دایمیدی  
 بیخانه حرار شمن بوا ویران بودن سے  
 وہ شوق فتنه انگیز اپنی خاطر من سما یا هر  
 چکنا برق کا نازم پر ابر باریان بین  
 نفس کی جیب سفیدی دیکھتا ہوں کچھ حرکت بین







بہ خان کو و مکا فضل از مانون  
بعون انون انون انون

نظم متین بیان اشعار گلشن متضمن در دیوان کلام و حبیب و راسخ نظم اول



کہ بشیر لکھنؤ میں اردو احاشیہ مطبع ہوا تھا علی گڑھ ایک بطور شاہ

مطبع می نشانی کشور مطبع ہو کجرو مارہ  
مطبع می نشانی کشور مطبع ہو کجرو مارہ



## التاس

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست اس کی ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیکل پیج کے تین صفحہ سادہ میں کلیات دواوین اردو و کلیات دواوین فارسی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہووے۔

## کلیات دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - نتیجہ طبع شاعر نامی  
بذلہ سخن میر انشاء اللہ خان انشاء خالص محمد نواب  
سعادت علی خان مین بڑے مقرب حاضر جواب ہے۔  
کلیات نسخ - عمدہ کلیات حسین نواز نادر  
رسائل شامل ہیں۔  
۱۔ شاہد عشرت - ۲۔ سخن شعراء - ۳۔ اشعار نسخ -  
۴۔ مرغوب دل - ۵۔ دفتر جمشال - ۶۔  
گنج تواریخ - ۷۔ چشمہ فیض - ۸۔ تہذیبی -  
۹۔ زبان ریختہ - ۱۰۔ قطبہ منتخب - از جلوہ گری  
طبع و قلم مولوی عبدالغفور خان بہادر۔

کلیات نظیر - اکبر آبادی -

کلیات تراب - مجموعہ حسین جند کتاب ہیں۔  
۱۔ دیوان - ۲۔ مثنوی عاشق صدم - ۳۔  
شعریان - ۴۔ شجرہ قاور یہ۔

کلیات خدمت - کام شاعر مستندیان  
کریم الدین سنیت۔

کلیات سودا - قصائد و مثنویات دواوین  
در باحیات از کلام تاج الشعراء رفیع السودا  
مستند الکلام۔

کلیات آتش - لہجہ و سخن نامی خواجہ سید علی

آتش لکھنوی معاصر ناخ۔

کلیات نظام - کلام سخنور خوش فکر نواب  
محمد رفیع علی خان بہادر۔

کلیات تسلیم - جس کا نام تاریخی نظم ارجمند ہے  
نتیجہ خوش فکری زبان اور بلند خیالی مثنوی امیر اللہ  
تسلیم شاہ جعفرت نسیم دہلوی۔

کلیات ہیر تقی - استاد مستند مسلم الشوت  
۱۔ جلد اول و دوم یکجائی۔

کلیات ظفر - کلام الملک ملک الکلام چار جلد میں  
۱۔ جلد اول و دوم یکجائی۔

۲۔ جلد سوم و چہارم یکجائی۔

کلیات مومن خان - جدید الطبع۔

بہارستان سخن - اسمین تین استادوں کا کلام  
ہے مطبوع و تصانیف فرلین - ۱۔ شیخ امام بخش ناسخ۔

۲۔ خواجہ حیدر علی آتش سلم - مہدی حسین خان آباد۔  
پیشہ معرکہ کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک استاد نے

زور طبع و کھایا ہی ہلکے ترچہ بلا حرج کننا زیبا ہے۔  
دیوان گویا بہ طبع اور رسالہ ارقیہ محی خان گویا

شکار و خواجہ وزیر خالص وزیر استاد نازک خیالی۔  
دیوان سندس ہے۔ گلہ عشق - کلام نواب

سید محمد خان زند شاہ خواجہ حیدر علی آتش۔  
دیوان خواجہ میر درد - شاعر صاحب باطن



پا خان کو و مکا فضل از تان و ن  
بعون ان ن ان ن ان ن ان ن

نظم متین سیران اشعار گلشن بر دو زبان کلام و بدلیش و در اسرار نظم اول



که پیشتر ایک دیوان مرقم بر دو زبان مطبوع ہوا تھا اب علیحدہ ہر ایک بطرز خاص

پا خان کو و مکا فضل از تان و ن  
بعون ان ن ان ن ان ن ان ن



















PK  
2198  
B35A17  
1886

Bakhsh, Imām  
Dīvān-i Nāsikh [Tab. 5]

PLEASE DO NOT REMOVE  
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

---

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

---



